رسالہ

مفروضہ مظالم آرمینیا و دول ثلاثہ

جسکے ساتھ

عہد نامجات برلن سین سٹیفانو و پیرس مستند و منصف مزاج یورپین اصحاب کی تقریرین دول ثلاثہ
کی پیش کردہ اصلاحات نپولین بوناپارٹ کے قید کیے جانے کی مختصر تاریخ اور اُس کا اور اسکے ایک ملازم
کا خط۔ اور شورش آرمینیا کے متعلق ۲۵ ستمبر ۱۸۹۶ء تک کے مختصر واقعات ازاد کردیئے گئے ہین

مؤلفہ و مرتبہ

مولوی محمد انشاء اللہ زمیندار انعام آباد جہاڑ

بار دوم ۱۸۹۹ء مین

منشی فاضل شیخ غلام محمد مختار عدالت و سپرنٹنڈنٹ جنرل لا بکس ایجنسی کے

اہتمام سے

مطبع روز بازار امرتسر

مین طبع ہوا۔

عرض حال

بچہ بچہ کو آرمینیا کا نام ورد زبان ہے اور نمک حرام اور غدار اور باغی آرمینیوں کی شرارتوں کے افسانے زبان زد خاص و عام ہیں اُنکو آ
مسئلہ آرمینیا کی متعلق ہی یہ چند اوراق لکھے گئے ہین ناظرین سے پوشیدہ نہیں کہ مفروضہ مظالم آرمینیا فرضی قصہ کہانیوں کے شایع و مشتہر ہونے پر
انگلستان کے چند نامی گرامی مگر متعصب مدبرین نے مختلف عہدناموں خاصکر عہدنامہ برلن و معاہدہ قبرس اور ہمدردی انسانی کو آڑ بنا کر گورنمنٹ انگلشیہ
اور دیگر عیسائی دول یورپ کو سلطنت عثمانیہ کے اندرونی معاملات میں دست اندازی کرنے پر برانگیختہ کیا تہا اور اس انگیخت کو مئی سنہ ۱۸۹۵ء سے
جیمس ہال والی جلسہ سے جسکی مختصر روئداد اس مضمون مین درج کر دیگئی ہے بہت زیادہ تقویت دیگئی اور اسمین متذکرہ بالا عہدناموں کی چند دفعات کا مل
بہرسہ کیا گیا۔ یہ کیفیت دیکھکر میرے عزیز بھائی اور مکرم دوست منشی **محبوب عالم** صاحب ایڈیٹر پیسہ اخبار لاہور اور شیخ **غلام محمد** صاحب مختار عدالت و مالک اخبار
وکیل امرتسر نے بوجہ حسن ظن کے جو صاحبان موصوف کو اس خاکسار کی نسبت معاملات متعلقہ ٹرکی مین قدرے واقفیت رکھنے کے باعث ہے مجھسے عہدنامہ برلن کی ۶۱ دفعہ
کے متعلق جسپر مخالفین سلطنت عظمی عثمانیہ بہت کچھہ دارومدار رکھتے تہے اپنے خیالات ظاہر کرنیکی درخواست کی اپنے دونون مخدوم و مکرم احباب کے ارشاد کی تعمیل ضروری سمجھکر
خاکسار نے حتی المقدور کوشش و جانفشانی کیساتھہ مضمون مذکور ہمدرد عیسائیوں کو مدعو دیکر ایک مطول آرٹیکل بزبان انگریزی لکھکر منشی محبوب عالم صاحب کے اخباری
ٹسن مین بہیجدیا اور اُسی مضمون کو اردو مین مفصل بحث کرکے شیخ **غلام محمد** صاحب کے اخبار وکیل امرتسر مین ارسال کیا جو بابت نمبر و نمبر ہفتہ وار شایع ہوا الحمدللہ کہ ملک
نے خاکسار کی اس حقیر کوشش کو جو اس نازک مسئلہ کے ہر ایک پہلو پر روشنی ڈالنے کے متعلق کیگئی بنظر پسندیدگی دیکھا لیکن چونکہ متعدد اشاعتون مین شایع ہونیکی وجہ سے
شائقین کو پورا لطف حاصل نہین ہوسکتا تہا۔ میرے اکثر احباب نے اصرار کیا کہ اسی کتاب کی صورت مین شایع کر دیا جاوے اور ساتھہ ہی مختلف عہدنامے جنکے مضمون سے
ملکی بھائیونکو مطلق آگاہی نہین انہین شامل کر دیئے جاوین مین نے بمصداق المامور معذور اس ارشاد کی تعمیل فوراً شروع کر دی اور علاوہ مضامین مندرجہ اخبار
وکیل تازہ ترین معاہدے۔ اور عہدنامے مخالف و موافق تقریرین نپولین بوناپارٹ کے خطوط جنکا اصل مضمون مین وعدہ کیا گیا تہا اور ۲۲ جون سے لیکر (جبکہ یہ
مضمون لکھا گیا تہا) ۱۵ ستمبر سنہ ۱۸۹۵ء تک کے واقعات جبکہ یہ مضمون کتاب کی صورت مین چہپنا شروع ہوا ایزاد کیے گئے۔ بوجوہات چند در چند اسکے
چہاپنے مین بہت توقف ہوا کہ سنہ ۱۸۹۶ء کا ستمبر آپہنچا اور افسوس کہ یہ ناگوار مسئلہ ہی ابہی تک ختم نہین ہوا۔ اگر کتاب کا حجم پہلے ہی توقع سے
زیادہ ہوگیا ہے۔ اسلیئے ۲۵ ستمبر سنہ ۱۸۹۵ء کے بعد کے واقعات کتاب عہد حکومت اعلیٰحضرت امیر المومنین عبد الحمید خان کے تازہ ایڈیشن مین
جسمین ۲۰ برس کے حالات درج ہین بطور ضمیمہ بڑہا دیئے گئے ہین سلطنت عظمی عثمانیہ کے متعلق ان کتابونکی سلسلہ کا شایع کرنیسے جو کچھہ میرا مدعا ہے اسے مین واقعات
روم کے دیباچہ مین عرض کر چکا ہون۔ پس اگر میری یہ ناچیز کوششین حصول مدعا مین کامیاب ہوئین تو مین اس سے بڑہکر
اپنی کوئی خوش قسمتی نہین سمجہونگا۔ حال مین ایک منصف مزاج انگریز سیاح نے بہی اس مسئلہ کے متعلق ایک مضمون شایع کیا ہے جسکا ترجمہ ابنائے
ملک کی مزید آگاہی و دلچسپی کے لیے علیحدہ رسالہ کی صورت مین شایع کر دیا گیا ہے۔ اس رسالہ مین کوئی ایزادی مناسب نہین سمجہی گئی۔ صرف کتابت
اور چہاپہ کی غلطیون کی اصلاح کیگئی ہے۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔

خاکسار محمد انشاء اللہ زمیندار انعام آباد و جہاڑ ضلع گوجرانوالہ حال اڈیٹر اخبار وکیل امرتسر

ٹ یہ انگریزی مضمون بہی رسالہ کی صورت مین علیحدہ شایع ہوگیا ہے۔ اور دفتر وکیل سے بقیمت ۸ دستیاب ہوسکتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

آرمینیا

مفروضہ مظالم آرمینیا

اور

دول ثلاثہ

مظالم **آرمینیا** کا قضیہ کئی ماہ سے درپیش ہے۔ جو کچھ کارروائی **یورپ** کی دو تین سلطنتین باہم ملکر کر رہی ہین وہ ناظرین سے پوشیدہ نہین۔ اگرچہ کمیشن تحقیقات کی رپورٹ دینے سے پہلے ہی دول ثلاثہ (**انگلستان** **فرانس**۔ **روس**) نے چند اصلاحات خود بخود تجویز کرکے سلطان المعظم کے روبرو پیش کردین۔ اور کسیقدر گستاخی کر اُن کے قبول اور منظور کئے جانے پر زور دیا۔ جسکے حسب منشا جواب نہ ملنے پر معاملہ اسوقت بہت کچھ نازک ہو رہا ہے۔ لیکن مین سردست اس بحث کو جو ہر روز اخبارات کے ذریعہ سے پیش نظر رہتی ہے چھوڑکر **انگلستان** کے ادنی واعلی پادریون اور مسٹر گلیڈسٹون و ڈیوک آف آرگائل جیسے نامی گرامی اشخاص (جو ایسے جوش وخروش سے قومی مجالس منعقد کرکے **ترکی** گورنمنٹ کو الزام دے رہے ہین) کی ایمانداری۔ بے تعصبی اور راستبازی کی کیفیت کسیقدر شرح وبسط سے بیان کرنا چاہتا ہون۔ اس قسم کا ایک بڑا بھاری جلسہ* ۶ مئی ۱۸۹۵ء کو سینٹ جیمس ہال واقعہ لنڈن مین بصدارت ڈیوک آف آرگائل (یہ صاحب **سکاٹلینڈ** کے امیر کبیر شاہی خاندان کے رشتہ دار۔ فرقہ لبرل کے سرگرم حامی اور پشت وپناہ ہین) منعقد ہوا جسکی پوری کیفیت ہم کو ولائیت کے اخبارات سے معلوم ہوئی ہے۔ اُسکی نسبت اپنی رائے ظاہر کرنیسے پیشتر مین مناسب سمجھتا ہون کہ آگاہی

---

* اسیطرحکا ایک اور جلسہ ۱۰۔ اگست ۱۸۹۵ء کو بمقام چیسٹر بڑے زور وشور سے منعقد ہوا ہے اور اسمین مسٹر گلیڈسٹون صاحب نے ایک دہواں دھار مگر سراپا لغو اور بے مغز تقریر کرکے بہت سا زہر اگلا ہے۔ جسکا خلاصہ اخیر پر ناظرین کے لئے درج کیا گیا ہے۔

عوام کے لئے اُسکی اجمالی کیفیت ایک انگریزی اخبار سے ترجمہ کرکے ہدیہ ناظرین کرون تاکہ ہمارے جملہ دیسی بھائیون کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً معلوم ہو جاوے کہ ہماری حکمران قوم کے چند سرگروہ ارکین اور تمیع مذہبی پیشوا ہم لوگون کی نسبت (یا اگر زیادہ خصوصیت مطلوب ہو تو ہندوستان کے ایک بہت بڑے فرقہ کی ہم مذہب قوم اور کل مسلمانون کے مذہبی مقتدا اور پیشوا کی نسبت) کیسا نیک خیال رکھتے ہین؟ اور اسی سے یہان کے دوسرے فرقہ بھی سبق حاصل کر سکتے ہین۔ دوسرے ان صاحبان کی تقاریر اور پاس کردہ رزولیشن کے ایک دفعہ مطالعہ کر لینے سے راقم کے تردیدی جواب کا اچھی طرح سے اندازہ کر سکینگے۔ وھو ہذا۔

مظالم آرمینیا کے متعلق ایک عظیم الشان جلسہ

مئی کو سینٹ جیمس ہال مین ایک عام جلسہ اس غرض سے کیا گیا کہ ترکی آرمینیا مین جو ابلیسانہ ظلم و ستم کا ارتکاب بیان کیا جاتا ہے اُسپر اعتراض کرے اور عہدنامہ برلن کی اکسٹھوین دفعہ اور ۱۸۷۸ء والے معاہدہ فیمابین دول انگلشیہ و عثمانیہ کی بہت جلد پوری طرح سے تعمیل کرائے جانے پر زور دے۔ ڈیوک آف آرگائل میر مجلس تھے۔ دروازون کے کھلتے ہی سارا کمرہ بھر گیا۔ مندرجہ ذیل رزولیوشن پیش کئے گئے۔

پہلا رزولیوشن پیش کرنے والا بشپ آف ہیرفورڈ۔ تائید کرنے والا چرچ آف سکاٹلینڈ کا ماڈریٹر (کلیسائے سکاٹلینڈ کا میر مجلس) پروفیسر سٹوری۔ ”یہ مجلس اُن واردات قتل و مظالم کو جو ترکی سپاہ نے آرمینیا کے ضلع ساسون مین بے پناہ اور معصوم رجال۔ اناث اور اطفال پر کئے ہین مدنظر رکھکر غریب ستم دیدگان کے ساتھ دلی ہمدردی اور رباب عالی کے انسانیت کے اصولون سے متواتر گریز اور اُن وزنی متمدنہ پابندیون کی جو بروئے دفعہ ۶۱ عہدنامہ برلن و معاہدہ ۱۸۷۸ء فیمابین روم و انگلستان اُسپر عاید ہین لگاتار خلاف ورزی کرتے چلے جانے پر سخت خفگی اور رنجش کا اظہار کرتی ہے“

دوسرا رزولیوشن ”یہ مجلس عہدنامون کے قول و اقرار اور ظلم رسیدہ انسانیت کے نام سے ملکہ معظمہ کی گورنمنٹ سے زبردست درخواست کرتی ہے کہ وہ اِس وحشیانہ بدانتظامی کے سلسلے کو جو گذشتہ ۱۷ سال سے ترکی آرمینیا مین بڑے شد و مد کے ساتھ رائج ہے فی الفور دور کرانے اور اس امر پر زور دینے کے لئے کہ اس صوبہ مین صاف صاف مناسب حال اور قیام پذیر اصلاحات یورپ کی زیر نگرانی اسطرح سے جاری کیجاوین کہ باشندون کا جان و مال دین و ایمان اور عزت و وقار بخوبی محفوظ ہو جاوے۔ بہت جلد خاص طور پر کارروائی شروع کرے“۔ پیش کرنے والا پادری کینن میک کول تائید کرنے والا ڈاکٹر کلفورڈ۔

تیسرا رزولیوشن پیش کرنے والا بشپ آف آزاف۔ تائید کرنے والا سرجی آرسٹول۔ ”یہ مجلس ملکہ معظمہ کی

گورنمنٹ سے بڑے زور سے استدعا کی تہی کہ وہ اُن لاٹ پادریون بشپون۔ پادریون۔ واعظون سکول مدرسون اور دیگر اشخاص کو جو بغیر کسی تحقیقات کے یا محض نقلی تحقیقاتون پر ترکی جیلخانون اور قلعون مین مقید کئے گئے ہین اور جو طرح طرح کے ظلم برداشت کر رہے ہین۔ اور بیحد جسمانی اذیتین اور تکلیفین اُٹھا رہے ہین۔ (جنکی بابت کئی دفعہ پارلیمینٹ کے دونون ہاؤسون مین ذکر کیا جا چکا ہے)۔ فوراً بلا شرط ہیہ رہائی دلوانے کا انتظام کرے"۔ (دعوائے بے دلیل کی مثال اگر دیکھنی ہو تو یہ رزولیوشن موجود ہے۔ مؤلف)

کمرے مین ایک بہت بڑے تختے پر عہدنامہ برلن کی اکتھوین دفعہ لکھکر آویزان کیگئی تھی۔ اور پلیٹ فارم کے گرداگرد یہ لکھا ہوا تھا "ارمنی اپنے وطن مالوفہ مین امن وامان کے ساتھ زندگی بسر کرنے کے مستحق ہونیکا دعوی رکھتے ہین"۔

سیکرٹری نے بلغاریہ۔ قاہرہ۔ پیرس۔ ایتھنز اور مقدونیہ کی ارمنی آبادیون کی طرف سے آئے ہوئے ہمدردی کے ٹیلیگرام پڑھکر سنائے۔ مسٹر گلیڈسٹون نے ڈیوک صاحبکو ایک پُرجوش خط بھیجا جس مین اوس نے امید ظاہر کی کہ یہ مجلس جس بہت بڑے مطلب در اہم غرض کیلئے مجتمع ہوئی ہے اُسکی حیثیت کے مطابق اثر پیدا کر سکیگی۔ مجھے خیال تھا کہ ۱۸۷۶ء کے سبقون نے ترکی گورنمنٹ کو بیدار کر دیا ہوگا۔ یورپ کو صرف لفظی وعدون پر اعتماد نہ کر لینا چاہئے اور مجھے یقین ہے کہ یہ ملک (یعنی انگلستان) اپنا فرض ادا کرنے سے پہلو تہی نہ کریگا۔ یا کم از کم بشرط امکان اخلاقی دباؤ تو ضرور ڈالیگا۔ (چیرز) اور اس امر کی پختہ ضمانت حاصل کریگا کہ پھر دوبارہ یہ شرمناک اور قابل افسوس واقعات ظہور پذیر نہونے پائینگے" (ڈیری دیر تک چیرز)۔

ڈیوک صاحب نے کارروائی کے افتتاح کے وقت کہا مجھے مسٹر گلیڈسٹون کے اس خط کے ہر ایک لفظ سے کلی اتفاق ہے۔ خاصکر اسکے اُس حصہ سے جہان وہ بیان کرتے ہین کہ کل یورپ کو اس معاملہ سے لگاؤ ہے۔ ڈیوک کی تقریر کا بہت سا حصہ جنگ کریمیا کے اسباب و بواعث بیان کرنے مین خرچ ہوا۔ اوس نے حاضرین کو یاد دلایا کہ جنگ مذکورہ جیسا کہ عام خیال ہے اسواسطے نہین کیگئی تہی کہ ترکی سلطنت کو سنبھالا جاوے بلکہ اس اصول کو قائم کرنے کے واسطے ہوئی تہی کہ اُس سلطنت کی آئندہ قسمت خواہ کچھ ہی ہو مگر اس قسمت کی عنان نہ صرف اکیلے روس بلکہ کل یورپ کے ہاتھ مین رہنی چاہیئے۔ آگے چلکر بیان کیا کہ بذات خود مجھے تو روم کے پھر سنبھلنے کا نہ کبھی یقین ہوا ہے اور نہ اب ہے۔ بلکہ میرے خیال مین تباہی اور خرابی کے اسباب پر غالب آنے کی امید موہوم ہے۔ اسکے بعد اوس نے اپنے بیانات کی تائید مین لارڈ ایبرڈین۔ لارڈ رسل اور ملکہ معظمہ کے (مرحوم) خاوند کی تحریرات مین سے چند

اقتباسات پڑھکر سنائے اور ۱۸۷۸ء کے جنگ **روم و روس** کی پولٹیکل کیفیت بتانے کے بعد کہا "**انگلستان** کی ذمہ واری کہ آٹھوین دفعہ نہ پوری ہونے کیوجہ سے (جو آرمینیا مین بہ نسبت سابق عمدہ انتظام رکھنے کی شرط پر مبنی ہے) اب ہمیشہ سے زیادہ بڑھکر ہے۔ اور عملی طور پر حاکمانہ کارروائی شروع کرنے کی اُس کو بہت ضرورت ہے کیونکہ اسیطرح اب کام درست ہوسکتا ہے صیغہ خارجیہ نے مسئلہ **آرمینیا** کے متعلق قونصلون کی رپورٹون کو شایع کرنا بند کردیا ہے۔ کیون نہو! صیغہ ہائے خارجیہ کا نازک اور پیچیدہ مسئلون مین ہمیشہ یہی رویہ ہوتا ہے۔ چنانچہ مشرقی مسئلہ بالکل تاریکی مین چھپا ہوا ہے۔ مگر گورنمنٹ کا یہ فرض ہے کہ دریچون کو کھول کر روشنی کو اندر آنے دے"۔ (چیرز)

بشپ آف ہیرفورڈ نے پہلا رزولیوشن پیش کرتے وقت کہا "میرے پاس ماتحت محالون سے اس مضمون کی عرضیان آئی ہین کہ گورنمنٹ ملکہ معظمہ اس معاملہ مین مداخلت کرے۔ ترکی وعدون کا نام پن ارمنی کوہساروں پر گشت وخون اور قتل وغارت کیصورت مین لکھا ہوا ہے اور جس چیز کی اب ضرورت ہے وہ وعدے نہین بلکہ مستند ضمانتین اور کفالتین ہین"۔

اس موقع پر ڈیوک آف آرگائل جنہون نے پہلے بیماری کی وجہ سے زیادہ تقریر کرنے سے معذوری ظاہر کی تھی۔ میر مجلس کی کرسی سے علیحدہ ہوئے اور اُنکی جگہ ڈیوک ویسٹمنسٹر آنے لی۔ گلاسگو کے پروفیسر سٹوری نے اس رزولیوشن کی تائید کرتے وقت کہا کہ **سکاٹلینڈ** کا کل کلیسا اور سارے باشندے ہمدردی کا اظہار کرتے ہین۔

پادری میک کول نے دوسرا رزولیوشن پیش کرتے وقت کہا کہ ایک وہ وقت تھا جبکہ **انگلستان** کا علم ظالمانہ ظلم وتعدی کے واسطے خوفناک اور مہیب چیز ہوا کرتا تھا۔ مگر اب وہ صورت نہین ہے۔ پھر بھی خدا کے واسطے ان خطرناک بدکرداریون کا خاتمہ کیا جاوے۔

ڈاکٹر کلفرڈ نے تائید کرتے وقت کہا کہ مین انگلستان کے تمام فرقہ نن کنفرمسٹ (وہ گروہ جو سرکاری کلیسا کا منکر ہے) کی طرف سے بول رہا ہون۔ اور اگر ہم نے مداخلت نہ کی تو ترک ہمکو بھی بگاڑ دینگے۔

ایڈنبرا کے لارڈ پرووسٹ (حاکم اعلیٰ) نے کہا کہ اگر ضرورت ہو تو کل قوم اسکاچ ایسے کام کی مدد کیلئے جواب دہی پیش ہے ہمہ تن تیار کھڑی ہے۔ اور ترکون نے اگر ہماری درخواستون کو منظور نہ کیا تو وہ اُنکو صفحہ ہستی سے معدوم کردیگی۔ (دیدہ باید مولف)۔

پادری ولبرفورس نے کہا کہ یہ مجلس سلطان سے بزدلی اور بے استقلالی کے ساتھ نہین بلکہ عزم بالجزم اور پختہ مزاجی سے یہ تقاضا کرنیکے واسطے جمع ہوئی ہے کہ مظالم مسدود کئے جاوین ورنہ اُسے برطانیہ کی

توپون کی آواز سُننی پڑیگی ۔ (کیون نہین ؟ مولف)

قصہ مختصر یہ تینون رزولیوشن باتفاق کل پاس ہوگئے ۔ (منقول از سول ۴ جون ۱۹۰۵ء)

سطور مندرجہ بالا کے مطالعہ سے ناظرین کو خوب واضح ہوگیا ہوگا کہ کل پادریون اور دیگر خاص خاص اشخاص کے دلون مین کسقدر کینہ بھرا ہوا ہے ۔ وہ رائی کا پہاڑ بنا کر نظاہر ترکون اور دراصل کل مسلمانون کی تخریب اور بیخکنی کے کیسے درپے ہورہے ہین ۔ اس جلسہ مین تمام دیگر جلسون کی طرح عیسائیون نے دو باتون یعنے تقاضائے انسانیت اور پابندی عہود پر زور دیا ہے ۔ مین ابھی اس بحث کو شروع نہین کرتا کہ اس معاملۂ سرزنش متمردان (جسکا دوسرا نام مظالم آرمینیا رکہا گیا ہے) کی بنیاد کیا ہے اور اسپر اسقدر زور دیئے جانیکی اصلی وجہ کونسی ہوسکتی ہے اور آئے دن سلطنت روم مین عیسائی رعایا کی طرف سے اس قسم کی بیجا حرکات کیون سرزد ہوتی رہتی ہین ؟ جنکے باعث اُن کو اپنے کئے کی سزا بھگتنی پڑتی ہے ۔ نہ مین ابھی عہدنامہ برلن کی اٹھوین دفعہ اور ۱۸۷۸ء والے معاہدہ کا ذکر کرونگا کہ انکا متن اور مضمون کیا ہے اور وہ کس وقعت کی نگاہ سے دیکھے جانیکے قابل ہین بلکہ پہلے یہ دکہلانا چاہتا ہون کہ یہ عیسائی معترضین اور معاندین خود کہانتک معاہدون کے پابند اور زیور انسانیت سے آراستہ ہین اور مسلمان کس حدتک ہر دو سے خالی اور معرا ۔

مسلمانون نے اپنی دیگر فتوحات کے علاوہ خالص عیسوی ممالک بہی کچھ کم فتح نہ کئے تھے ۔ شام ۔ فلسطین ۔ ایشیائے کوچک ۔ آرمینیا ۔ مصر ۔ شمالی افریقہ ۔ ہسپانیہ ۔ پرتگال ۔ صقلیہ ۔ یونان ۔ روم ۔ ہنگری ۔ کریمیا ۔ سرب ۔ بلغار ۔ رومانیا وغیرہ اسی فہرست مین شامل ہین ۔ انمین کئی ایک ایسے ہین جو تیرہ سو برس سے برابر مسلمانون کے قبضہ مین چلے آئے ہین اور انمین عیسائی مفتوحین ابتک بطور رعایا اول قائیم و موجود ہر اپنی مذہبی آزادی سے بہرہ مند ہورہے ہین ۔ یہ کسکی طفیل ہے کہ انکی زبان اُنکے علوم و کتب مقدسہ ۔ اُنکے معابد اور خود انکا اپنا وجود برابر موجود ہے ؟ اُسی مسلمانون یا ترکون کی وحشت خونخواری اور سفاکی کے طفیل لیکن اُدہر دوسری طرف ہسپانیہ ۔ پرتگال ۔ جزائر منورکا ۔ مجورکا ۔ صقلیہ اور ہنگری وغیرہ کو دیکھئے جہان مسلمان کئی صدیون تک صرف حکمران ہی نہین رہے بلکہ ترقی نسل کی بدولت کل آبادی کے نصف سے زیادہ ہوگئے تھے ۔ کیا اب عیسائی فاتحین کے زیر حکومت وہان ایک فرد بشر بہی اسلام کا نام لیوا باقی ہر ؟ کیا اُن کے کتب خانے موجود ہین ؟ کیا اُنکے معابد قائم ہین ؟ نہین ۔ یہ کسکی طفیل ؟ اسی عیسوی انسانیت ہمدردی بنی نوع انسان اور رحمدلی کی بدولت ۔ یہ تو دور کی بات ہے ۔ یونان ۔ سرویا ۔ رومانیا وغیرہ ہی کو دیکھ لو ۔ جنکو مسلمانون کی ماتحتی سے نکلے کوئی صدیان نہین گذرین ۔ کیا ہمارے زمانہ کے مہذب روشنضمیر اور نیک طینت عیسائیون نے کسی مسلمان کا نام باقی رہنے دیا ہر ؟ نہین ۔ ایک ایک مسلمان کو چن چن

یا تو دیس نکالا دیدیا ہے یا نہنگ اجل کا طعمہ بنا دیا ہے۔ گویا مفتوحین نے موقع ملنے پر فاتحین سے یا چھا بدلہ لیکر انکو سبق دیا کہ تمہین بھی ایسا ہی کرنا چاہیئے تھا تاکہ آج یہ روز بد دیکھنا نصیب نہوتا۔ اچھا خیر! لیکن امریکہ کے اصلی باشندگان ریڈ انڈینز (سرخ اندام وحشیون) نے کب یورپ کو آکر فتح کیا تھا کہ انکے کروڑون آدمی اس متمدن اور مہذب قوم فرنگ نے ہلاک کر دیئے۔ جو قوم ابھی دو چار صدی پہلے امریکہ کے دونون حصون مین شمالاً جنوباً اور شرقاً غرباً لاکھون مربع میل کی مالک مختار تھی اور جسکی تعداد کروڑون سے متجاوز تھی۔ آج شاید بیس ہزار مربع میل کی مالک اور شمار مین ایک ڈیڑھ لاکھ سے زیادہ نہین۔ خود ہمارے ملک والون کے دلون سے وہ عیسوی انسانیت کا نمونہ جو ہمارے عادل اور رحیم مزاج عیسائی حکمرانون نے دوران ایام غدر اور نیز بعد اختتام دکھایا تھا فراموش نہ ہوا ہوگا۔ الجزائر۔ جمیکا۔ وسط ایشیا اور کاکیشیا کو اپنے اپنے عیسائی حکمرانون کے عیسوی سلوک ابتک نہ بھولے ہونگے۔ افسوس مسلمانون اور ترکون نے اس عیسوی انسانیت سے کام نہ لیا کہ آج انکو مصیبتین نہ اٹھانی پڑتین۔ بلکہ انہون نے اس تعصب۔ ضد۔ ظلم پرستی اور نفسانیت سے کام لیا جسکی نسبت ایک فاضل ادیب مورخ اسطرح لکھ رہا ہے۔ (دیکھو صفحہ ۱۰۶ تاریخ جنگ دوم و روس جلد اول مصنفہ الیور صاحب) "مذہبی مسئلہ کے متعلق یہ ہمیشہ ذہن نشین کہنا چاہئیے کہ حضرت محمد صلعم کی اول تو کل تعلیمات مین نہین تو کم از کم انکی بلا واسطہ احکام و اقوال مین کوئی ایسی چیز نہین ہے جس سے عیسائیون کے ساتھ برا برتاؤ کرنے یا انکو تنگ کرنیکی تلقین ہوئی ہو بلکہ برخلاف اسکے آنحضرت صلعم عیسی مسیح کو ان اولوالعزم پیغمبرون مین سے جنکو خدا نے خلقت کی ہدایت کے واسطے بھیجا مانتے تھے اور ماسوا اپنی ذات کے اور سب پیغمبرون پر فضیلت دیتے تھے سنہ ۴ ہجری مطابق سنہ ۶۲۶ عیسوی مین انہون نے سینٹ کیتھرائن کی خانقاہ واقع کوہ سینا کے راہبون اور تمام دیگر عیسائیون کو بہت بڑی رعائتین اور آزادیان عطا فرمائین اور ساتھ ہی یہ ارشاد فرمایا کہ جو مسلمان اس دستاویز کے کسی ایک حکم کی بھی نافرمانی کریگا۔ یا اسکی اطاعت سے پہلوتہی چاہیگا اسکا شمار خداوند کریم کی وصیت اور عہد نامہ کے توڑنے والون مین ہوگا۔ اس پروانہ کی رو سے آنحضرت نے اپنی ذات پاک اور نیز اپنے کل تابعین پر لازم کر دیا کہ وہ عیسائیون کی انکے دشمنون سے حفاظت کرین۔ انکے معابد۔ انکے راہبون کے مکانات رہائش اور مقامات پرستش کو بچاتے رہین۔ ہر ایک طرح کے ضرر رسان فعل سے انکے پشت و پناہ بنے رہین۔ انپر زیادہ محاصل لگانے کی ممانعت کرنے کے علاوہ مندرجہ ذیل احکام نافذ کیئے۔ کوئی لاٹ پادری اپنے علاقہ سے باہر نہ نکالا جائے۔ کوئی عیسائی اپنے مذہب چھوڑنے پر مجبور نہ کیا جائے۔ کوئی راہب اپنی خانقاہ سے بدر نہ کیا جاوے۔ کوئی جاتری اپنی جاترا سے نہ روکا جاوے۔ کوئی عیسوی معبد مسلمانون کی مساجد یا رہائشی مکانات بنانے کے لئے نہ گرایا جاوے۔ عیسائیون سے (بایں وجہ کہ پناہ مین آئے ہوؤن کو معاملات جنگ سے کوئی تعلق نہین) یہ توقع نہ رکھی جاوے کہ وہ مسلمانون کے ساتھ ہوکر انکے

دشمنون کا مقابلہ کرین۔ عیسائی مستورات جو مسلمان مردون سے بیاہی جاوین اپنے مذہب پر قایم رہ سکتی ہین اور اس مخالف مذہب کی بنا پر خاوند انکو تنگ یا مجبور کرنیکے مجاز نہین ہین۔ عیسائیونکو اگر اپنے گرجاؤن راہب خانون یا دیگر امور متعلقہ مذہب مین امداد کی ضرورت آپڑے تو مسلمانون کو انکی اعانت و مدد کرنا ضروری ہے۔ مگر اے مسلمانون! اس سے یہ نہ سمجھ لینا کہ خدا نخواستہ تم اُنکے مذہب کے ساتھ ایک حد تک شریک ہو گئے ہو۔ نہین یہ صرف عاجزون کی مدد اور احکام رسول خدا کی تعمیل پر مبنی ہے۔ جنگ کے وقت یا جبکہ مسلمان اپنے دشمنون کے ساتھہ لڑائی مین مصروف ہون تو وہ عیسائی ہی یا بوجہ نفرت نہ رکھین کہ وہ اُنکے درمیان رہائش پذیر ہے۔ اور جو کوئی کسی عیسائی سے ایسا کریگا تو وہ رسول خدا کی مرضی کے برخلاف چلنے والا اور آپ کی نسبت نعوذ باللہ گستاخی اور ظلم کرنے والا سمجھا جائیگا۔ ان رعایتون کے عوض مین عیسائیون سے صرف اسقدر چاہا گیا تہا کہ مسلمانون کے ساتھ مناسب اور معقول برتاؤ رکھین۔

یہ ہین وہ رعایتین جو پیغمبر اسلام نے عیسائیونکو عطا کین۔ وہ عطائے اختیارات و رعایات کی ایک ایسی عالیشان سند اور اعلی درجہ کی روشن دماغی اور مہذبانہ بے تعصبی اور صلح کل پالیسی کی ایسی قابل قدر یادگار ہے جسکی نظیر دُنیا کی تاریخ مین ملنی محال معلوم ہوتی ہے۔ تاہم اسمین شک نہین کہ مسلمانون نے عیسائیون کو اکثر بہت دکہہ دیا ہے (افسوس انسان بعض اوقات اپنے مذہب کے بہترین قواعد اور خصص کو اُسی مذہب کی خیالی بہبودی اور ترقی خواہی کے جوش جان نثاری مین بہول جاتا ہے)۔ مگر اسکے ساتھ ہی یہ بھی نہ بہولنا چاہیئے کہ خود عیسائیون کے صلیبی جہادون نے مُسلمانون کی آتش غضب کو مشتعل کر دیا تہا۔ اگر صرف یہ جہاد ہی مسلمانون کو برافروختہ کرنے کے ابتدائی باعث نہین ہوئے تہے تو اُنہون نے رنجش خاطر کو بہت بڑہا دیا اور تحقیق کرا دیا کہ عیسائی اسلام کا نام و نشان تک مٹا دینے کیلئے آمادہ اور کمربستہ ہو گئے ہین بلکہ علاوہ ازین جن ممالک مین سے عیسائی مجاہدین گذرے یا جنپر کچھ عرصہ کیلئے اُنکا قبضہ رہا وہان اُنہون نے وحشیانہ خونخواری اور سفاکی کی ایسی لاتعد و لاتحصی ناشائستہ حرکات کین جن سے مسلمانون کے دلون مین اُن کی طرف سے عداوت نفرت اور بدلہ لینے کی خواہشین جاگزین ہو گئین جو امتداد زمانہ سے بجائے کم ہونیکے یوماً فیوماً ترقی پذیر ہوتی گئین۔ حاکمان اسلام نے اپنی عیسائی رعایا کے ساتھ جو جو مراعات برتنے کا حکم دیا تہا اُسکی اصل سند سینٹ کیتہرائن کے راہبون کے پاس موجود ہے اور اسکی ایک نقل قسطنطنیہ مین محفوظ ہے۔

یہی صاحب اُسی کتاب کے صفحہ ۱۸۹ مین ممالک روس کے حکمران خوانین کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہین کہ ایک خان نے عیسائیون کو خاص اپنے محل کے قریب گرجا بنانے کی اجازت دی۔ اور ایک دوسرا خان اپنے تیوہارون مین کہلم کہلا عیسائیون کے ساتھ خوشی منایا کرتا تہا یہ مسلمان خوانین عیسائی

پادریون پر بڑی مہربانی کرتے تھے۔ انہون نے تابعین کلیسا کو اپنے مذہب مین پوری آزادی دے رکھی تھی زمانہ وسطی مین مسلمانون کا سلوک عیسائیون کے ساتھ بہت اچھا اور بے تعصبانہ تھا۔ نہایت افسوس کی بات ہے کہ اس موجودہ زمانہ تہذیب مین اُن دونون بڑے بڑے مذہبی فرقون کے باہمی تعلقات مین اسقدر رنجش اور تنفر پیدا ہو گیا ہے"

ہسپانیہ اور سسلی وغیرہ مین جو کچھ فیضان عام مسلمان حکمرانون سے نہ صرف انکی اپنی عیسائی رعایا بلکہ ممالک دور دست کے عیسوی باشندگان کو پہنچا وہ اظہر من الشمس ہے۔ اگر کوئی ہے کا اندھا تعصب اور ہٹ دہرمی کی پٹی باندھکر اس سے انکار کرے تو کرنے دو ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

لیکن اسکے عوض مین جو سلوک مسلمانون کے ساتھ کیا گیا اسکا مین کنایتاً اوپر ذکر کر آیا ہون۔ ولیست الفائدۃ فی الاعادہ۔ مندرجہ بالا اقتباسات سے اسلامی سفاکی کا پتہ تو ناظرین کو مل گیا ہوگا۔ اب ذرا مظلوم اور ستمدیدہ عیسائی رعایا کی انسانیت کا (وہ عیسائی رعایا جنکی حمایت کے واسطے ۱۸۷۶ء مین انہین مسٹر گلیڈسٹون اور انکے چیلون چانٹون نے معہ پادری صاحبان کے اتنا شور وغل مچایا تھا اور جنکی مخلصی کے لئے بظاہر روس نے جنگ شروع کی تھی)۔ حال سُنئے۔

عہدنامہ برلن کی رو سے بلگیریا ایک عیسائی شہزادہ کے زیر فرمان نیم مختار ریاست کی صورت مین کر دیا گیا تھا۔ اس نئی صورت کو قایم ہوئے چند ماہ ہی گذرے تھے کہ سر ائے ایچ لئیرڈ سفیر انگلستان متعینہ قسطنطنیہ کو مندرجہ ذیل مراسلہ ۲ ستمبر ۱۸۷۸ء کو صیغہ خارجیہ مین بھیجنا پڑا۔

"بحیرہ مارمورا کے بیڑہ جہازات کا شاف سرجن مسٹو بکل لکھتا ہے کہ **ایڈریانوپل** اور **فلیپولی** کے مابین کوئی گانون ایسا نہین جو کم بیش غارت نہ کیا گیا ہو۔ اکیلے دو کیلے کہیت تو بالکل برباد کر دیئے گئے ہین فلیپولی کے کوچون اور بازارون مین گری ہوئی اینٹون اور پتھرون کے بڑے بڑے تودے اور ڈھیر اس کثرت سے پڑے ہوئے ہین کہ راستون کی شناخت مشکل ہو گئی ہے۔ ترکی محلہ مین ایک مکان بھی ایستادہ نہین رہگیا اور ہزارون بیکس وبے یار غریب مسلمان اپنے سابقہ مکلف مکانات کی ویرانہ کھنڈرون مین بڑی بے سروسامانی سے اوقات گذاری کر رہے ہین۔ ان افعال ناشائستہ کے ارتکاب مین روسی بلغاریون کی امداد کرتے ہین۔ اُنکا رویہ بیحد متمردانہ ہو گیا ہے۔ اور وہ ترکون مین خوف پھیلانے کی کوشش کر رہے ہین تاکہ وہ پھر لوٹ کر اپنی زمینون پر قبضہ نہ کرلین ترکی مستورات نہایت بیکسی

ناقابل بیان ناپاک اغراض کے لئے جبراً پکڑ لی جاتی ہین - مردون سے مفت کام لئے جاتے کر بعد انکو یا تو خوب
زد و کوب ہوتی ہے یا گولی ماردی جاتی ہے - حکام کوئی فریاد نہین سُنتے اور جو مظالم اب مسلمانون پر ہوتے ہین
وہ اُن سے بدرجہا بڑھکر خوفناک اور بدترین جنکی اب سے دو سال بیشتر یورپ مین اسقدر پکار ہوئی تھی - ۱۱ ستمبر
۱۸۷۸ء کو مسٹر کیلورٹ انگریزی قونصل نے سر اے ایچ لیوڈ کو مندرجہ ذیل رپورٹ بلغاریون کے متعلق
بھیجی "روسی افسر جو بلغاریہ کے مسلمانون پر اس ظلم وستم کو ایسی خاموشی سے دیکھ رہے ہین - یہ کسی کمزوری -
لاپروائی یا غفلت کی وجہ سے نہین ہے - بلکہ اُنہون نے یہ طریقہ بالادست احکام کی متابعت اور تعمیل مین
جان بوجھکر بڑے متاملانہ طور سے عمداً اختیار کر رکھا ہے - عیسائیون نے قانون اپنے ہاتھ مین لے رکھا ہے -
وہ ترکی جماعت پر جسوقت دل چاہتا ہے کود پڑتے ہین اور اُسوقت اُنکے کشت وخون لوٹ مار اور دیگر
حرامکاریون کی کوئی حد نہین رہتی -

"یہ نتیجہ اب ساری دنیا پر عیان ہے - اور جب مین یہ بیان کرون کہ صورت واقعات ایسی وحشیانہ ظالمانہ
اور سفاکانہ ہوگئی ہے کہ اُسکی عدیل ونظیر گذشتہ ایام کی تاریخ مین ملنا محال ہوگیا ہے تو اُمید ہے مجھپر (جس نے
پہلے پہل تھوڑی مدت ہوئی ترکی مظالم کی عام شکائیت کی تھی) اعتبار کیا جائیگا - ترکی اقتدار کے وقت
جس جگہ ایک قتل یا سرقہ بالجبر ہوا تھا - وہان اب اُسکے عوض مسلمانون کے گانون تباہ کردئیے گئے
ہین - ترکی افسرون مین اسقدر شرافت تو تھی کہ وہ تلافی کرنیکے وعدہ وعید کردیتے تھے - لیکن ترکی علاقون
کو اس روسی حکومت مین یہ بات بھی نصیب نہین معمولی اوقات مین یہ شکائیت شاذ ونادر گوش زد ہوتی
تھی کہ کسی ترک نے کسی عیسائی عورت کی عصمت بگاڑی ہو - اور جب کبھی کوئی ایسا واقعہ ہوجاتا تو سارے
صوبہ مین تہلکہ مچ جاتا تھا مگر روسی قبضہ کے وقت سے دیہاتی اضلاع مین بلغاری بلامبالغہ جب چاہتے ہین
بیٹیون ترکی عورتون اور لڑکیون کو خراب کر ڈالتے ہین - ترکی حکومت کے ماتحت بلغاری کسانون کی
خوشحالی اور اُنکا روبہ ترقی ہونا عام طور پر تسلیم کرلیا گیا ہے - اور ترکون کی کیا من حیث القوم اور کیا من
حیث الافراد مہمان نوازی اور تواضع ضرب المثل سے بھی زیادہ مشہور ہے - لیکن اب ان بلغاریون کا جبرہ
دستی حاصل کرلینے کے بعد بڑا مدعا یہ ہے کہ ترکون کو بالکل غارت اور تباہ کرکے وطن مالوفہ اور موروثی مساکن
واقع یورپ سے نکال دیا جائے - اُنہون نے مسلمانون سے اُنکے مویشی - تمام زرومال اور ذاتی منقولہ جائداد
چھین کر اُن کو بالکل بے دست وپا کردیا ہے - اِس سلوک سے اُنکا دلی مطلب یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ مسلمان
مجبور ہوکر اپنے کھیتون کو جن سے فائدہ اُٹھانے کے لئے اب اُنکے پاس کوئی سامان نہین - یا تو چھوڑتا
جائینگے یا فروخت کرکے خود باہر چلے جائینگے - اور جو صوبہ مین رہ بھی گئے اُنکو مجبوراً دوسرون کے کھیتون

پر مزدوری کرنی پڑیگی - افسوس یہ ایسی سہل معاش ہے کہ پہلے سوائے اقل قلیل حصہ آبادی کے باقی سب اُس سے بچے ہوئے تھے - مذہبی بیحرمتی کی نسبت مین کہہ سکتا ہون کہ ترکی حکومت کے وقت اسکا نام و نشان تک نہ تہا پادریون کی برابر بڑی عزت ہوتی تھی اور اگر کسی غیر آباد گرجا مین مثل بندوق چلا دینے کے خفیف حرکت کیجاتی تو سارا صوبہ اُٹھ کھڑا ہوتا اور اُسکو ایک بہت بڑا ملکی معاملہ بنا دیا جاتا - لیکن موجودہ عیسوی حکومت کے ماتحت خاص شہرون مین دس مین سے ایک مسجد بھی تباہی اور انہدام سے نہین بچی - اگر ترک کا رویہ بعض اوقات (ہمیشہ نہین کیونکہ وہ بڑا متواضع ہے) بلغاری سے کسیقدر متکبرانہ یا قابل اعتراض بھی تھا تو وہ اس نامردانہ اور تمسخرانہ صورت مین کبھی ظاہر نہین ہوا تھا جس کو بلغاریون نے کرک وغیرہ مقامات مین اپنی گذشتہ حکمران قوم کے ساتھ اختیار کر رکھا ہے - یہہ ترکون کو مجبور کرتے ہین کہ وہ اُنکو اپنی گردن پر سوار کر کے گلیون مین لئے پھرین" - یہ مظالم صرف انگریزون ہی نے نہین بتائے بلکہ روسی اخبار گولوس کے خاص نامہ نگار نے بھی اُنکی تصدیق کی - یہ اخبار نویس ماہ جولائی ۱۸۷۹ء مین پرنس الگزنڈر جدید فرمانروائے بلگیریا کی رسم تخت نشینی مین شامل ہونے جارہا تھا کہ وانا اور ٹرنوا کے درمیان اُسکی ملاقات ریچک کے بشپ سے ہوئی - موجودہ حالات کے متعلق گفتگو ہونے پر اخبار نویس نے تعجب ظاہر کیا کہ شہزادہ کے وارنا داخل ہونے پر مسلمانون نے بھی عیسائیون کے ساتھ ملکر خوشی کے نعرے بلند کئے - بشپ نے جواب دیا "اُنکو ڈر تھا کہ اگر ایسا نہ کیا تو پیٹے جائینگے" - نامہ نگار نے دریافت کیا پیٹنے والا کون ؟ جواب ملا کہ "رعایا یعنے بلغاری" - اس نامہ نگار نے بڑے زور سے اپنے اخبار مین لکھا کہ "بلغاری آبادی کا رویہ نہایت ہی وحشیانہ ہے - بلغاری حکام اندازہ سے باہر اپنے اختیارات کو بُری طرح برت رہے ہین - ترک اور یونانی گروہ در گروہ پہاڑون کو بھاگے جاتے ہین جہان اُنکی تعداد روزمرہ بڑھ رہی ہے" (دیکھو اخبار ڈیلی نیوز ۲ - اگست ۱۸۷۹ء) -

جنگ روم و روس کا وقائع نگار لکھتا ہے کہ "اُن روسی اور بلغاری مظالم کی نسبت شہادت بڑی زبردست تھی مگر باینہمہ اُنکی ایسی خوفناک حالت نے بھی انگلستان مین کوئی اثر پیدا نہ کیا - اور ۱۸۷۶ء والے ترکی مظالم جیسے جوش و غضب کے ساتھ سُنے گئے تھے اُسکے برخلاف اُن دوسرے مظالم کی (جو اب سابقہ مظلومون کیطرف سے سرزد ہو رہے تھے) کوئی شنوائی نہوئی - اُسکی وجہ یہ نہ تھی کہ عوام الناس کو زار روس کے کارندون اور دوستون کے برخلاف الزامات مذکورہ پر اعتبار نہ تھا - صرف معدودے چند حضرات (مسٹر گلیڈسٹون وغیرہ) نے بڑی باقاعدگی سے ہر ایک بات سے جو اُنکے دوستون کے برخلاف کہی گئی تھی صاف انکار یا اشتباہ ظاہر کیا - بہرکیف یہ مسئلہ پارٹی فیلنگ کی بنا پر کھڑا نہ کیا گیا اور نہ کنسر ویٹو فرقہ کے پُرجوش اشخاص ایسے معاملہ مین دخل دینا چاہتے تھے جو محض انسانی ہمدردی سے تعلق رکھتا ہو" -

وہی صاحب ایک دوسری جگہ ان فرشتہ خصال عیسائیون کا یہ فوٹو کھینچ رہے ہین: "۲ جنوری کو جنرل گورکو نے اپنا ہیڈ کوارٹر تاسکوئی سے گورنی بوکاف کو تبدیل کر دیا۔ شہر کو نیم زخمی ترکون کی لمبی قطار دن سے جو قرب وجوار کے دیہات کیطرف رات کاٹنے کی جگہ ڈھونڈنے کے لئے اپنے مجروح بدنون کو بصد دقت برف پر سے گھسیٹے لئے جارہے تھے عجیب حیرت ناک سین نمایان تھا۔ ان بدبختون مین سے اکثر راستے ہی مین مر گئے۔ بیرحم بلغاری گیدڑون کے لشکر کیطرح اُنپر ٹوٹ پڑے اور محض کپڑون کی خاطر اُنکی لاشون کو بالکل ننگا کر دیا۔ گورنی بوکاف کا میدان جنگ ان حرامیون کے دَل بادل سے سیاہ ہو رہا تھا اور وہ اپنا یہ ذلیل ومکروہ کام بغیر کسی قسم کی روک ٹوک کے کر رہے تھے مگر یہ معاملہ کوئی ایسا قابل تعجب نہین کیونکہ اس جنگ کے تمام دوران مین بلغاریون کا کیریکٹر نہایت ہی تاریک اور کراہیت خیز رنگون مین ظاہر ہوا ہے۔ جبکہ روسی سازشون نے کوہ بلقان مین بغاوت کھڑی کر دی تھی تو ابتدا ہی مین اُنہون نے ہی خونخواری سے کام لیا تھا جسپر ترکی فوج غیر آئین نے مجبور ہو کر جواب ترکی بہ ترکی دیا۔ علاوہ ازین جہان کہین ترکون کی کمزوری یا روسی افواج کی موجودگی نے اُن کو اپنی خواہشین پورا کرنے کا موقع دیا تو اُنسے برابر اس قسم کی وحشیانہ اور ارذل بدکرداریان سرزد ہوتی رہین جن سے ثابت ہو گیا کہ اُنکی فطرت ہی مین حرامکاری اور بدذاتی بھری ہوئی ہے۔ حتیٰ کہ عثمانیون کی نہایت ہی سخت دشمن بھی (مگر شاید باستثنائے مسٹر گلیڈسٹون اور اُسکے چند رفقاء کے) اس قابل نفرت اور مکروہ قوم کے نام تک سے (جسکو چند ماہ ہی پیشتر اُنہون نے یورپ کی تعریف اور ہمدردی کا مستحق بنا رکھا تھا) مجوب ہونے لگ گئے۔ ابتداء زمانہ ہی سے بلغاری قوم تواریخ مین بدنام چلی آتی ہے یہ صرف ایک فوری اور عارضی تحریک و تحرک ہی تھا جس نے اُسکو ایک طرح کر فرشتون کا مجموعہ ظاہر کیا تھا۔ ورنہ اگر وہ اپنی پچھلی بدنامیون کو مٹا کر زمانہ آئندہ کی تاریخون مین کوئی نیکنامی کا ذکر درج کرانا چاہتی ہے تو اُسے اپنی ساری فطرت اور طبیعت بالکل ہی تبدیل کر لینی پڑیگی"۔

اِسکے مقابلہ مین اسلامی تعصب۔ خونخواری اور درندگی کی ایک چھوٹی سی شہادت سُن لیجئے۔ ۱۷ مارچ ۱۸۵۴ء کو لارڈ شیفٹس بری نے ہوس آف لارڈز مین اثنائے تقریر مین کہا کہ "موجودہ فرمانروا سلطان کے زیر حکومت پروٹسٹنٹ عیسائیون کو ابتدا سے لیکر اب تک برابر پوری آزادی حاصل رہی ہے۔ روسی مراسلہ مین جو یہ ذکر کیا گیا ہے کہ انگلستان اور فرانس اسلام کی در روس دین مسیحی کی حمایت مین لڑ رہا ہے۔ بالکل غلط ہے۔ یہ مذہبی مسئلہ نہین ہے بلکہ ہماری یہ طرفداری محض انصاف پر مبنی ہے۔ مجھکو اگر دونون مین سے کبھی ایک کو اختیار کرنا پڑے تو روسی تہذیب کی نسبت ترکی تہذیب کو بدرجہا زیادہ پسند کرون۔ سلطنت روم مین جو تکلیفین عیسائیون کو برداشت کرنی پڑتی ہین وہ صرف اُنکی اپنی حرکات ناشائستہ کی طفیل ہین یا دہ

وہ تکالیف یونانی پادریون کی شرارت اور بیجا امنگون اور خود عیسائیون کے اپنے مختلف فرقون کے باہمی جھگڑون اور تنازعون کے باعث پیدا ہوتی ہین۔ باب عالی نے اپنے کل قلمرو مین اُن کو اپنے پادری مطابع اور کتب خانے قایم رکھنے اور دین عیسوی پھیلانے اور ترقی کرنے کے کل دیگر وسایل کو کام مین لانے کی پوری اجازت دے رکھی ہے۔ برخلاف اسکے روسی سلطنت نے ایسی تمام چیزین اپنی مملکت مین داخل ہونیسے بڑی سختی کے ساتھ روک دی ہین۔ بیس برس ہوئے انجیل وہان دیسی زبان مین چھاپی گئی تھی۔ لیکن ابتک اُسکی ایک جلد بھی شایع نہ ہونے دی **روم مین روس** کی مداخلت کی اصلی وجہ یہ ہے کہ وہ پروٹسٹنٹ عیسائیون کے ساتھ ترکون کے اچھا برتاؤ رکھنے سے آتش حسد سے جلتا ہے۔ مین اپنے ملک اور قوم کو آگاہ کرتا ہون کہ عثمانی حکومت کی جگہ روسی حکومت قایم کرنیسے مذہبی آزادی کو خاک فائدہ نہوگا۔ اور نقصان کا پورا پورا احتمال رہیگا۔"

مین نے موجودہ فرمانروا سلطان عبدالحمید کی اُن مراحم خسروانہ اور الطاف شاہانہ کا جو وہ عیسائی رعایا کے حال پر مبذول رکھتے ہین اور اُنکے غربا کی دستگیری اور معابد و مدارس کی تیاری اور درستی پر ہر وقت جیب خاص سے خرچ فرماتے رہتے ہین۔ اسواسطے ذکر نہین کیا شاید حسن ظن رکھنے والے کہہ اُٹھین کہ ایسا برتاؤ دلی ہمدردی اور رعایا پروری کے خیال سے نہین ہے بلکہ صرف یورپ کو خوش رکھنے کے لئے محض نمائش کی خاطر سب کچھ کیا جارہا ہے۔ اسکا جواب مین یہی دیسکتا ہون ؎

چشم بداندیش کہ برکندہ باد ✦ عیب نماید ہنرش درنظر

کاش کہ مخالفین سلطنت عثمانیہ یا تو وہان جاکر بچشم خود اصل کیفیت معائنہ کرین۔ یا انہین لوگون کی تحریرات سے مستفید ہون جنکو وہان جانیکا موقع ملا ہے اور جنہون نے چشم دید حالات بیان کئے ہین۔

ایک یوروپین سیاح قسطنطنیہ کے حالات لکھتے ہوئے بیان کرتا ہے کہ یہان کُتے بہت ہین۔ مگر انکا وجود عموماً اسلامی محلون مین زیادہ پایا جاتا ہے کیونکہ سوائے مسلمانون کے دروازون کے اور کہین سے انکو ٹکڑا نصیب نہین ہوتا۔ وہ دن کے وقت اکثر گلیون مین پڑے رہتے ہین اور اگر کسی عیسائی کا ادہر سے گذر ہو تو وہ فوراً ایک طرف کو ہو کر بھونکنا شروع کردیتے ہین۔ کیونکہ تجربہ یا عقل حیوانی نے انکو بتا رکھا ہے کہ اس ذات اقدس سے بجز بوٹ کی ٹھوکر یا چھڑی کی ضرب کے اور کوئی توقع نہین۔ لیکن اگر کوئی ترک گذرے تو اُسکی طرف شکر گذاری کی پیار بھری نگاہ سے دیکھتے ہین۔

اب بتائیے کہ جس قوم کے ہر ایک فرد کا ایک بیزبان چوپایہ سے جو اُنکے مذہب کی رو سے نجس بھی گنا گیا ہے ایسا اچھا سلوک ہو۔ وہ ایک انسانی بھائی سے اور ایسے بھائی سے جسکی خاطر داری

اور تواضع کرینگی اُسکے مذہب نے تائید کی ہو کسطرح بُرا برتاؤ روا رکھ سکتا ہے اور پھر اُس قوم کا اور بھی کوئی شخص نہین - بلکہ اسکا سرتاج - مقتدا - تمام دُنیا کے مسلمانون کا پیشوا جو صفات انسانی کا مجموعہ اور جسکا بحیثیت منصب اپنے مقتدائے عالیمقام سردار انام کے جمیع احکام پاک کی پوری پابندی کرنا فرض ہے - (عیسائیون کے بارے مین جو اُس رحمتہ للعالمین کا حکم ہے وہ مین اوپر لکھہ ہی آیا ہون) اُسکی نسبت جبر و زبردستی کا خیال حاشا و کلا ع این خیال ست و محال ست و جنون -

پس لازمی طور پر دو ہی نتیجے نکلتے ہین کہ یا تو شکایات محض بہتان اور افترا ہوا کرتی ہین یا عیسائی رعایا کا کیرکٹر ہی ایسا خبیث واقع ہوا ہے اور اُسکے افعال ہی ایسے ناسزا ہین کہ ترکی حکام کو قانون اور انصاف سے مجبور ہو کر اُنکا تدارک کرنا پڑتا ہے - جب سزا ملتی ہے وہ چلانا شروع کر دیتے ہین اور اُنکے اور بھائی حمایتی بنکر گیدڑ بھبکیان دیتے ہین -

عیسوی انسانیت اور تہذیب کے اگر نمونے دیکھنے ہون تو آسٹریلیا کے پٹھان اور دیگر اجنبی قلیون اور تاجرون کی عیسائی مذہب کے ہاتھ جو گت بنتی ہے - یا ہندوستان ہی مین گورہ شکاریون اور سپاہیونکی بدولت دیسی شکاریون و قلیونکی اور ریلوی سٹیشنون اور ٹرینون مین معزز یورپین افسرون کے ہاتھون اور بوٹون کی ضربات سے معزز دیسی شرفا کی جو مٹی خراب ہوتی ہے اُسکے حالات آئے دن اخبارون مین پڑھ لیا کرو - اِن سے عیسوی معدلت پروری کی کیفیت اچھی طرح واضح ہو جائیگی - لورپول کی نو مسلم انگریزی جماعت اس عیسوی انسانیت اور تہذیب کی پچھلے چند سال سے برابر مدح سرائی کر رہی ہے امریکہ و افریقہ کے سرخ اندام و سیاہ فام دیسی باشندے اسی عیسوی انسانیت کی قربان گاہ پر ہر روز اپنی جانون کی قربانی چڑھا رہے ہین - اور مڈغاسکر اور چترال کی زبان اسی انسانیت کی مدح و ثنا مین لال ہو رہی ہے - خود عیسائی برادرون کے ساتھ اُنکے دیگر ہم مذہب بھائیون کے سلوک کی جنگ - جرمنی و فرانس واٹرلو کی لڑائی اور - پولینڈ کی بیکسی ادنی مثالین ہین - ہنگری کا عاشق زار کاسِتھ اور پولینڈ کے محب وطن امرا اپنے ہم مذہب عیسائی حکمرانون کی مہربانی سے کیا اپنے وطن مین رہنے دیئے گئے ؟ سائبیریا کے برف پوش قلعے کیا کسی مسلمان ظالم کی طفیل شب و روز نالہ و بکا کرنے والے حرمان نصیب قیدیون سے بھرے ہوئے ہین ؟ دوزخ نما جزیرہ سینٹ ہلینا کے ایک تنگ و تار مقام مین فرانس کا شیر محبوس ہو کر کیا کسی مسلمان شکاری کی بیرحمی سے بلبلاتا ہوا داعی اجل کو لبیک کہہ گیا - برازیل کا حکمران شہنشاہ پیڈرو کیا کسی مسلمان رعایا کی نمک حلالی اور وفاداری کے طفیل پیرس مین آمرا ؟ - اللھم احفظنا من شرور انفسنا و سیآت اعمالنا -

اس طویل بحث کو ختم کر کے مین دوسرے شق یعنے پابندی عہود کیطرف عنان توجہ منعطف کرتا ہون

اور یہ دکھلانا چاہتا ہون کہ کیا اُن صادق القول جو فروش گندم نما ایمانداروں نے خود ہمیشہ اپنے اقرار پر ثابت قدم اور معاہدون کے پابند رہکر اپنے رویہ سے دنیا پر یہ ثابت کر دیا ہے کہ اُنکو واقعی دوسرون سے بھی اپنے قول و اقرار (خواہ وہ قول و اقرار برچھی کی نوک چبھو کر یا گلے مین پھانسی ڈالکر کرائے گئے ہون) پورا کرنے کا حق حاصل ہوگیا ہے یا صرف زبانی داخلہ ہے۔ ہاتھی کے دانتون کی طرح دکھانیکے اَور ہین اور کھانیکے اَور۔ آپ جو چاہا کرتے رہے۔ اور غریب کے گرد ہوگئے۔ اور کیا مسلمانون نے عموماً اور ترکون نے خصوصاً ابتک کوئی ایسی خلاف ورزی معاہدہ کی ہے جسکی بنیاد پر یہ عیسائی شایلاک ایسا شور و شغب مچا رہے ہین لیکن اُنکو آگاہ رہنا چاہئیے کہ اُس طامع یہودی کیطرح اُنکو بھی دلی خباثت اور کینہ توزی کی وجہ سے انکیشائے ایک دن اصل راس المال سے بھی ہاتھ دہونا پڑجائیگا۔ اور اسوقت سوائے خفت اور پریشانی کے (جو بے اندازہ حرص اور لالچ کا لازمی نتیجہ ہے) اور کچھ حاصل نہوگا۔

پہلے مین عیسائی ایمانداری کی چند مثالین گذارش کرتا ہون۔

۱۲ جولائی ۱۴۴۴ء کو بمقام سزگدن سلطان مراد ثانی اور لاڈس لا بادشاہ ہنگری معہ معاونین شاہان سرویا و والیشیا کے درمیان یہ عہد و پیمان ہوا کہ سلطان سرویا خالی کر دے اور دریائے ڈنیوب کے شمالی ممالک سے کوئی واسطہ نہ رکھے اور دونون فریقون مین دس برس تک صلح قائم رہے عیسائی بادشاہ نے انجیل اور سلطان نے قرآن پر قسم کھائی۔ سلطانی فوجون نے بموجب شرایط سرویا اور والیشیا خالی کر دیئے اور سلطان ممالک محروسہ واقع ایشیا کے انتظام مین مصروف ہوگیا مگر عہد نامہ پر دستخط ہونیکے ایک ہی مہینے بعد قسطنطنیہ کے یونانی بادشاہ اور پوپ (اسقف اعظم) نے شاہ ہنگری کو اکسایا کہ کافرون کے ساتھ قول و اقرار پر قایم رہنا کچھ ضرور نہین۔ اسوقت ترکون کی طاقت کمزور ہے۔ اور سلطان ایشیا گیا ہوا ہے ایسا موقع ہاتھ سے نہ دینا چاہئیے۔ بلکہ سب ملکر ترکون کو یورپ سے نکال دین۔ لاٹ پادری جولین نے بحیثیت اپنے مذہبی عہدہ کے پوپ کیطرف سے شاہ ہنگری کو معاہدہ شکنی کی اجازت دیدی اور وہ بادشاہ معہ اپنے دیگر معاونین کے سلطانی صوبون پر یکایک حملہ آور ہوکر ہزارون بے خبر ترکون کو قتل کرتا ہوا نومبر ۱۴۴۴ء مین وارنا آپہنچا۔ ادہر سلطان مراد بھی یہ خبر سنتے ہی ڈبل کوچ کرتا ہوا اُسی مقام پر عیسائیون کے مقابل ہوا جہان ۱۰ نومبر ۱۴۴۴ء کو اپنی بے ایمانی کی سزا مین شاہ ہنگری پادری جولین اور دیگر بادشاہ جہنم واصل ہوئے اور اُن کی ساری فوج ترکون کی شمشیر آبدار کا طعمہ ہوگئی۔ کیا عیسائی پادریون اور مذہبی پیشواؤن کا یہی ایمان ہے؟۔

انگریزی ایمانداری کا اسی سلوک سے جو نپولین اعظم کے ساتھ کیا گیا بہت اچھی طرح پتا ملتا ہے

یہ نامور شہنشاہ اور اولوالعزم فاتح واٹرلو پر شکست کھانے کے بعد فرانس کا تاج و تخت اپنے بیٹے اور قوم کے وکلاء کو سپرد کرکے خود بادشاہی سے کنارہ کش ہوگیا۔ اور ایک پرائیویٹ شخص بن گیا۔ بوجوہ چند در چند اُسنے فرانس مین رہنا مناسب نہ جان کر انگلستان مین باقی عمر بسر کرنے کا ارادہ کیا۔ چنانچہ ۱۳ جولائی ۱۸۱۵ء کو اُس نے ولی عہد انگلستان کو جو کچھ عرصہ سے اپنے پیر فرتوت باپ کی جگہ حکومت کر رہا تھا لکھا کہ "میری حکومت کا خاتمہ ہوچکا ہے اور اب مین قوانین انگلستان کے زیر حکومت آکر انگریزی قوم مین باقیماندہ زندگی بسر کرتا ہون"۔ اِسکے جواب مین اُسکو انگریزی جہاز بلورفن کے کپتان کی معرفت اطلاع دیگئی کہ انگلستان مین اُسکو آکر آباد ہونے سے کوئی چیز مانع نہین ہے۔ اور اگر وہ چاہے تو مع متعلقین اسی جہاز پر سوار ہوکر انگلستان آسکتا ہے۔ نپولین نے اس تواضع کا شکریہ ادا کیا۔ اور ہر طرح کی دغابازی سے مطمئن ہوکر متعلقین سمیت اِس جہاز پر سوار ہوگیا۔ (کیونکہ اب وہ ایک پرائیویٹ شخص تھا اور کوئی سلطنت جسکے ساتھ وہ ایام حکومت مین بر سر جنگ رہا ہو۔ اُسکو شرعًا یا قانونًا گرفتار نہین کرسکتی تھی) لیکن کس لئے؟ انگلستان جانے کیلئے نہین بلکہ پا بزنجیر ہوکر ہزارون کوس کے فاصلہ پر جزیرہ سینٹ ہلینا مین ایک دغاباز اور مکار دشمن کی قید مین رہنے کے واسطے! افسوس کیا مسٹر گلیڈسٹون اور ڈیوک صاحب وغیرہ اسی ایمانداری پر اسقدر نازان ہین؟ جو خط ۱۴ اگست ۱۸۱۵ء کو نپولین نے جہاز پر سے اور دیگر خطوط بعد ازان اپنی تکالیف اور مصائب کے بیان مین جزیرہ سینٹ ہلینا سے لکھے ہین اُن کو پڑھکر سخت رنج ہوتا ہے۔ وہ پھر کسی وقت بالتفصیل ہدیہ ناظرین کئے جائینگے۔

اسی جنگ واٹرلو کے بعد یورپ کے انتظام درست کرنے کے لئے (جو نپولین کی فتوحات سے ابتری مین پڑا ہوا تھا) ۱۸۱۵ء مین دول یورپ نے بمقام وائینا ایک کانگرس منعقد کی۔ علاوہ دیگر انتظامات کے پولینڈ جسکا بہت سا حصہ پہلے دو مرتبہ روس۔ آسٹریا۔ اور پرشیا باہم تقسیم کرکے لے چکے تھے اِسکے بارہ مین یہہ انتظام کیا گیا کہ صوبہ کراکو ایک جمہوری ریاست بنا دیا جائے۔ اور باقیماندہ حصہ پر ایک خود مختار بادشاہی روس کے زیر نگرانی قائم کیجائے۔ لیکن بیس برس کے اندر ہی روس نے ۱۸۳۰ و ۱۸۳۱ء مین چڑھائی کرکے اس خود مختار بادشاہی کو توڑ پھوڑ ڈالا اور ۱۸۳۲ء مین اسکو حسب ضابطہ اپنی سلطنت مین شامل کرلیا۔ کسی دوسری سلطنت نے چون تک نہ کی اور نہ ۱۸۱۵ء والے عہدنامے پر عمل کئے جانے کے لئے زور دیا۔ بلکہ جسوقت فرانس کی گورنمنٹ نے گورنمنٹ انگلشیہ کو اشارہ کیا کہ زار نکلس کو عہدنامہ وائنا کی شرائط پر چلنے کے واسطے کہا جاوے تو جواب ملا کہ روس ہمارا سچا دوست ہے عہدنامون کی تعمیل کرانے کی غرض سے ہم اسکے معاملات مین دخل دینا نہین چاہتے۔ اسیطرح

۱۸۴۶ء میں کراکو کی جمہوری ریاست جسے کل یورپ نے عہدنامہ وائینا کی رو سے قایم کیا تھا۔ روس اور پرشیا کی سازش سے آسٹریا ہضم کر بیٹھا۔ اس واقع کا مورخ لکھتا ہے کہ اس دفعہ انگلستان۔ سویڈن فرانس اور روم نے اس الحاق پر اعتراض کیا۔ مگر مسلح بادشاہوں کا جتھا ایسے اعتراضات کو جنکی تائید میں کوئی سنگین نہ تیار ہون کچھ خیال نہیں کرتا۔ تینون تقدس مآب سلاطین نے جہانتک کہ پولینڈ کا تعلق تھا عہدنامہ وائینا کے بچے کھچے حصہ کے پرخچے اڑا دیئے اور کل یورپ کے منہ پر خاک ڈالدی۔ یورپ نے اس بے غیرتی اور بزدلی کو جیسا کہ اسکا عام قاعدہ ہے گوارا کر لیا۔ ۱۸۶۳ و ۱۸۶۴ء میں پولینڈ نے اپنے کندھے سے ظالمون کا جوا اتارنے کی آخری کوشش کی لیکن اس عارضی اور مختصر سعی کا جنگی ظلم کے مضبوط بازو سے اس وحشیانہ طریق و خونخواری سے خاتمہ کیا گیا کہ ساری دنیا لرز گئی۔ پچاس ہزار پول قتل اور ایک لاکھ سائبیریا کو جلاوطن کئے گئے۔ زار نے بڑی سختی سے بدلہ لیا اور نہایت سخت قوانین جاری کئے گئے اسی اثنا میں جب یورپ کی گورنمنٹون نے زار الگزنڈر ثانی کو قوم پول پر ایسا ظلم کرنے سے منع کیا تو اس نے صاف جواب دیا کہ دول اجنبیہ کو میری اور میری باغی رعایا کے درمیان دخل دینے کی ہرگز اجازت نہیں ہے کیون نہوا اسوقت وہ عدم دخل دہی کے مسئلہ کا معتقد تھا۔ اسکے متضاد عقیدہ کا پابند تو وہ ہرزیگووینا کی بغاوت کے وقت سے ہوا ہے۔"

نپولین اعظم کے روس پر حملہ کرنے سے کچھ عرصہ پہلے یعنی ۱۸۰۹ء میں روس اور روم کے درمیان صوبہ جات والیشیا۔ مالڈیویا اور بلغاریا میں جنگ ہوتی رہی۔ اور آخرکار روسی افواج کو بہت سی متواتر فتوحات حاصل ہونے اور دیگر وجوہ کی بناء پر سلطان نے ملک کا کچھ حصہ دیکر زار سے صلح کر لی۔ اور باوجودیکہ زار کو اسوقت فرانسیسیون کا خوف دامنگیر ہو رہا تھا۔ اور سلطان بھی اس امر سے ناواقف تھا پھر بھی اس صلحنامہ کی شرائط جو بمقام بخارست ۱۸۱۲ء کو دونون سلطنتون کے درمیان ہوا کچھ کم سخت نہ تھین۔ اس جنگ کے ختم ہونے پر روسیون نے بے انتہا خوشی کا اظہار کیا۔ جسپر روس کے سفیر متعینہ لنڈن سے کسی اور ملک کے سفیر نے تعجب کے ساتھ کہا کہ روسی خوش کس بات پر ہو رہے ہین۔ یہ عہدنامہ تو ردی کاغذ سے بڑھکر نہیں۔ اور غالباً ترکون نے صرف روسیون کو دہوکہ دینے کے لئے اسپر دستخط کر دیئے ہین۔ یہ خیال کرنا بالکل ناممکن ہے کہ روسی افواج کے واپس چلے جانے پر پہلا موقع ملتے ہی ترک پھر لڑائی شروع نہ کر دینگے اور اپنا دیا ہوا ملک واپس نہ لے لینگے۔ میرے خیال مین کوئی عیسائی سلطنت ایسا موقع ہاتھ سے نہ جانے دے اور امید نہیں کہ ترک بھی جانے دین۔ روسی سفیر پرنس لیوین نے جواب دیا "تم ترکون سے واقف نہیں۔ اس دستاویز کی سیاہی ہمارے نزدیک ایک لاکھ

سپاہی سے زیادہ قیمت رکھتی ہے" مورخ لکھتا ہے کہ کیسا ٹھیک تیقن و اعتماد ہے - جو خود روس تک در اصل
عثمانیون کے اقرار پر رکھتا ہے بیشک ترکون نے عہدنامون کی ہمیشہ پوری تعمیل کی ہے - اگرچہ اُنکی تباہی
کا بہت سا حصہ اُنکے مخالفین کا اُنکے ساتھ باقاعدہ طور پر بے ایمانی اور دغابازی کرتے چلے آنیکا نتیجہ ہے"

ترکی ایمانداری اور پابندی عہود (یا گلیڈسٹون ڈکشنری کے مطابق بے ایمانی اور عہد شکنی)
کی ایک بہت بڑی نظیر ۲۰ - اگست ۱۸۲۹ء والے عہدنامہ ایڈریانوپل سے ملتی ہے - اسکی مختصر کیفیت اسطرح
پر ہے سنہ ۱۸۲۱ء مین یونانیون نے ایک خفیہ کمیٹی بناکر اپنے ملک کے آزاد کرانے کی خفیہ تدبیرین کرنی شروع
کین چنانچہ سنہ ۱۸۲۱ء مین اُنہون نے اپنا جتھا مضبوط کرکے ایک شہزادہ کو حاکم بنالیا اور علانیہ بغاوت
کرکے اپنی آزادی کا اعلان کردیا - سلطان نے اُنکی سرکوبی کے لئے فوج روانہ کی - روس - فرانس - اور
انگلستان باغیون کی حمایت پر تھے - یہ ہنگامہ کئی برس جاری رہا - لیکن آخرکار ترکی و مصری افواج
نے بغاوت کو فرو کردیا جسپر تینون سلطنتون نے ۶ جولائی ۱۸۲۷ء کو آپسمین قول و اقرار کرکے سلطان
سے تحکمانہ یہ درخواست کی کہ اس صوبہ کو لوکل سیلف گورمنٹ عطا کیجاوے اور سلطان کو سوائے مقررہ
خراج کے اندرونی انتظام سے کوئی تعلق نہ رہے - سلطان نے اُسکو نامنظور کیا اور تینون سلطنتون کے
متفقہ جنگی بیڑہ نے ترکی اور مصری بیڑہ جہازات پر جو نوارینو کے پاس لنگر انداز تھا - بغیر کسی طرح کا اعلان
جنگ کرنیکے چپکے سے حملہ کردیا اور اُنکو بالکل تباہ کر ڈالا - اسپر بھی سلطان نے جسکی طاقت خشکی پر کافی
مضبوط تھی - اُنکی درخواست کو منظور نہ کیا - اور روس نے سنہ ۱۸۲۸ء مین ڈینیوب سے اُترکر روم پر چڑھائی
کردی لیکن ہزیمت کھاکر رومانیا کو واپس ہٹ گیا - اور ایام سرما گذار کر سنہ ۱۸۲۹ء کو پھر ایک لاکھ تازہ
فوج بسرکردگی مارشل ڈی اب سک ڈینیوب سے پار اُتار دی - یہہ جرنیل ترکی افواج سے بچتا ہوا چند
مقابلون کے بعد کوہ بلقان کو اب سب سے پہلی مرتبہ عبور کرکے ایڈریانوپل پہنچ گیا جس سے قسطنطنیہ مین تہلکا
مچ گیا اور اگرچہ جرنیل مذکور کے پاس ایک لاکھ فوج مین سے صرف بتیس ہزار رہگئی تھی اور باقی بیماری
اور جنگ کی نذر ہو چکی تھی - اور ان بتیس ہزار مین سے بھی یومیہ سینکڑون سپاہی وبا سے مر رہے تھے
لیکن اُسنے ظاہری آن بان اور استقلال کو بخوبی قائم رکھا - قسطنطنیہ مین یہی معلوم ہوتا رہا کہ اُسکے
پاس کم از کم ساٹھ ہزار زبردست فوج موجود ہے - سلطان پر چوطرفہ صلح کرنے کی بوچھارین پڑنے لگین اور
گو اُسنے بہت کچھ پہلو تہی کی لیکن آخرکار اُسے مارشل کے پاس سفیر بھیجکر صلح کرنے کے واسطے مجبور کردیا
گیا اور روم کے حق مین بہت مضر شرائط پر تاریخ مندرجہ بالا کو صلح ہوگئی - لیکن ساتھ ہی یہ بھی معلوم
ہوگیا کہ مارشل صاحب کے پاس اسوقت صرف پندرہ ہزار فوج رہگئی ہے - سلطانی افواج پچاس ہزار

کے قریب بلقان کے شمال مین اور بیس ہجہیں ہزار قسطنطنیہ کے اردگرد موجود تھین - اور اگر سلطان بے ایمانی کرنی چاہتا تو اُنکے ذریعہ سے فوراً اُن مٹھی بھر روسیون کا ستیاناس کردیتا اور وہ عہدنامہ بھی جو روسی جرنیل کے قبضہ مین تھا واپس لے لیتا - مگر اسکی **اسلامی جہالت - بے ایمانی** اور **عہد شکنی** نے اُسکو ایسا کرنے نہ دیا - بلکہ شرائط کی تعمیل کما حقہ کردی - اور روسی جرنیل کو اپنے ۱۴ ہزار نیم مردہ سپاہی لیکر ملک سے نکل جانے دیا -

اے عیسائیو! کاش کہ تم ایسی جہالت بے ایمانی اور معاہدہ شکنی کا کبھی عشر عشیر ہی دکھا سکنے کے قابل ہوتے -

آگے چلکر ۳۰ مارچ سنہ ۱۸۵۶ع کا عہدنامہ پیرس لیجیے اور دیکھیے کہ عیسائی طاقتون نے اُسکی کیا تعمیل کی ہے - اور ایماندار عیسائی ڈیوک آف آرگائل و مسٹر گلیڈسٹون نے اپنی مختلف تقریرون مین اُسکو کیسا پس پشت پھینکدیا - یا اُس سے کیسے ازپا افتادہ معانی استنباط کئے ہین - سب سے ضروری شرائط (دفعات ۱۲ و ۱۴) اس عہدنامے مین یہ تھین کہ روس بحیرۂ اسود کے کنارے پر کوئی بری یا بحری جنگی مقام نہ رکھیگا اور اس سمندر مین اُسکی بحری فوج اور جہازات ایک خاص تعداد سے کبھی متجاوز نہ ہونگے - جنگ کریمیا زیادہ تر اسی غرض کے حاصل کرنے کے واسطے کیگئی تھی لیکن عہدنامہ مذکور کی وقعت زار نے یہ کی کہ ۳۱ اکتوبر سنہ ۱۸۷۰ء کو روسی وزیر صیغہ خارجیہ نے تمام اپنے سفراء متعینہ دول اجنبیہ کو اطلاع دی کہ اعلیٰ حضرت شہنشاہ روس عہدنامہ پیرس کی وہ دفعات جو بحیرہ اسود مین اُنکے شاہی حقوق محدود کرتی ہین آئندہ کے لیے ہرگز تسلیم نہین کرسکتے - اور نہ وہ اس ضمنی معاہدہ کو جسکی رو سے جہازات کی تعداد معین کیگئی ہے واجب العمل سمجھتے ہین الخ -

دیکھیے! ایماندار روس نے کس دلیری کے ساتھ اُس عہدنامہ کو جسکے پابند رہنے کی خود اُسنے بھی قسم کھائی تھی - اور جسکی ہر ایک دفعہ کی تعمیل کرانیکی کل دستخط کنندہ سلطنتین ذمہ وار بنی تھین معطل کردیا - اور اتنا بھی نہ کیا کہ دوسری سلطنتون سے پہلے استمزاج کرلیتا - بلکہ صاف صاف کہدیا کہ اب ہم پابند نہ رہینگے - اور سلطنتون نے تو کچھ بھی نہ کیا - لیکن لارڈ گرینول وزیر صیغہ خارجیہ انگلستان نے صرف معمولی اعتراض کرکے کنارہ جتا دیا کہ کل دول کی کانفرنس جمع کرکے اُسکی منظوری کرالو (یعنی وہ بھی عہد شکنی سے دریغ نہ کرینگی) - البتہ لارڈ اوڈو رسل نے پرنس بسمارک کو لکھا کہ اگر روس نے اصرار کیا تو انگلستان اکیلا ہی جنگ کرنے پر تیار ہو جائیگا - مگر ایماندار مسٹر گلیڈسٹون نے جو اُسوقت وزیر تھے - پارلیمنٹ مین فرمایا کہ روس ایسی سخت شرائط کا پابند نہین رہ سکتا - اور لارڈ رسل کا بیان حد اعتدال سے متجاوز ہے - مختصر

۱۳ مارچ سنہ ۱۸۷۱ء کو ایک نیا عہدنامہ لنڈن مین لکھا گیا اور عہدنامہ پیرس کی وہ دفعات جو بحیرہ اسود سے متعلق تھین کالعدم کیگئین اسی عہدنامہ کی دفعہ ۷ مین ہر ایک عہدنامہ پر دستخط کرنیوالی سلطنت نے اس بات کا ذمہ لیا تہا کہ وہ سلطنت عثمانیہ کی آزادی اور اسکی مقبوضات کے قایم اور صحیح سالم رہنے کی نگہداشت کریگی اور اس فرمہ داری کو ایمانداری کیساتھ نباہنے کا اقرار کرتی ہے"۔ لیکن پچہلے جنگ نے بتا دیا ہے کہ ہر ایک سلطنت نے اسکے مقبوضات کی کیا اچھی نگہداشت کی۔ ایک نے قبرس لیا تو دوسرے نے بوسنیا۔ ہرزیگوینیا۔ روس نے بعد سرویا اور بالطوم وغیرہ لئے تو یونان کو صوبہ تہسلی دلوایا گیا۔ ہان درست ہے ہر ایک سلطنت نے مملکت عثمانیہ کی آزادی اور اسکی مقبوضات کو خوب صحیح سالم رکھا۔ شرم! شرم!! شرم!!!

پھر دفعہ ۹ مین یون درج ہے "اعلیٰ حضرت سلطان المعظم نے جو اپنی رعایا کی بہبودی و فلاح جوئی مین ہر وقت ساعی رہتے مین) حال ہی مین خود بخود اپنی منشائے شاہانہ سے ایک فرمان جس مین بلالحاظ مذہب یا قومیت کل رعایا کی بہتری چاہنے کے علاوہ عیسائی رعایا کے متعلق بھی انکے فیاضانہ ارادے مندرج ہین۔ صادر فرماکر اسکو تمام معاہدہ کرنیوالی سلطنتون کے پاس ارسال فرمانا تجویز کیا ہے۔ یہ سلطنتین اس مراسلت کی اعلیٰ قدر و منزلت کو تسلیم کرتی ہین لیکن یہہ فیصلشدہ امر ہے کہ اس سے مندرجہ بالا سلطنتونکو فرداً فرداً یا بالاجتماع کسی حالت مین بھی یہ حق حاصل نہین ہوسکتا کہ وہ سلطان المعظم اور رعایا کے تعلقات مین یا انکی سلطنت کے اندرونی انتظام مین مداخلت کرین" گویا اس دفعہ نے اجنبی سلطنتون کو سلطان کے اندرونی معاملات اور اسکی رعایا کے تعلقات مین مداخلت کرنیکی قطعی رکاوٹ کردی لیکن یورپ کے ایماندار عیسائی دول نے جو پابندی اپنے اس حلفی عہد و پیمان کی کی وہ مندرجہ ذیل واقعات سے معلوم ہوجایگی۔

سنہ ۱۸۶۰ء مین کوہ لبنان پر مسلمان قوم ڈروس اور عیسائی قوم میرونایٹ مین باہم فساد ہوگیا۔ اور اسیطرح دمشق کے عیسائیون نے انہین ایام مین تکرار شروع کی اور وہان کے مسلمانون نے بھی جواب ترکی بہ ترکی دیا۔ ان دونون فسادون کا رفع دفع سلطانی حکومت پر چھوڑنے کی بجائے معاہدونکی پابند دول عظام نے آپس کے مشورہ سے دس ہزار فرانسیس فوج ملک شام کو روانہ کردی۔ لیکن اسکے وہان پہنچنے سے پہلے ہی فواد پاشا کامل طور رفع فساد کرچکا تھا۔ یہ فوج ممالک سلطانی مین کچھ عرصہ گذرا کر واپس چلی آئی۔ بینک عدم مداخلت اسی کو کہتے ہین۔ اس واقعہ سے چہہ سال بعد یعنی سنہ ۱۸۶۷ء مین فرانس اور انگلستان نے سرویا والونکی درخواست پر سلطان کو مجبور کیا کہ وہ سرویا کے دارالخلافہ بلگریڈ اور وہان کے تمام باقی قلعجات سے اپنی وہ فوج جو بروئے عہدنامہ پیرس انمین متعین تھی واپس ہٹالے۔ چنانچہ سلطان کو اسیطرح کرنا پڑا۔ اور سرویا ایک طرح سے پورا آزاد ہوگیا۔ پھر اسکے بعد کریٹ کی عیسائی رعایا نے بغاوت کی تو عیسائی سلطنت یونان باغیون کو مجاہدین اسلحہ اور جہازات مدد دیتی رہی اور ایماندار یورپ چپکا بیٹھا یہ تماشا دیکھتا رہا۔ اور اسکو منع نہ کیا لیکن جب سنہ ۱۸۶۹ء مین ترکی افواج نے باغیون کو مغلوب کرلیا تو یہ شیر بیچ مین آکودا اور الٹی سلطان المعظم سے باغیونکو بہت سی رعایتین دلوادین۔ بعد ازین سنہ ۱۸۷۵ء مین جب ہرزیگوینیا اور بلگیریا کی عیسائی رعایا نے ایماندار ہمسایہ سلطنتون کے اغوا سے بغاوت

کرکے مسلمان رعایا کو قتل کرنا شروع کیا۔ اور ترکی فوج غیر آئینی نے اُن نمک حراموں کو قرار واقعی سزا دی تو سارا یوروپ
چلا اٹھا کہ ترکوں نے عیسائیوں کو نیست و نابود کر دیا۔ اُسوقت ولایت کو مسٹر گلیڈسٹون انکے رفقاء اور دیگر
متعصبین و معاندین سلطنت عثمانیہ تھے جو کچھ اپنی مبالغہ آمیز مغالطہ انگیز تقریروں و تحریروں کے ذریعہ سے کل عیسائیوں
کو روکے بر خلاف جہاد پر آمادہ کرانے کی کوششیں کیں انکا ذکر آگے کرینگا۔ سردست یہ جتلانا مطلوب ہے کہ صادق الوعد
دول مسیحی نے سلطنت عثمانیہ کے اندرونی معاملات و انتظامات میں دخل نہ دینے کے وعدہ کو کیسا نباہا ۵

شعبدے سے مکائد سے دغا سے
خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے

۱۷ دسمبر ۱۸۷۶ء کو دول عظام کے سفراء نے قسطنطنیہ میں اکٹھے ہو کر بغرض منظوری باب عالی تجاویز ذیل کے پیش کرنے کا آپس میں معاہدہ کیا۔ بلگیریا معہ اُس حصہ رومیلیا کے جہاں پھیلا فساد ہوا ہے دو صوبوں پر تقسیم کیا جاوے جنکے گورنر جنرل عیسائی ہوں۔ خواہ سلطانی رعایا میں سے ہوں یا اجنبی۔ انکا تقرر بمنظوری دول عظام ہو۔ ان صوبوں کا مقامی انتظام اُس طریق پر ہو جو کونٹ اینڈریسی کے مراسلہ میں مندرج ہے۔ ان صوبوں میں ترکی غیر آئینی فوج کبھی داخل نہو۔ فوج نظام بھی صرف قلعوں یا بڑے بڑے شہروں میں رہے۔ ایک عیسائی قومی فوج بھرتی کیجاوے جسکیلئے افسر گورنر جنرل مقرر کریں۔ گذشتہ ماہ مئی کے مظالم میں حصہ لینے والوں کو سزا دیجاوے۔ بوسنیا اور ہرزیگونیا کا بھی اسیطرح انتظام کیا جاوے۔ ان اصلاحات کی ترویج اور نگرانی کیلئے دول یوروپ کی ایک کمیشن ایک سال تک قائم رہے۔ اور اُسکی امداد کیلئے ایک اجنبی سلطنت کی جنگی فوج موقع پر موجود رہے۔ اور آخر میں سب نے اقرار کیا کہ اگر باب عالی نے ان تجاویز کو منظور نہ کیا تو سب یک قلم قسطنطنیہ سے چلے جائیں۔ چنانچہ ۲۰ جنوری ۱۸۷۷ء کو ترکی گورنمنٹ نے اکثر شرائط کے ماننے سے انکار کیا۔ جسپر سفرائے دول متمدنہ چلے گئے۔ اور تھوڑے عرصہ بعد روس نے اعلان جنگ کر دیا۔ دیکھو تو کیسی پوری پوری عدم مداخلت رہی ہے!۔

علاوہ اُس مندرجہ بالا عہدنامہ پیرس کے جسکے معاہد فریق روس۔ انگلستان۔ آسٹریا۔ پرشیا۔ فرانس۔ اٹلی اور روم تھے۔ ایک اور عہدنامہ اس سے ڈیڑھ ماہ بعد یعنی ۱۵ اپریل ۱۸۵۶ء کو انگلستان۔ فرانس۔ اور آسٹریا کے مابین ہوا تھا جو ذیل میں درج ہے:۔

"عثمانیہ سلطنت کی آزادی اور اُسکے مقبوضات صحیح و سالم رکھنے کی ذمہ داری"۔

دفعہ اول۔ یہ معاہدہ کرنیوالی سلطنتیں مشترکاً و منفرداً مقبوضات سلطنت عثمانیہ کی سلامتی اور آزادی کی جو ۳۰ مارچ ۱۸۵۶ء کے عہدنامہ پیرس میں درج ہے۔ ذمہ داری کرتی ہیں۔

"۳۰ مارچ ۱۸۵۶ء کے عہدنامہ کی اگر کوئی خلاف ورزی ہو۔ تو جنگ کا موجب متصور ہوگی"۔

دفعہ دوم۔ مذکورہ بالا عہدنامہ کی شرائط کی ہر ایک خلاف ورزی موجودہ عہدنامہ پر دستخط کرنے والی

۵ یہ کونٹ آسٹریا کا وزیر اعظم تھا۔ اس واقعہ کے متعلق مفصل حالات بست سالہ عہد حکومت اور تاریخ خاندان عثمانیہ میں درج ہیں۔

سلطنتون کے نزدیک جنگ کا موجب متصور ہوگی۔ (ہو سکتی ہے۔ نہین۔ مولف)۔ اسصورت مین وہ باب عالی سے ان بندوبستون کا جو ہو تا کرینگی۔ (کر سکتی ہین۔ نہین۔ مولف) جنکا عملدرآمد لازمی ہوگیا ہوگا۔ اور پھر آپس مین بری و بحری افواج کے کام مین لانیکی سرانجام دہی کا فیصلہ کرینگی"۔ باقی دفعات اس عہدنامہ کی درج کرنا ضروری نہین۔ ہمارا مطلب انہین دونون سے ہے۔ ناظرین کو یاد رہے کہ ۱۸۷۱ء مین روس نے بحیرہ اسود کے متعلق عہدنامہ پیرس کی شرائط کو علانیہ بالائے طاق رکھدیا۔ اور ان تینون سلطنتون نے فوجکشی تو بالائے طاق رہی چون تک نہ کی۔ پھر ۱۸۷۷ء مین روس نے جنگ غاصبانہ کرکے روم کی آزادی اور ملک کو ازسرتاپا برباد کردیا۔ مگران بہادرون کی ذمہ داری کوہ قاف مین چھپی رہی بلکہ وہ اُلٹا اُس غریب سلطنت کے حصہ بخرہ کرنے مین شامل ہوگئے اور بجائے دوسرون سے بچانے کے خود ہی اُسکے بہت سے مقبوضات لے لئے۔ کیا یہی عیسوی پائداری اور پابندئی عہود ہے اور کیا اسی پر یادریون کو اتنا بڑا ناز ہے؟ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

جنوری ۱۸۷۳ء کو روس نے بڑے زور وشور سے ظاہر کیا تھا کہ ہم خیوا کو ہرگز ملحق کرنا نہین چاہتے۔ لیکن اسی سال کی ۲۴۔ اگست کو زار روس نے خیوا کا ملک اپنے مقبوضات مین ملا لیا۔ اور اسی پر بس نہین کیا بلکہ سیطرحکی سینکڑون وعدہ خلافیان کرکے آج اُس نے اپنی حدود ایک طرف چترال اور دوسری جانب ہرات تک بڑھا لین۔ انگریز پنجاب مین نابالغ دلیپ سنگھ کے ولی بنکر آئے تھے اور دو سال ہی مین اصل مالک جلاوطن اور ولی والی بن گئے۔ ۲ نومبر ۱۸۷۶ء کو زار روس نے لارڈ آگسٹس لوفٹس انگریزی سفیر متعینہ دربار سینٹ پیٹرسبرگ سے بمقام لوڈیا قسم کھاکر کہا کہ ہمارا ارادہ قسطنطنیہ لینے کا ہرگز نہین ہے۔ اور اگر بمقتضائے ضرورت ہم کو بلگیریا کے کسی حصہ پر قبضہ کرنا پڑا تو وہ صرف عارضی طور پر ہوگا۔ اور عیسائی رعایا کو امن وامان دلا چکنے پر اُٹھا لیا جاویگا۔ یہ گمان بالکل لغو ہے کہ ہم ہندوستان فتح کرنا چاہتے ہین۔ اور نہ ہمارا ارادہ سرویا اور رومانیا کو خودمختار بادشاہیان بنانے کا ہے۔ الخ۔

لیکن خاص قسطنطنیہ مین اُسکی افواج کے داخلہ کو صرف انگریزی بیڑہ جہازات کے خوف نے روکے رکھا۔ بلگیریا کے علاقہ دوبرڈشا کو ہمیشہ کے لئے اپنے قبضہ تصرف مین کرکے اُسکا تبادلہ رومانیا کے صوبہ بصربیا سے کرلیا۔ علاوہ اس بات کے اختتام جنگ کے بعد بھی قریبًا دو برس تک روس کی فوج اُس صوبہ مین رہی۔ ہندوستان کیطرف اُسکی روزانہ پیشقدمی سے اُسکے بیان کی علانیہ تکذیب ہو ہی ہے۔ اور جنگ کے خاتمہ پر اُسکی پہلی شرط یہ تھی کہ سرویا اور رومانیا مطلقًا خودمختار بادشاہیان بنائی جائین۔ اور ایسا ہی ہوا۔

اب ۱۸۷۸ء کا عہدنامہ برلن لیجئے۔ باطوم روس کو صرف اس شرط پر ملا تھا کہ وہ آزاد تجارتی بندرگاہ رکہا جاوے اور خود زار نے ملفوظاً اقرار کیا تہا۔ کہ اس سے انحراف نہ ہوگا۔ لیکن آج وہ ایک بہت بڑا مضبوط قلعبند جنگی مقام ہے جسکی مورچہ بندی اور جنگی تعمیرات عہدنامہ کے دوسرے تیسرے برس ہی سے زار نے شروع کردی تہین۔ اس امر کی پیشینگوئی انہی ڈیوک آف ارگائل صاحب نے ۱۹ مئی ۱۸۷۹ء کو لارڈ بیکنسفیلڈ کی پالیسی پر معترض ہوتے وقت کردی تھی کہ روس اس بندر کو ضرور قلعبند کرلیگا۔ گویا روس کی ایمانداری سے وہ بخوبی واقف تہا۔ لیکن اس بیان سے اُسکی مراد روس پر حملہ یا ترکون کی ہمدردی کرنیسے نہ تہی۔ بلکہ محض اپنے مخالف فریق (کنسرویٹو) کی کاروائی پر نکتہ چینی کرنی مقصود تھی۔

اسیطرح اُسی عہدنامہ کی دفعات ۹-۳۳-۴۵ کے بموجب بلگیریا کو بعوض آزادی اور رومانیا۔ سرویا۔ اور مانٹی نیگرو کو بعوض اُن زائد قطعات اراضی کے جو اُنکو اب اُور دلائے گئے تھے سلطنت عثمانیہ کے قومی قرضہ کا ایک حصہ ادا کرنیکے لئے پابند کیا گیا تھا۔ لیکن باوجود سترہ برس گذرجانیکے اب تک اُن سے ایک حبہ بہی سلطانی خزانے مین داخل نہین ہوا۔ بلگیریا کو نیم مختار ریاست بنانے کے ساتھ ہی یہہ بھی شرط کردی گئی تہی کہ تمام قلعے دو برس کے اندر منہدم کردیئے جاوین لیکن ابتک وہ ویسے ہی قائم ہین۔ قصہ مختصر اس عہدنامہ کی اُن تمام شرائط کی جو سلطان کے ذمہ تھین۔ بڑے تشدد سے تعمیل کرائی گئی۔ نہین کرائی نہین گئی بلکہ اُسنے خود بطیب خاطر کی۔ لیکن جو شرائط سلطان کے مفید تہین وہ آجتک کس مپرسی کیحالت مین پڑی ہوئی ہین۔ انکو ترکی گورنمنٹ کئی دفعہ یوروپ کے سامنے پیش کرچکی ہے۔ مگر صدائے برنخاست کا ہی معاملہ رہا۔ تاوان جنگ کی بابت اس عہدنامہ مین یہ لکہا گیا تہا کہ جبوقت قبل جنگ کے تمام قرضے ادا ہوجاوین اُسوقت روس اُسکا مطالبہ کرسکیگا۔ اسیلئے برلن کانفرنس نے اُسکی تعداد بھی کوئی معین نہکی تہی لیکن روس نے اُسکی کوئی پابندی نہین کی بلکہ ۱۸۷۹ء مین تاوان جنگ کی تعداد اٹہی کروڑ پچاس لاکھ فرینک یعنی تین کروڑ کئیس لاکھ پونڈ اور اپنی رعایا کے نقصانات کا ہرجہ دو کروڑ تاسٹھ لاکھ پچاس ہزار فرانک یا دس لاکھ ستر ہزار پونڈ مقرر کرکے ہرجانہ تو چند سال مین وصول کرلیا اور تاوان جنگ سالانہ اقساط سے لے رہا ہے جسکی رقم کسیقدر ادا ہوگئی ہے۔ یہ سب کارروائی یوروپ کی انکھون کے سامنے ہوئی۔ اور کسی کو یہ کہنے کی جرات نہ پڑی کہ روس عہدنامہ کی حدود سے کیون تجاوز کررہا ہے۔

لارڈ سالسبری نے جزیرہ قبرس کے قبضہ کے متعلق فرانسیسی گورنمنٹ کو خوش کرنے کیلئے

۷ جولائی ۱۸۷۸ء کو ایک سرکاری مراسلہ بھیجکر اسطرح سے تسلی کی گئی اگرچہ کسی طرفون سے انگریزی گورنمنٹ پر دباؤ ڈالا گیا ہے کہ وہ مصر یا کم از کم سواحل نہر سویز پر قبضہ کر لیوے۔ مگر ہم نے فرانس کو خوش رکھنے کے واسطے اس امر کیطرف کبھی توجہ نہین کی۔ قبرس پر قبضہ کرنا کئی وجوہ سے ضروری ہوگیا تھا۔ (یہان اُنہی وہ ضرر تین درج کین) لیکن فرانس کو مطمئن رہنا چاہئے کہ مصر کے معاملات مین کبھی اسکے خلاف منشار دست اندازی نہ کیجاویگی" مگر کل دُنیا دیکھہ رہی ہے کہ آج مصر پر کون قابض ہے اور فرانس کیا کچھ واویلا کر رہا ہے؟-

اِس نامکمل بیان سے ناظرین کو اس بات کا کچھ نہ کچھ تو خیال ہوگیا ہوگا کہ "مُدعیان راست گو" بذات خود کہانتک عہود کے پابند رہے ہین اور اُنہین ایمانداری کا مادہ کہانتک موجود ہے؟ لیکن مطلب کی بات کیطرف آنے سے پہلے مین یہ بتا دینا چاہتا ہون کہ عہدنامہ برلن مین کوئی ایسی (خاص) دفعہ موجود نہین ہے جو دول اجنبیہ کو یہ استحقاق بخشتی ہو کہ وہ سلطان کو اس عہدنامہ کی تعمیل کرنے پر مجبور کرسکین۔ چنانچہ جب برلن کانگرس نے ۱۱ جولائی کو اٹھارہوین دفعہ اجلاس کیا تو پرنس گارچکاف (وکیل زار) نے یہ عبارت عہدنامہ مین درج ہونے کے لئے پیش کی کہ "چونکہ یورپ نے عہدنامہ برلن کی تمام شرائط و دفعات کو اپنی بڑی پختہ اور مضبوط منظوری عطا کردی ہے۔ ذی جاہ معاہد فریق اس موجودہ ایکٹ کی تمام دفعات کو ایسی شرائط کا مجموعہ سمجھتے ہین کہ جنکی تعمیل اور نگرانی کرنیکا وہ ذمہ اُٹھاتے ہین۔ اور ساتھ ہی تاکید کرتے ہین کہ وہ شرائط اُنکے ارادون اور منشار کے عین مطابق عمل مین لائی جائین۔ وہ بشرط ضرورت ایسا نتیجہ حاصل کرنے کے لئے جسے یورپ کا عام مفاد یا دول عظام کا رعب و وقار مجہل اور بے تاثیر چھوڑنے کی اجازت نہ دیتا ہو ضروری وسائل کام مین لانے کیلئے آپس مین سمجھوتا کرنیکا حق محفوظ رکھتے ہین" وکیل آسٹریا نے اسکی کسیقدر ترمیم کی لیکن باقی کل دولتون کے وکلاء نے کہا کہ صرف عہدنامہ پر دستخط ہونے کی ضمانت کافی ہے اور اگر یہ دفعہ عہدنامہ مین بڑھائی گئی تو معاملات ترکی مین ہر وقت دست اندازی کرنیکا بہانہ ملتا رہیگا۔ اور مشکلات اور پیچیدگیان بڑھ جائینگی۔ یہ عہدنامہ برلن کوئی چھوٹی سی دستاویز نہین ہے- اسمین دفعات جزو دفعات اور ضمن دفعات کا اسقدر طومار ہے کہ ہر ایک کے پورا کرنے کا ذمہ اُٹھانا گویا باب عالی کو قدم قدم پر ٹوکنا ہوگا۔ قصہ کوتاہ یہ دفعہ نامنظور کیگئی اور ضمیمہ مین بطور یادداشت معہ ترمیم دترد دیدی جوابات و فیصلہ کانگرس کے درج کردیگئی-

متعصب مخالفین ردم علاوہ ان امور مندرجہ بالا کے دفعہ ۶۱ عہدنامہ برلن بادرشت ۱۸۷۸ء والے

انگریزی ترکی معاہدہ پر خاص طور سے شور و شغب کر رہے ہین - بیشک یہ دو بڑے زبردست ہتھیار معاندین نے اپنے ہاتھون مین سمجھے ہوئے ہین - لیکن یہ دونون معاہدے ایسی دغابازی مکاری اور تخویف و ترہیب سے حاصل کئے گئے ہین کہ اگر سلطان المعظم اپنے مین انکو بالائے طاق رکھدینے کی طاقت دیکھین - اور خود کو انکا پابند نہ سمجھین تو انپر کوئی الزام شرعاً یا قانوناً عائد نہین ہوسکتا -

ترکی و انگریزی معاہدہ جسپر ۴ جون ۱۸۷۸ء کو صفوت پاشا وزیر صیغہ خارجیہ اور انگریزی سفیر متعینہ دربار قسطنطنیہ کے دستخط ہوئے یہ ہے - **دفعہ اول** اگر باطوم اردہان اور قارص یا انمین سے کوئی ایک روس کے قبضہ مین رہنے دیا گیا - اور اگر زمانہ استقبال مین پھر کسی وقت روس اعلیٰ حضرت سلطان المعظم کے ممالک محروسہ واقع ایشیا کے اور کسی حصہ پر (ان حدود سے جو آخری اور قطعی عہدنامہ صلح کی رو سے قائم ہون تجاوز کرکے) قبضہ کرنے کی کوشش کرے تو انگلستان اعلیٰ حضرت سلطان المعظم کے ساتھ ملکر اپنی جنگی طاقت سے علاقجات مذکورہ کو دشمن سے بچانے کا ذمہ لیتا ہے - اسکے عوض مین سلطان المعظم انگلستان کے ساتھ ان ممالک مین وہان کے عیسائی اور دیگر رعایا کی حفاظت اور خوش انتظامی کے واسطے ان ضروری اصلاحات کو جو بعد ازین دونون سلطنتین آپس مین ملکر فیصل کرین جاری فرمانے کا وعدہ کرتے ہین - اور مزید بران اسلئے کہ انگلستان اپنی ذمہ داری کے پورا کرنے کے واسطے ضروری سامان اور بندوبست کرسکے - اعلیٰ حضرت سلطان المعظم جزیرہ قبرس کا قبضہ اور نظم ونسق انگلستان کے حوالے کرتے ہین - **دفعہ ۲** - اس معاہدہ کی تصدیق و تکمیل تاریخ دستخط سے ایک ماہ کے اندر یا بشرط امکان اس سے بھی پہلے کیجاوے" ابتدا مین تو وہ معاہدہ بس اسقدر تھا - لیکن یکم جولائی ۱۸۷۸ء کو ان چھ دفعات کا ضمیمہ اسکے ساتھ لگایا گیا -

(۱) مسلمانون کے باہمی مذہبی تنازعات کے تصفیہ کیلئے ایک اسلامی مذہبی عدالت جزیرہ مین قائم رہیگی -

(۲) ایک مسلمان رزیڈنٹ مقرر کیا جاویگا جو ایک انگریزی افسر کے ساتھ ملکر ترکون کے مذہبی اوقاف کی اراضیات و جائیدادہائے وغیرہ کا انتظام کریگا -

(۳) انگلستان روم کو سالانہ اسقدر رقم ادا کریگا جو گذشتہ پانچ برس کے مخارج سے ایزادی مداخل کی سالانہ اوسط کے برابر ہو -

(۴) باب عالی ان اراضیات کو جو شہنشاہ کے ذاتی یا سرکاری املاک ہون - فروخت کرنے یا اجارہ پر دینے کا مجاز ہے اور آمدنی مذکورہ صدر سالانہ رقم مین محسوب نہوگی - انگریزی گورنمنٹ بالجبر اراضی کو ہر وقت

اور مفید عام کامون کے لیئے ہر طرح کی زمین مناسب قیمت پر جبراً خرید یگی۔

(۵) اگر روس قارص اور وہ تمام حصہ آرمینیا کا جو اُس نے اس پچھلی لڑائی مین لیا ہے روم کو واپس کر دے تو انگلستان قبرس کو خالی کر دے گا۔ اور ۴ جون کا معاہدہ باطل ہو جائیگا۔

اب یہ دیکھنا ہے کہ آیا یہ معاہدہ نیک نیتی سے کیا گیا تہا یا کہ دونون فریقون مین سے کسی نے کوئی ناجایز فائدہ حاصل کرنیکے لیئے محض دہوکہ دہی سے کام لیا تہا۔ اور آیا دونون فریقون کو مساوی فوائد حاصل ہوئے ہین یا کم و بیش؟ انصاف ہمین دوسرے شق کے اختیار کرنے پر مجبور کرتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ انگلستان عرصہ سے بحیرہ روم مین اپنے ہندوستانی راستہ کی حفاظت کے واسطے علاوہ جبرالٹر اور مالٹا کے اس سمندر کے مشرقی حصہ مین بھی نہر سویز کے قریب کسی مقام پر قبضہ کرنیکی فکر مین تہا لیکن یورپ کے خوف سے اُسکی کوئی پیش نہ جاتی تہی۔ اور علاوہ برین جس سلطنت کا وہ مقبوضہ ہو۔ وہ کس طرح بآسانی اُسکو اپنے قبضہ سے نکلنے دیتی۔ اس امر کی تصدیق کے لیئے مین لارڈ سالسبری کے مراسلہ مورخہ ۷ جولائی ۱۸۷۸ء بنام ایم وڈنگٹن وزیر صیغہ خارجیہ فرانس کا خلاصہ پیش کرتا ہون۔ "انگریزی گورنمنٹ پر کئی طرف سے کئی دفعہ یہ زور ڈالا گیا ہے کہ وہ مصر یا کم از کم ساحل نہر سویز پر قبضہ کر لے ایسا کر لینے مین گورنمنٹ کو چندان مشکلات کا سامنا نہین کرنا پڑتا۔ اور نہ یہ امر اسکے اغراض و مقاصد کے کچھ مخالف ہے۔ مگر ہماری گورنمنٹ نے یہ پالیسی کبھی اختیار نہین کی۔ ہمین یہ اطلاع مل چکی ہے کہ فرانس اس کارروائی کو گوارا نہ کریگا۔ اور بصورت موجودہ ہم اُسکے اعتراضات کے حق بجانب ہونے سے انکار نہیں کر سکتے۔ اسلیئے ہماری گورنمنٹ اس قسم کے مشورون کو ہمیشہ نظر انداز کرتی چلی آئی ہے۔ اُسے کئی دفعہ اسکندرون یا کسی اور بندرگاہ واقع ساحل شام پر قبضہ کر لینے کی ترغیب دیگئی ہے لیکن اُسنے ایسے لالچ سے اپنے آپ کو باین خیال باز رکھا ہے کہ ایسی کارروائی اسپر محمول ہو گی کہ ہم مغربی ایشیا کی براعظم پر ملک حاصل کرنا چاہتے ہین اسلیئے ہم نے سلطان سے ایک ایسے مقام کا شرطیہ قبضہ قبول کر لینا مناسب سمجہا ہے جو اگرچہ کم فایدہ بخش ہے۔ لیکن موجودہ اغراض کے لیئے کافی اور مندرجہ بالا تکالیف سے بچا ہوا ہے"۔

انگلستان کسی مناسب موقع کی تاک مین بیٹھا ہوا تھا کہ اتنے مین روس۔ روم کی آپس مین چھڑ گئی۔ اس موقع کو دزرائے انگلستان نے بہت مناسب سمجہا۔ اور اُنہون نے ایک خفیہ مہم بہیجکر سواحل شام کے کسی بندرگاہ یا جزیرہ قبرس پر قبضہ کر لینے کی پختہ صلاح کر لی۔ یہ اُس ملک کا حال ہے جس نے روم کی آزادی اور مقبوضات کی صحیح سلامتی کا مکرر سہ کرر ذمہ اور عہد اُٹھایا ہوا

تھا) کیونکہ روم تو اسوقت خود اپنی جان بچانے کی فکر مین تھا۔ وہ اپنے دار الخلافہ کو ایک جابر
مگر قوی ہیکل دشمن سی بچاتا یا کہ ایک دور اُفتادہ حصہ ملک کے لئے اس غائبانہ آفت ناگہانی کا
مقابلہ کرتا۔ بعینہ یہی کیفیت روس کی تھی۔ وہ ایک لڑائی ہی سے ایسا لاچار ہو رہا تھا کہ اُسے
دُنیا و مافیہا کی خبر نہ تھی۔ بعلاوہ اپنے دشمن کے مقبوضہ علاقہ کی حفاظت کے لئے کیون ایک زبردست
سلطنت سے بگاڑتا۔ جرمنی۔ آسٹریا کو بحیرہ روم سے ایسا کوئی تعلق ہی نہ تھا۔ باقی رہگیا ایلا
فرانس اُس سے کچھ خدشہ تھا۔ لیکن جب ایک دفعہ چوری چوری قبضہ ہو جاتا تو اُسکے ہٹائے ہٹ
نہین سکتا تھا۔ غالباً انہی وجوہ پر وزرائے مذکورہ کو ایسی جسارت کرنیکا خیال بندھا ہوگا۔ انہون
نے یہان تک سوچ لیا کہ اگر سلطان اس مرض مہلک یعنی حملہ روس سے بچ بھی گیا تو اُسے کچھ
معاوضہ دیکر راضی کر لیا جاویگا۔ لیکن آخر کار چند وزیر اس تجویز کے مخالف ہو گئے۔ لارڈ ڈربی
اس تخالف کی وجہ سے مستعفی ہو گیا۔ اور مہم روانہ کرنے کی صلاح ملتوی رہ گئی۔ مگر قسمت نے بہت جلد
ایک مناسب موقع اپنی مدعا برآری کا انگلستان کو دیدیا۔ روس غالب آگیا اور اُسنے بڑی سخت
شرائط پر ۳ مارچ ۱۸۷۸ء کو صلح کی۔ انگریزون نے سلطان کو دم دیا کہ ہم ان شرائط مین تخفیف
کرا دینگے۔ اور اگرچہ روم بارہا ناگوار تجربون سے انگلستان کی رفاقت اور ہوا خواہی کی اصلیت
کو سمجھے ہوئے تھا۔ مگر ڈوبتے کو تنکے کا سہارا۔ اُسنے خیال کیا کہ شاید قبرس کے دیدینے سے
سینسٹیفانو کی شرائط مین واقعی بہت سی رعائتین اور تخفیفین برلن والے عہدنامہ مین کرادی
جائین۔ اِدہر انگلستان نے یہ دیکھکر کہ برلن کانگرس کے جمع ہونے سے پہلے ہی اگر بات بنجاوے
تو ٹھیک ہے۔ زیادہ زور دینا شروع کیا۔ حتیٰ کہ ملامت زمانہ اور اعتراضات یوروپ سے بچنے کے
لئے سلطانی ممالک محروسہ واقع ایشیا کی حفاظت کا نام بہانہ کر کے ۴ جون کو متذکرہ بالا معاہدہ
سلطان سے لکھوا لیا۔ "اُو چٹ میری منگنی پٹ میرا بیاہ" اُسکی آخری تصدیق کی میعاد بھی
ایک ماہ۔ یعنی برلن کانگریس کے ختم ہونے سے کئی ہفتہ پہلے مقرر کرالی۔ تاکہ اگر اُسکا فیصلہ سلطان
کی امید کے موافق مفید نہو تو اُسے اس معاہدہ سے ہٹنے کا موقع نہ رہے۔ اور اس دو دفعہ کے
معاہدہ لکھوانے مین ایسی جلد بازی سے کام لیا گیا کہ باقی ۲ دفعات جو نہائیت ہی ضروری
تھین۔ کیونکہ پہلی دفعہ تو نہائیت ہی گول مول تھی) قریباً ایک مہینے کے بعد اُسمین ایزاد کیگئین
یعنے دوسرے لفظون مین یہ کہ اُسوقت ایسی زود از زود پڑی ہوئی تھی کہ صرف ایکہی دفعہ پر
(کیونکہ دوسری دفعہ تو بالکل معمولی بات تھی) قناعت کیگئی۔ مکمل طور پر بھی معاہدہ لکھنے یا

کرنیکی فرصت نہ تہی۔ لیکن انگریزی چالبازی اُس ایکدفعہ مین بھی رنگ دکھا گئی سلطان بیشک انسان سے بڑھکر ہوتا اگر اس نازک وقت مین جبکہ وہ چوطرفہ دشمنون سے گھرا ہوا تھا اس چالبازی کو سمجھ سکتا۔ اور اگر بفرض محال اُسنے سمجھ بھی لیا ہوگا۔ تو کیا اُسکو اسوقت کوئی آزادی حاصل تھی۔ ہرگز نہین۔ بلکہ جو چاہا لکھوا لیا۔ جو چاہا قبول کرا لیا۔ انگلستان کا مطلب قبرس لینے کا تھا وہ جسطرح ہو سکا لے لیا۔ معاہدہ اور حفاظتی ذمہ واری کا وجود تو صرف فرضی یورپ کو بہلانے اور اپنے آپ کو ڈاکو اور غاصب کے نامون سے بچانے کے لئے تہا۔ اور اس مقصد برآری کے ساتھ یہ چال بہی کیگئی کہ خوش نسقی اور رعایا پروری کی شرط اُسمین درج کرالی تاکہ سلطان کے سر پر ہر وقت سوار رہ سکین اور اُسکو پنپنے نہ دین۔ ورنہ کون ایسا جاہل بادشاہ ہے جسے خوش انتظامی اور اپنی رعایا کی خوشحالی مدنظر نہو۔ بچہ بچہ جانتا ہے ؎ رعیت چو بیخست و سلطان درخت۔ یہہ خدا واسطے کے ایسے ہمدرد بنی نوع انسان کدہر سے پیدا ہوگئے۔ وہ اپنے گریبان ہی مین مونہہ ڈالکر دیکھین کہ ادنیٰ اعلیٰ سارے اپنی اپنی رعایا کو کیسے پیسے چلے جارہے ہین۔ خود را فضیحت دیگران را نصیحت۔ انکے اپنے ممالک مین رعایا پر کیا کچھہ سختیان نہین ہو رہی ہین۔ اور فاقہ کشون کے لشکر کیا گلی کوچون مین سرگردان نہین پھر رہے ہین؟ افسوس ؎

انصاف ہو کیا خاک کہ دل صاف نہین ہے ٭ دل صاف ہو کیا خاک کہ انصاف نہین ہے

۴ جون ۱۸۷۸ء کے ٹرکی اور انگریزی معاہدہ مین علاوہ ازین ایک اور قابل غور بات یہ ہے کہ ایک فریق صرف ایک زبانی وعدہ کر رہا ہے اور دوسرا فریق اُسکے عوض مین ایک زبانی وعدہ اور ایک مادی قیمتی چیز دے رہا ہے۔ پھر ایک کے وعدہ کا راست یا دروغ ہونا سردست کوئی چیز تحقیق نہین کر سکتی۔ خاصکر جبکہ ایفائے وعدہ مشروط بہ شرط ہے اور ضرورت پڑنے پر وقوع پذیر ہوگا۔ شاید روس پچاس برس تک حملہ نہ کرے تو اُسوقت تک اُنکے ذمہ کوئی بوجہ نہین۔ دوسری طرف جس چیز کا وعدہ کیا جاتا ہے اُسکا ہر روز بلا وجہ بہی تقاضا ہو سکتا ہے وہ کسی شرط سے مشروط نہین۔ اور اس وعدہ کا لینے والا۔ وعدہ دہندہ کو جب چاہے تنگ کر سکتا ہے۔ تو اسصورت مین دوسرا زبانی وعدہ پہلے زبانی وعدہ سے زیادہ وزنی اور قیمت دار ہے۔ لیکن آسانی کے لئے اُنکو مساوی الوزن ہی تسلیم کر لیتے ہین۔ پس زبانی دعوی برابر ہے زبانی دعوی کے۔ باقی رہگیا ایک مادی گران قیمت چیز کا لینا اور دینا۔ وہ گران قیمت چیز لی تو گئی۔ لیکن اُسکے معاوضہ مین کوئی چیز نہین دیگئی۔ اور بروئے قانون جس معاہدہ مین حصول بلا عوض

ہو وہ جائز ہے تو کیا یہ معاہدہ نا جائز یعنے قبرس کا لینا غصب نہین ہے ؟ -
یہ ہے سچی تاریخ اور کیفیت ۱۸۷۸ء کے معاہدہ ترکی و انگریزی کی - اس علانیہ غصب کو کیا کوئی شخص معاہدہ کہہ سکتا ہے - یا سلطان کو شرعاً یا قانوناً اُسکی پابندی کا فتوی دیسکتا ہے ؟ ہرگز نہین - لیکن باینہمہ اس معاہدہ کو اگر واجب العمل ہی مان لیا جاوے تو بھی اسمین کوئی شرط ایسی نہین ہے جو انگلستان کو سلطان کے اندرونی معاملات مین دخل دینے یا اُسپر دباؤ ڈالنے کی اجازت دیتی ہو - سلطان نے صرف ان ممالک کے عیسائی اور دیگر رعایا کی حفاظت اور وہان کی خوشحالی کے واسطے اُن ضروری اصلاحات کو جن کو دونو سلطنتین پھر بعد کو ملکر تجویز کرینگی جاری فرمانے کا وعدہ کیا ہے " (نہ کہ ذمہ لیا ہے) اور بس سلطان المعظم نے اپنے وعدہ کے مطابق (نہ کہ ذمہ داری کی) تعمیل مین کیونکہ معاہدہ مین سلطان کیطرف سے ذمہ داری کا وجود ہی نہین ہے، انگریزون کے ساتھ ملکر ایک دفعہ اصلاحات مطلوبہ تجویز کر لین اور اُنکو جاری فرما دیا اب سترہ برس بعد انگلستان کہان سے تجویزین بنانے والا آگیا ؟ [۵]
مضمون معاہدہ صاف کہہ رہا ہے کہ وُہ ضروری اصلاحات جو لبعد ازین (نہ کہ لبعد ہمیشہ یا بعد مین جب کبھی ضرورت محسوس ہو) دونون سلطنتین باہم ملکر تجویز کرینگی " اِس سے بار بار کے خواہ مخواہ مشیر بہ تدبیر بننے کا کوئی حق ثابت نہین ہوتا - سلطان المعظم اس وعدہ کو پورا کر چکے ہین اور اب یہ حصہ اُس معاہدہ کا بالکل کالعدم ہو چکا ہے - اور یہ حصہ معاہدہ بھی انگلستان کو صرف ایک دفعہ کیلئے محض اصلاحات اور وہ بھی بمعیت سلطان تجویز کرنیکی اجازت دیتا ہے نہ کہ روم کے اندرونی معاملات یا نظم و نسق مین دست اندازی کرنے یا ہر وقت جب چاہا مصلح بننے کا کوئی استحقاق بخشتا ہے - مین نہین جانتا انگلستان کے ایماندار پادری اور چند مدبر معزز اراکین کس بنیاد پر اتنی فون فان کر رہے ہین ؟ تین باتون کی تو قلعی کھل چکی اب چوتھی یعنے دفعہ ۶۱ باقی ہے - شاید اسی پر انکا دارومدار ہو - اطمینان رکھئے ! اُسکی بھی باری آہی جاتی ہے -
معلوم ہوتا ہے کہ حفاظت ممالک سلطانی واقع ایشیا کی برائے نام ذمہ داری سے اسطرح سبکدوشی حاصل کرنیکا منشا ہے کہ ساتھ ہی قبرس بھی قطعی طور پر ہضم ہو جائے - حضرات ! ترک ایسے نادان نہین کہ آپکے ایسے وعدہ وعید کے بھروسہ پر اپنے آپ سے غافل بیٹھے ہون - وہ آپکی تحریری اور زبانی زٹل خبرون کو کئی دفعہ آزما چکے ہین - وہ اُسوقت تو صورت ہی کچھ ایسی آپکر واقع ہوئی تھی کہ وہ آپکے پنجہ سے نہ چھوٹ سکے ورنہ اس معاہدہ کو تو دجہانتک اُسکا تعلق اسکا زٹی

[۵] دیکھو تاریخ جنگ روم و روس جلد ۲ کا آخری ضمیمہ -

سے ہے) اُنہون نے اوّل ہی سے ردّی کی ٹوکری مین پھینک رکھا ہے اور اپنے ملک و ملّت اور
جان و مال کی حفاظت کو خدائے لم یزل کی عنایت اور اپنے قوتِ بازو پر چھوڑے ہوئے ہین۔ وہ
انگریزون کو بڑی خوشی سے اجازت دیتے ہین کہ اپنے نئے دوست (خدا اُس دوستی کو قایم رکھے) روس
سے کہدین کہ ہمپر بیشک چڑھائی کردے۔ ہم تمکو قول و اقرار پورا کرنے پر مجبور نہ کرینگے۔ اور بات بھی یہ
ہے۔ انگریز حفاظت ہی کیا کرتے؟ یہی نا کہ فرانس اور اٹلی کو ساتھ لیکر دو برس تک ایک معمولی قلعہ
سباسٹپول کے گرد پڑے رہے اور اُسکو فتح نہ کرسکے۔ اگر عمر پاشا رومانیا مین روسیون کا قلع و قمع کرکے
کریمیا نہ پہنچ جاتے تو قدر عافیت معلوم ہوجاتی۔ یہ بھی اس جوانمرد کی طفیل تھا کہ سباسٹوپول فتح
ہوگیا اور میان صاحبون کی عزت رہگئی۔

باقی رہا قبرس کا جزیرہ سو اُسکو ترک جان چکے ہین کہ ہمارے ہاتھون سے نکل گیا۔ اگر ہمت پڑی
تو لے لینگے ورنہ ایہم اندر عاشقی بالائے غمہائے دگر۔ جہان کریمیا۔ ہنگری۔ الجزائر وغیرہ گئے یہ
بھی ایک ہی۔

جس نیک نیتی سے اس معاہدہ کو انگریزون نے حاصل کیا تھا۔ وہ اسی سے ظاہر ہے کہ ایک ماہ
اور تین دن تک اُنہون نے اس راز کو فاش ہونے دیا۔ اور عہدنامہ برلن کے مکمل ہونیسے پہلے ہی
یعنے ۱۱ جولائی ۱۸۷۸ء کو جزیرہ پر اپنا دخل کرلیا۔

ابتدائی صلحنامہ مابین روس و روم یعنی عہدنامہ سینٹسٹیفانو کی دفعہ ۱۶ مین آرمینیا کے متعلق یہ
شرط درج تھی۔ "اُن تنازعات و پیچیدگیون سے بچنے کے لئے جو عمدہ تعلقات ہر دو سلطنت کے حق مین
بہت مضر ہین۔ باب عالی بغیر کسی اور زیادہ توقف کے اُن اصلاحات اور درستیون کو جنکی ارمنی آبادی کی
صوبہ جات کی مقامی ضرورتین متقاضی ہین زیر عمل لائیگا۔ اور سرکیشین اور کردون سے اُنکی حفاظت
کا ذمہ وار رہیگا"۔ اسکی ترمیم بروئے دفعہ ۶۱ عہدنامہ برلن اسطرح ہوئی کہ اُس سلطانی اقرار کے ساتھ صرف
اکیلے روس کو کوئی خاص تعلق نہین ہے۔ بلکہ خود دول عظام اُن اقرارون کے پورا ہونے کی نگہداشت
کرینگی"۔ یہ ہے وہ دفعہ عہدنامہ برلن کی جسکو عیسائی اُچھل اُچھل کر دنیا کے روبرو ظاہر کررہے ہین
قطع نظر اس بات کے کہ سلطان اسوقت عیسائی یورپ کے قابو مین بعینہٖ مُردہ بدست زندہ
کا مصداق بنا ہوا تھا۔ اور جو کچھ یورپ کے دل مین آیا روم کے سر پہ بوجھ رکھدیا۔ اگر اس دفعہ کو بنظر
غور دیکھا جائے تو کوئی گھبرانیکی بات نہین ہے۔ وہ تو متذکرہ صدر ترکی انگریزی معاہدہ سے
بھی کم اثر رکھتی ہے۔ اُس سے تو انگلستان کو (خواہ ایک ہی مرتبہ کے لئے سہی) سلطان اعظم کے ساتھ

ملکر اصلاحات تجویز کرنیکا منصب مل بھی گیا تھا۔ لیکن عہدنامہ برلن کی اس دفعہ نے مقامی ضرورتون کی حسب حال اصلاحات کا تجویز کرنا تک صرف سلطان المعظم کی رائے پر چھوڑا ہی اور کل دول عظام (نہ کسی واحد سلطنت) کو صرف اتنا استحقاق دیا ہے کہ وہ باب عالی کے ایفائے وعدہ کی نگہداشت کرین۔ نہ یہ کہ وہ دخل در معقولات دیکر سلطان کو ہدایتین کرنے لگین اور خاص خاص کارروائیون پر زور دے سکین۔ کل عہدنامہ مین آرمینیا کے متعلق یہی ایک دفعہ ہے۔ اور یہ دفعہ صاف بتا رہی ہے کہ اگر سلطان کیطرف سے تعمیل اقرارین کوتاہی ہو تو کوئی سلطنت بذات واحد شکایت کرنے کی مجاز نہین ہے۔ بلکہ کل دول عظام کو بحیثیت مجموعی بازپرس کرنیکا استحقاق حاصل ہے۔ پس جب صورت موجودہ مین اٹلی۔ آسٹریا۔ اور جرمنی بالکل الگ بیٹھے ہوے ہین تو روس فرانس اور انگلستان کس معاہدہ کی بنا پر سلطان کے حضور مین تجاویز پیش کرتے ہین اور خواہ مخواہ مشیخت جتا رہے ہین۔ اُنکے دعاوی کی بنیاد انہی دو عہدنامون پر ہے جن سے صاف صاف اُنکی ورانداذانہ پالیسی کی تکذیب ہو رہی ہے۔ ہان اگر کسی سلطنت کو کوئی شکایت ہے تو وہ بموجب دفعہ ۲۱ اُسے سب دول عظام کے سامنے پیش کرے۔ اور جملہ سلطنتین ایک کانفرنس منعقد کرکے اُسکی تحقیقات کرین اور بشرط جواز در محیط عہد و سلطان المعظم کے روبرو اپنی متفقہ شکایت (نہ کہ مسودہ اصلاحات۔ کیونکہ شکایت سے بڑھکر اُن کو کوئی استحقاق نہین ہے) پیش کرکے اصلاح کے خواستگار ہون۔ لیکن یہ تینون سلطنتین جنہون نے محض ذاتی اغراض کے واسطے یہ شورش برپا کی ہے۔ جانتی ہین کہ اس بیہودہ تحریک مین شامل ہونیسے دوسری سلطنتون کو ہماری طرح اپنے کسی ذاتی مفاد یا بہتری کی توقع ہے ہی نہین۔ پھر کیون سلطان سے خواہ مخواہ کا بگاڑ کرینگی۔ علاوہ ازین وہ یہ بھی اچھی طرح سے جانتی ہین کہ عہدنامہ برلن نے سلطان کو صرف اس بات کا پابند کیا ہی کہ وہ آرمینیون کو سرکیشین اور کردونکی لوٹ مار سے محفوظ رکھے نہ کہ اس بات سے بھی اُسکو روک دیا گیا ہے کہ ارمنی اگر کوئی گناہ یا جرم (خواہ وہ بغاوت کی حد تک پہنچا ہوا ہو) کرین تو اُنکو قانونی سزا بھی نہ مل سکے۔

موجودہ واقعات مین کسی کردیا سرکیشین نسلا جیسا کہ تسلیم کیا جارہا ہے) کسی ارمنی کو نہین مارا۔ بلکہ آرمینیون کے قتل کا الزام ترکی فوج نظام اور اُسکے افسر ترکی پاشا پر لگایا جاتا ہے۔ اسصورت مین بروئے عہدنامہ برلن اگر یہ امر سچ بھی ہو کہ ترکی جرنیل نے بیگناہ آرمینیون کو قتل کروادیا۔ تو بھی کسی یوروپین طاقت کو مداخلت کرنیکا استحقاق حاصل نہین ہے۔ پہلا جز و اس دفعہ کا یہ ہے کہ "سلطان بلا توقف مزید ضروری اصلاحات جاری کرے"۔ تو اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا ابتک باوجود اس

بلا توقف مزید" کی تاکید سے وہ ضروری اصلاحیں جاری ہی نہیں کیگئی تھیں کہ دول ثلاثہ (نہ کہ کل یوروپ) اب اُنکی نسبت تجویزیں پیش کرتی ہیں جنکا اُن کو تو کیا کل دول عظام کو بھی حق حاصل نہیں) دیا کہ سلطان المعظم نے بپابندی عہد فوراً ہی اُن ضروری اصلاحات کو جاری کر دیا۔ اور وہ سترہ برس تک برابر جاری و قایم رہیں۔ اور اب دول ثلاثہ کو اُنکی مقامی ضرورتوں کے مطابق حال نہ ہونے کی سمجھ آئی۔ افسوس ہے اس ڈھٹائی پر۔

بات یہ دکھائی دیتی ہے کہ انگلستان روم[1] سے دباؤ ڈالکر ناجائز فایدہ اُٹھانا چاہتا ہے یا سلطان نے اُس سے کسی بات پر کشیدگی ظاہر کی ہوگی۔ اور اب وہ اسطرح تنگ کرنے سے اُسکا بدلہ لے رہا ہے۔ روس کو چین اور جاپان والے معاملہ میں اُسکی اعانت یا عدم مخالفت مطلوب تھی۔ فرانس ہر حال میں روس کا حامی ٹھہرا۔ روس نے جاپان کو ڈراکر اپنا مطلب نکال لیا۔ انگریزوں نے اُسکی پالیسی کی مخالفت نہ کی۔ روس نے اس خدمت کے عوض اس آرمینیا والے معاملہ میں (جسکی آڑ پکڑ کے انگلستان روم سے کچھ مطلب نکالنا چاہتا ہے) انگلستان کا ساتھ دینا منظور کر لیا۔ فرانس اگرچہ مصر کے معاملہ پر انگریزوں سے بگڑا ہوا ہے لیکن روس کی رفاقت قایم رکھنے کے واسطے اُسے بھی روس کی سی چال چلنی پڑتی ہے۔ اور یہ کوئی بڑے تعجب کی بات بھی نہیں۔ جرمنی اور فرانس کی عام مخالفت مشہور ہے۔ مگر جاپان کو دبانے کے واسطے جرمنی روس اور فرانس کے ساتھ شامل ہوگیا۔ یہ یوروپین عیسائی سلطنتوں کا وتیرہ ہے کہ غیر اقوام یا سلطنتوں کو ملیا میٹ کر دینے یا آپسمیں تقسیم کر لینے کیلئے تو باہم اکٹھی اور شیر و شکر ہو جاتی ہیں لیکن جب چاروں طرف کوئی اجنبی شکار مشغلہ کے لئے ہاتھ نہ لگے تو آپس میں زبانی کھٹ پٹ شروع کر دیتی ہیں۔ یہ تو نہیں کہا جا سکتا کہ اس مفسدہ آرمینیا کی ابتدا ہی انگلستان کی اشتعالک سے ہوئی ہے۔ لیکن اسمیں کوئی شک نہیں کہ یہ فساد ایسے وقت پر برپا ہوا ہے جبکہ انگلستان (باسباب نامعلوم) اپنا کوئی خاص مدعا حاصل کرنے کیواسطے کسی ایسے موقع ہی کی تاک میں لگا ہوا تھا۔ اُسے یہ موقع (سچا ہو یا جھوٹا) بڑا عمدہ ملگیا ہے۔ سفارتی حکمت عملیوں کی چالیں بڑے زور و شور اور اُستادی سے چلی جا رہی ہیں۔ دیکھئے پردہ غیب سے کیا اسرار کھلتا ہے؟ اور اس داد و دہش کا کیا نتیجہ نکلتا ہے؟ یہ امر تو مسلّم ہے کہ یوروپ کی سلطنتیں کسی قومی ہمدردی یا محض تقاضائے انسانیت کے باعث مطلق کوئی کارروائی نہیں کرتیں۔ بلکہ جہاں کوئی پولیٹکل فائدہ نظر آوے اُسطرف دھیان تک دوڑانا گوارا سمجھتی ہیں۔ ہمدردی اور مذہب کی آڑ میں اُن کی یہ خود غرضی نہاں رہتی ہے۔ اور انگلستان بھی اس زمرہ میں شامل ہے بلکہ دوسروں سے چند قدم

[1] ان قیاسات کی واقعات مابعد سے بخوبی تصدیق ہو گئی ہے۔ دیکھو تاریخ جنگ روم و یونان و تاریخ خاندان عثمانیہ و تحریر مسٹر سڈلی و ہیسٹنگز و بیان اوصاف ترکان جسکا ترجمہ دفتر وکیل سے مل سکتا ہے۔

آگے ہی ہے۔

سلطنت روم کی عیسائی رعایا جو آئے دن فساد کرتی رہتی ہے اُسکی ایک وجہ تو یہ ہے کہ وہ عرصہ سے اپنے دوسرے بھائیون (یونان۔ سرویا۔ بلغاریا جبل اسود وغیرہ) کو اسیطرح بغاوتین کرکے یوروپ کی مدد سے خود مختار بنجاتے دیکھ رہے ہین۔ افسوس تعصب مذہبی محسن کشی اور گندم نما جوفروش حضرات کی برانگیختگی یہ نہین سوچنے دیتی کہ اور دن اپنے آزاد ہوکر کونسا سُکھ پایا جو ہمین ملیگا۔

دوسری بات یہ کہ سلطان المعظم کے زیر حکومت قدیمی دنیا کے وہ زرخیز اور زرریز قطعات ہین جن کے لئے ہر ایک یوروپین سلطنت کا دل للچاتا رہا ہے۔ اور اسلئے اُنکی ہمیشہ سے یہ کوشش چلی آئی ہے کہ عیسائی رعایا کو بھڑکا کر دن رات ہنگامہ و فساد کراتے رہین۔ جس سے ایک تو ترکون کی طاقت دن بدن ضعیف ہوتی جائے اور دوسرے اُنکو مداخلت جابیجا کے مواقع ملتے رہین حتی کہ ایک دن دل کی مراد بآسانی حاصل ہوجائے۔ انگریز اگر مصر پر دانت لگائے بیٹھے ہین تو فرانس شام و فلسطین کو دلوچ لینے کی فکر مین ہے۔ روس اگر قسطنطنیہ اور آبنائے ڈارڈنیلز کی ہوس مین غلطان و پیچان ہے۔ تو آسٹریا۔ البانیا اور اٹلی ایشیائے کوچک کی تمنا مین سرگردان ہو رہا ہے۔ اِس بیان کی اگر تصدیق مطلوب ہو تو زار الگزنڈر اور نپولین کی گفتگو اور زار نکلس اور سرہملٹن سیمور سفیر انگریزی کا مکالمہ پڑھ لو۔ قصہ مختصر ایسی باتون سے اِن عیسائیون کو ایسی جرأت پیدا ہوگئی ہے کہ وہ عام معمولی محاصل جو اُنکی ساتھی مسلمان رعایا برضا و رغبت ادا کردیتی ہے بالکل دینا نہین چاہتے۔ بلکہ وصولی خراج وغیرہ کے وقت لڑنے کو مستعد ہوجاتے ہین۔ جسپر خود بخود جھگڑا بڑھ جاتا ہے۔ اور بعض اوقات سول حکام کو اپنی امداد یا وصولی خراج و محاصل کے لئے فوج طلب کرنی پڑتی ہے۔ وہ فوج کا مقابلہ کرنیسے بھی نہین رُکتے اور مُنہ کی کھاتے ہین۔ یہان ہندوستان ہی مین دیکھ لو کہ ہماری منصف مزاج رحیم و کریم گورنمنٹ نے وصولی معاملہ کے بارے مین کیسے سخت قواعد منضبط کر رکھے ہین۔ صرف عدم وصولی ہی کیصورت مین حوالات۔ قید۔ قرقی و فروخت جائداد منقولہ و غیر منقولہ موجود ہے۔ اور خدانخواستہ اگر کوئی معاملہ دینے سے انکار کرے یا مقابلہ کرنے کو تیار ہوجائے تو ایسے خطاکارون کے لئے پھانسی کی سزا بھی کم سمجھی جائے۔

ترکی سلطنت کا اپنی کل رعایا کو ایک نظر سے دیکھنا اسی سے ثابت ہے کہ آجتک کسی عیسائی طاقت کو یہ اعتراض کرنیکا موقع نہین ملا کہ مسلمان رعایا سے محاصل کم شرح پر لیا جاتا ہے اور عیسائیون سے زیادہ پر۔ انکی بیہودہ فریاد اور دروغگوئی کا یہی ثبوت کافی ہے کہ ابتک یہ

کبھی نہین جتایا گیا کہ مسلمان رعایا بھی (جو عیسائیون کے برابر ہی محاصل ادا کرتے ہین) انکی تنگینی اور گرانی سے نالان ہے - لوٹ مار اور کشت وخون کے عام فسانے جو مشہور کئے جاتے ہین انمین اکثر تو فرضی اور خیالی روائتین ہوتی ہین اور باقیماندہ وقوع مین سے تقریباً ¾ خود آرمینیون کی حرکات ہین - بدمعاشی یہ کیجاتی ہے کہ ترکون یا کردون کا بھیس بدلکر اپنے ہم قوم ہم مذہب باشندون کو لوٹتے اور قتل کرتے ہین جس سے بدنام ترک یا کرد ہوتے ہین - اور لوٹ کا مال وہ خود کھاتے ہین - جب تحقیقات کامل کے بعد گرفتار ہو کر کیفر کردار کو پہنچتے ہین تو انکی باقی قوم دہائی دینی شروع کر دیتی ہے کہ ہم ہی ستمرسیدہ ہین اور ہم ہی کو سزا دیجاتی ہے - چنانچہ اس قسم کی کئی اور وارداتین موجودہ کمیشن کے دوران تحقیقات مین ہو چکی ہین - جن مین ارمنی لوگ ترکون اور کردون کے بھیس مین عین ایسے وقت مین گرفتار کئے گئے جبکہ انکے ہاتھ اپنے ہم قوم مقتولون کے خون سے رنگے ہوئے تھے - مسٹر گلیڈسٹون کے ۱۸۷۶ء والے فرشتہ خصلت بے زبان عیسائی بلغاریون کا جو کچھہ اصلی کیرکٹر ایک لائق مورخ نے لکھا ہے - اوسے مین اور کسی جگہ درج کر آیا ہون - بعینہٖ وہی کیفیت ان ارمنی فرشتون کی ہے - یہ مظلوم صورت ظالم سیرت بشکل انسان خونخوار حیوان ہین اور انکا یہ کیرکٹر کوئی آج کا نہین ہے بلکہ مدت مدید سے مورخین انکی بے ایمانی اور بدمنشی کا رونا روتے چلے آئے ہین -

یہ مضمون بہت طویل ہو گیا ہے - لیکن اسکے ختم کرنے سے پہلے مین انگلستان کے اعلی و ادنے پادریون اور مذہبی لوگون کی نسبت بالاختصار یہ بتا دینا مناسب سمجھتا ہون کہ انکی موجودہ سرگرمی کوئی نئی بات نہین ہے وہ ہمیشہ ہی سے ترکون کے دشمن چلے آئے ہین - بطور نظیر جو کچھہ کارروائی انہون نے جنگ روم و روس سے پہلے بلگیریا کے ۱۸۷۶ء والے مفروضہ مظالم کی آڑ مین کی (جنکی نسبت مسٹر بیرنگ اپنی سرکاری رپورٹ مین لکھتے ہین کہ روم کے دشمنون نے اس امر کو بالکل فراموش کر دیا ہے یا اُس سے صاف منکر ہوئے جاتے ہین کہ مشرقی عیسائیون نے خود ہی اس جہنمی کام کو پہلے شروع کیا - اور باشی بزوقون نے اس بدکرداری کو جسکا انکو سبق دیا گیا تھا - صرف دوہرایا ہے یعنی جواب ترکی بہ ترکی دیا ہے) - اُسکا حال جو کچھہ ایک مورخ نے لکھا ہے - مین خلاصتاً درج کئے دیتا ہون "عیسائی مذہبی دُنیا بیدار ہو گئی تھی اور اُسکو خیال ہو گیا تھا کہ اسلام کے ملیامیٹ کرنیکا وقت آگیا ہے اعلی کلیسیا مسلمان ٹرکی کے برخلاف اپنے مُنہ سے جوش وغضب کے کف نکال رہا تھا - کیونکہ مشرقی عیسائیت کی فوق البھڑک نازک خیالی ہمارے اعلی کلیسیا والون کے دلون کو بڑی دلچسپ معلوم ہوتی ہے - ادنی کلیسیا اس راگ مین اس خیال سے شامل ہو گیا تھا کہ مذہب اسلام (جس کے کروڑون جان نثار معتقد ہین) کی بربادی کے واسطے بائبل مین پیشینگوئی کی ہوئی ہے - (خدا نہ کرے - چشم بداندیش کہ برکندہ باد) عام عیسائی زور دیتے تھے کہ سینٹ صوفیا سے مسلمانون کو نکال دیا جاوے -

اُن مظالم کے متعلق بڑے زور و شور سے مجلسین قایم کیگئین۔ ترکون کے برخلاف گورنمنٹ کو اُکسانیکے لیے رزولیوشن پر رزولیوشن پاس ہوے۔ اگر کوئی راست باز ترکون کی حمایت مین ایک لفظ بھی کہتا تو اُسے بڑی بے عزتی سے خاموش کرایا جاتا۔ قصہ مختصر انگریزی قوم کو اب پہر نئے سرے سے مذہبی جہاد پر تیار کرنے کے لئے جان توڑ کر کوششین کیگئین۔ لیکن پولینڈ سرکیشیا۔ اور دیگر مقامات پر جوکچھہ روسی گورنمنٹ ظلم کر رہی تھی انکا نام تک نہ لیا گیا۔ درآنحالیکہ سچی ہمدردی اس بات کی مقتضی تھی کہ اس شمالی سلطنت کے اندرونی معاملات مین بلا دھڑک مداخلت کرکے انکو روکا جائے۔ ان روسی مقبوضات مین نہ صرف وحشیانہ کشت و خون ہی وقوع پذیر ہوتے تھے۔ بلکہ جان بوجھکر ایسی سنگدلی اور بیرحمی سے سختی کیجاتی ہے کہ یورپین ٹرکی مین اسکی نظیر ملنی محالات سے ہے۔ لیکن یہ سب کچھہ نظر انداز کیا جاتا تھا اور اگر کوئی راستی پسند انکا ذکر کر دیتا تو مجنونانہ وحشت اور جوش وغضب کے ساتھہ اُن صداقتون کو جن کا چھپانا ناممکن تھا چھپانے کی کوشش کرکے اُن سے صاف انکار کر دیا جاتا۔ اس نئے جہاد کے واعظین اور منّاد راستی اور ایمانداری سے معرا تھے وہ ترکون سے اسلئے عداوت نہین رکھتے تھے کہ وہ گنہگار ہین بلکہ اسلئے کہ وہ مسلمان ہین"۔

ڈیوک آف آرگائل کی لمبی چوڑی تقریر کا صرف یہی جواب کافی ہوگا کہ مارچ ۱۸۷۷ء کو ہوس آف لارڈز مین معاملات روس و روم پر بحث مباحثہ ہونیکے وقت انہون نے اُٹھکر بیان فرمایا کہ انگلستان روم کی حفاظت کا بالکل ذمہ دار نہین ہے اور عہدنامہ پیرس کی رو سے یورپ کو پورا استحقاق ہے کہ روم کے اندرونی معاملات مین مداخلت کرے۔ اور چونکہ روم نے یورپ کو دخل نہین دینے دیا تھا روس اُسپر حملہ کرنے مین بالکل حق بجانب تہا"۔ لیکن ناظرین کو ۱۵- اپریل ۱۸۵۶ء کے عہدنامہ کی پہلی اور دوسری دفعات سے معلوم ہوگیا ہوگا کہ انگلستان نے روم کی حفاظت کا ذمہ اُٹھایا تھا۔ اور عہدنامہ پیرس کی دفعہ ۹ مین دیکھہ لیا ہوگا کہ یورپ کو سلطان کے اندرونی معاملات مین دخل دینے سے سخت ممانعت تھی میرے خیال مین ان صاحب کی راست پسندی کا مزید ثبوت دینے کی کوئی ضرورت نہین۔ جان بوجھکر خلاف گوئی یا ناواقفیت کی یہی نظیر کافی سمجھی جائیگی۔

پادری میک کول صاحب وہی شخص ہین جنکو ۱۸۷۶ء مین اپنے گرجا مین بیٹھے ہوئے سامنے اُگے ہوئے مسور کے درختون پر بھی یہی گمان ہوتا تھا کہ (مظلوم) بلغاریون کے جسم سولی پر چڑہے ہوئے ہین اور ایڈیٹر نمبر ا کے حاکم اعلی کی ہذیان کا یہی جواب ہوسکتا ہے کہ جنرالی سلطان کی حمایت مین اُٹھکر کل یورپ کو صفحہ ہستی سے معدوم کر دینگے۔ اگر یہ بات ہوسکتی ہے تو ہم مان لینگے کہ انگریزون کی مطیع اور غاشیہ بردار قوم اسکاچ بہی ترکون کو نیست و نابود کر دیگی۔ والّا جواب جاہلان والا مسئلہ ہے۔

جی تو چاہتا ہے کہ مسٹر گلیڈسٹون نے جو جو احسانات اسلام اور مسلمانون پر کئے ہین۔ انکا پوست کندہ حال لکھون۔ اور انکی مشیخت مآبی۔ ایمانداری۔ پابندی عہود و قوانین متمدنہ کی قلعی اچھی طرح سے کھولون۔ مگر طوالت کے ڈر کر سردست صرف ایک فاضل ادیب سابق وزیر اعظم کے وہ الفاظ لکھدینے پر قناعت کرتا ہون جو اُنکی انسبت کہے گئے تھے "وہ (مسٹر گلیڈسٹون) ایک سوفسطائی مقرر ہے جو اپنی یاوہ گوئی اور طول کلامی کے نشہ مین مخمور رہتا ہے اور جسے ایک ایسی قوت متخیلہ عطا ہوئی ہے کہ جسکے ذریعہ سے وہ اپنی تعریف کرنے اور شیخی بگھارنے کے ساتھ ساتھ ہی اپنے مخالفون کی تحقیر اور مذمت کے لئے ہر وقت دلائل کا ایک لاانتہا مگر بے جوڑ سلسلہ باندھ سکتا ہے"

آخر مین اسقدر التماس کئے دیتا ہون کہ سلطنت روم کے خیر خواہون کو اُسکے دشمنون کی ان چالاکیون اور سازشون سے گھبرانا نہین چاہئے۔ اس سلطنت کی عنان حکومت ایسے شخص کے ہاتھ مین ہے جو اُسکی بہتری کے وسائل کو اچھی طرح سے جانتا ہے اور اُنکو کام مین لاسکتا ہے۔ اور جو نیک نیتی اور مستقل مزاجی سے اسلام اور خلافت اسلام کی خدمت کرنے اور تقویت دینے مین شب و روز مصروف ہے اور جس نے اپنی جنگی طاقت کو بھی اسقدر مضبوط کر لیا ہے کہ اُسکو اب ان گیدڑ بھبکیون کی کوئی پروا نہین ہے۔ وہ خاطر جمع رکھین کہ سلطان المعظم اپنے ملکی انتظام مین اب کسی غیر سلطنت کو دخل نہ دینے دینگے اور بشرطیکہ مشیت ایزدی اسکے برخلاف نہو۔ وہ بفضل الٰہی بہت جلد اپنی حالت ایسی سنبھال لینگے کہ اُنکی سلطنت کو ان بیرونی دراندازیون سے پوری پوری آزادی مل جائیگی۔ (آمین)۔

مفروضہ مظالم آرمینیا کے متعلق عیسائیونکا ایک اور عظیم الشّان جلسہ

٦- اگست ۱۸۹۵ء کو بصدارت ڈیوک آف ویسٹ منسٹر آرمینیا کے انتظام نظم ونسق مین ایک زبردست اور موثر تغیر اور تبدیلی طلب کرنے کی تائید مین ایک عظیم الشان جلسہ چیسٹر کے ٹاؤن ہال مین منعقد ہوا اور مسٹر گلیڈسٹون نے یہ رزولیوشن پیش کیا کہ "یہ مجلس اپنا دلی یقین اور اعتماد اس بارہ مین ظاہر کرتی ہے کہ ملکہ معظمہ کی گورنمنٹ جو کچھ کاروائیان ترکی آرمینیا کی باشندگان کے لئے اُس صوبہ کے انتظام مین ایسی اصلاحات کو حاصل کرنیکے واسطے کرے جن سے اُن باشندگان کے حفظ جان ومال - دین ومذہب اور عزو وقار کی پختہ اور قوی ضمانتین بہم پہنچ جائین - تمام قوم بلا تمیز فرقہ اور پارٹی کے اُن کاروائیون کی سچے دل سے مدد ومعاون ہوگی - اور ساتھ ہی یہ مجلس اس بات کا اظہار کرتی ہے کہ کوئی اصلاحات موثر ثابت نہین ہوسکتین جبتک کہ وہ یورپ کے کل دول عظام کی مسلسل نگرانی مین نہ رکھی جاوین"۔

مسٹر گلیڈسٹون نے اسکے پیش ہونیسے پہلے ایک بڑی لمبی چوڑی مگر سراپا لغو تقریر کرکے اپنے دل کا رہا سہا بخار ترکون کے برخلاف نکالا - خلاصہ اسکا درج ذیل کیا جاتا ہے - اور ہر حصہ تقریر کے شروع مین اسکا لب لباب بطور عنوان درج کردیا ہے -

"غارت قتل - زناء بالجبر - اور عقوبت جسمانی"-

"ہم ارمینیون کے ڈیپوٹیشن کے سامنے تقریر کئے مجھے چھہ یا آٹھہ ماہ ہوگئے ہین - اسوقت تک جسقدر بڑے بڑے الزامات لگائے گئے تھے - اب اُنکی پوری تصدیق وتثبیت ہوگئی ہے - مسٹر ڈلن کے مضمون کا جو اُنہون نے کوارٹرلی ریویو مین دیا کل لب لباب ان چار لفظون مین جمع کیا جاسکتا ہے - غارت قتل زناء بالجبر - اور عقوبت جسمانی - اِنکی مرتکب قوم کی وہ جماعتین نہ تھین جنہین

خطرناک پکارا جاتا ہے۔ بلکہ یہ کل کارروائی قسطنطنیہ کی گورنمنٹ اور اُسکے ایجنٹون کی ہے۔ ان بدنعالیون مین سے ایک بھی ایسی نہین ہے جس کی وہ گورنمنٹ اخلاقاً ذمہ وار نہ ہو۔ (جیرز)۔ وہ ایجنٹ کون مین؟ یہہ۔ اور ان کی تین قسمین ہین۔ اول وحشی کُرد جن کو سلطان اور اُسکی گورنمنٹ نے نامہاد طریقے سے بغیر کسی جنگی قاعدہ یا ضبط کے ادعائی رسالہ کی رجمنٹون مین بھرتی کیا ہے۔ اور سلطان کے سپاہیونکی حیثیت بخشکر پھر اُن کو آرمینیا کے باشندون کو تباہ کرنے کے لئے کھلا چھوڑ دیا ہے۔" (انگریز لوٹیرے سرحدیون کو ملیشیا مین اور روسی قزاقون کو فوج رسالہ مین بھرتی کرلین توخیر! لیکن اگر سلطان ایک جنگجو اور سپاہی قوم کو اپنے ضبط فوجی مین لاکر اُس سے مستفید ہونے کی کوشش کرے تو گناہ کبیرہ کا مجرم۔ اور ہو بھی کیون نہ؟ کل عیسائیون کو دُکھ بھی تو اسی جنگی طاقت کے بڑھ جانے اور سلطان کے اپنے ملک کے ہر ایک وسائل سے متمتع ہونیکا ہے؟۔ مولف)۔ "دوسرے ایجنٹ ترکی سپاہی ہین۔ جو ان کرتوتون مین کسی نہج کردون سے پیچھے نہین رہے۔" (یہ لیجئے! صرف کردون کو ہی فوج مین بھرتی کرلینا کافی نہین ہے۔ بلکہ سلطان اس بات کا بھی گنہگار ہے کہ اُس نے آئینی فوج نظام بھی کیون رکھی ہوئی ہے؟ بقول اس مستعفی وزیر اعظم انگلستان کے (حضرت) سلطان المعظم کو چاہئے تھا کہ امیر بخارا کی طرح ملک روس یا ہچو قسم دیگر بھیڑیون کو دیکر خود کوہ قاف پر پریون مین بسیرا جا کرنے کے لئے درخواست کرتے۔ اے متعصبو! اپنے دلی کینہ کو کچھہ تو چھپا رہنے دو۔ مولف)۔ "اور تیسری جماعت اُن ایجنٹون کی ترکی گورنمنٹ کے حکام ملکی پولیس اور محصلین ہین۔" (لو سنو! اب تو صاف صاف جواب دیتے ہین کہ نہ اپنی مسلمان قوم کرد کو فوج مین بھرتی کرو۔ نہ فوج آئین رکھو۔ اور نہ ہی ملکی انتظام کے واسطے تحصیلدار اور پولیس وغیرہ۔ بلکہ ملک ان عیسائی نیک بختون کے حوالے کرکے آپ بوریا بستر اُٹھا کر چلدو۔ مگر کہان جائین؟ یہہ مسٹر صاحب نے نہین بتایا۔ کیا بُرے کے گھر جائین؟۔ مولف)۔ "یہہ تینون جماعتین ضد بضدی آپس مین مقابلہ کرتی رہین کہ دیکھئے اس بیش نظر جہنمی اور وحشیانہ کام کے لئے اپنے آپ کو کون زیادہ قابل ثابت کرتی ہے؟۔ مگر ان تینون سے بالا اور زیادہ گنہگار ترکی گورنمنٹ کے اعلیٰ عہدہ داران ہین۔" (کیا اچھی منطق ہے تین کہہ کر چار بتاتے ہین۔ جوش جنون مین شائد پیچھے یاد آیا ہوگا۔ کہ وہ تینون تو صرف خاص صوبہ آرمینیا کے عہدہ داران تھے۔ قسطنطنیہ کے وزراء چھوٹے جاتے ہین حالانکہ ان مین کئی عیسائی بھی ہین۔ مگر غالباً وہ مسلمانون کی ملازمت کیوجہ سے پکے عیسائی نہ سمجھے جاتے ہونگے۔ اور شائد اسیلئے ویسی ہی مجنون مجلس نے یہان جیرز دیئے) مولف۔

"عہدناموں کی ذمہ واریان"

"یہ اشارے اور کنائے محض مضحکہ خیز اور پوچ ہین کہ ترکون کے یہ افعال آرمینیوں کی باغیانہ کوششوں کے جواب مین تھے۔ ترکی گورنمنٹ نے اُن مظالم کی اطلاعین ملنے پر ۱۸۷۷ء کے بلگیریا والے مظالم کیطرح ایکے بھی اُن سے انکار کردینے کے چارہ سے کام لیا۔ ۱۸۵۶ء اور ۱۸۷۸ء کے عہدنامے دول عظام کو پورا استحقاق بخشتے ہین کہ آرمینیا مین داخل ہوکر اُسکی حکومت ٹرکی کے ہاتھون سے لیلیوین"۔

(اس ادعا کی تردید دونون عہدنامون کی شرائط کی رو سے مین اصل مضمون مین کرچکا ہون مگر چونکہ کا حوالہ ہر مخالف یا موافق تقریر یا تحریر مین دیا جاتا ہے اور ہمارے دیسی بھائیون کو انکی شرائط سے بھی تقریباً پوری لاعلمی ہے اسلئے بڑی کوشش سے انکو مہیا کرکے بطور ضمیمہ آخر مین لگادیا گیا ہے کہ ناظرین ان مدبّران یورپ کی راست بازی کو خود پرکھ سکنے کے قابل ہوجائین۔ مولف)۔ "اور ۱۸۷۸ء والا عہدنامہ انگلستان کو آرمینیا کی بدانتظامیان رفع کرانے کا خاص اختیار دیتا ہے بشرطیکہ وہ اُسے برتنا پسند کرے۔ اور یہ اختیار دینے کے ساتھ ساتھ اُسپر بڑی بھاری خاص خاص ذمہ واریان بھی عائد کرتا ہے"۔ (یہ اشارہ غالباً قبرس والے معاہدہ کیطرف ہے۔ جسکا پورا متن اصل مضمون مین درج کرکے مین اس دعوی کا بطلان بخوبی ثابت کرچکا ہون مولف)۔ "اُن عہدنامون نے دول پر چند ڈیوٹیان (فرائض) قایم کردیئے ہوئے ہین۔ اگر انہون نے ترکی گورنمنٹ سے اِس امر کی ضمانت اور وعدے لئے کہ وہ تمام خرابیون اور بدنسقیون کو دور کرکے ملکی اور مذہبی آزادی کو قایم کریگی۔ اور پھر وہ وعدے پورے نہوئے تو انکو اس ایفا کے پورا کرانے کے اُن فرایض کو بجالانا پڑیگا۔ نہ صرف یہی کہ وہ محض اپنے استحقاقات اور اختیارات ہی کو کام مین لانے پر قناعت کئے بیٹھی رہین"۔

ایک سعید افواہ

"آج ایک خبر شایع ہوئی ہے۔ مگر ایسی خبر جو مین نے صرف مانچسٹر گارڈین مین پڑہی ہے۔ اور مجھے نہین معلوم کہ کسی اور اخبار مین بھی مندرج ہے یا نہین کہ دول عظام نے ترکون کے لیت و لعل اور ہٹ دہرمی سے تنگ آکر ان بے ہنگام طول طویل کارروائیون کو سرسری طور پر ختم کردینے کا مصمم ارادہ کرلیا ہے انکو پورا اختیار ہے کہ کسی کمشنر کو آرمینیا مین بھیجدین۔ اور اُسکو یہ اختیارات عطا اور اس قابل کردین کہ

ملک پر سلطان کے نام سے حکومت کرے - ان بڑے عظیم الشان اختیارات کو برتنے کے واسطے ایک جنٹلمین کا نام لیا گیا ہے جو انگریز نہیں یا ایسی قوم مین سے نہین ہے جو ترکی عیسائیون سے بری نہ برد ستا اور عداوت رکھنے والی خیال کی گئی ہو - بلکہ اُس جنٹلمین کا نام بیرن وان کیلے Barann van Kallay.
ہے - جسے بوسینیا ہرزی گو دینیا کے انتظام و اصلاح کا مشکل کام سپرد کیا گیا تھا اور جو اُس عہدہ برائی سے بڑی ناموری اور نیکنامی سے فارغ ہوا تھا - وہ ہنگرین ہے اور ہنگری کے لوگ ترکی سلطنت کے عیسائیون کے ہمدرد اور خیر خواہ نہین خیال کئے جاتے - مگر خیر کچھ پرواہ نہین ہے - اگر وہ اچھا آدمی ہے - اور اپنے کام کو سمجھتا ہے جو اُسے کرنا ہے اور اُسکو کرنیکا ارادہ رکھتا ہے تو ہم اپنی کسی قومی رقابت یا رشک کو معاملہ کی اس نسبتًا زیادہ اطمینان بخش سلجھاؤ کے راستہ مین مداخلت نہین کرنے دیتے " (کیون کرنی ہے ؟ اگر خدا نخواستہ یہ بات ہوگئی تو تمہارے دل کی مراد پوری ہو جاویگی - اور آرمینیا کیا کل سلطنت تمہارے باپ دادا کی ہو جاویگی - مگر ایسا ہرگز نہین ہوگا - مولف) " لیڈی صاحبات و حاضرین مجلس! مین اس خبر کے درست ہونیکا آپ کو وثوق سے یقین نہین دلا سکتا - خدا کرے سچ ہو - اور اگر نہو تو خدا اسے سچ کرے " (ہان ہم بھی کہتے ہین کہ یہ سچ ہو کہ آئے دن کے قضیے بکھیڑے ختم ہو کر معاملہ یکسو ہو جاوے - یا خلیفۃ المسلمین ابو عبد اللہ آخری مسلم بادشاہ اندلسیہ کیطرح قسطنطنیہ سے ڈیرا ڈنڈا سنبھال چلتے بنین - یا پھر آپ جیسون کو ایسی باتین کہنے یا کرنے کی جرأت باقی نہ رہجاوے - مولف) -

" ایک زبردست اور عجیب عقدہ کشائی ترکونکو کہدو کہ نکل جائین "

" غالبًا یہہ گورنمنٹ کے بس مین نہین ہے اور غالبًا یہہ ابھی اُسپر فرض بھی نہین ہے کہ ہمین معتبر اطلاع دے لیکن بہت مدت وہ اطلاع ہم سے باز رکھی جا چکی ہے - اگرچہ مین اسکی وجہ نہین جانتا مگر مجھے فرض کرنا پڑتا ہے کہ اگلی گورنمنٹ کے پاس ایسا کرنیکے کافی اور حسن وجوہات ہونگے - مین خیال کرتا ہون کہ ابھی وہ وقت نہین آیا کہ اس مسئلہ پر فیصلہ کرنا ممکن ہو - اور اگرچہ ہمین کوئی ایسی خبر نہین ملی جسپر ہم وثوق سے اعتبار کر سکین " - (تو بندۂ خدا پھر کیون ایسا واویلا کر رہا ہے - پہلے کمیشن کی رپورٹ تو شایع اور تحقیقاتی خبرین مشتہر ہو لینے دیتے پھر

سلہ یہی بوسینیا اور ہرزی گو وینیا جو صدیون سے سلطنت عثمانیہ مین شامل اور جسکی آبادی کا ۳/۴ حصہ مسلم تھا اور جن کو کسی نے فتح نہین کیا مگر بیچارے ترکون کے دوست اگلی معاون انگریز دین نے برلن کانگرس مین آسٹریا کو دلا دیئے تھے کہ سلطان اُنکا انتظام نہین کر سکتے اور اُنکی آمدنی خرچ کو کافی نہین ہے - آیرلینڈ کا کیا حال ہے یہی نقطہ چترال گلگت کی آمدنی شاید خرچ سے زیادہ ہوگی ؟ نافہم و تدبر

جو کچھ کہنا تھا کہتی - مولف)" لیکن پھر بھی مین خیال کرتا ہون کہ بعض ایسی باتین ہین - مثلاً وہ جنپر آج بحث ہوئی - یا جو کئی مختلف صورتون مین زیر بحث آچکی ہین کہ انکی بنیاد پر ہکو اپنی رائے قائم کرسکنا پورے طور سے ناممکن ہے - اور کچھ مجھے کہنا چاہیئے - وہ یہہ ہے کہ یہہ تمام معاملہ تین مختصر باتون مین جمع کیا جاسکتا ہے مین نہین جانتا کہ تینون مین سے کونسی زیادہ اہم اور کونسی کم اہم ہے - میری سمجھہ مین تقریباً ہر ایک اور تینون اشد ضروری ہین - پہلی بات یہہ ہے کہ تمہین اپنی درخواستون مین معتدل ہونا چاہیئے - جو کچھہ واقعی ضروری ہے اُس سے زائد ہرگز نہ طلب کرو" (ناظرین) اِس منصفانہ فقرہ پر خوش نہو جانا - ایک لمحہ صبر کرو اور تمہین معلوم ہو جاویگا کہ گلیڈسٹون صاحب کس بات کو ضروری سمجھتے ہین - مولف)" اور یہ کہ وہ مطالبات حتی الامکان دول کی پیش کردہ تجاویز کے جسقدر کہ وہ ہمین معلوم ہین اور ہمارے پیش نظر ہین موافق و مطابق ہون - اس قاعدہ پر بڑی احتیاط سے پابندی کیگئی ہے - لیڈی صاحبات! اور حاضرین!! مین یہہ کہنے سے مطلقاً نہین جھجکتا کہ اِس معاملہ کو باحسن وجوہ اور کامل ترین صفائی سے سلجھانیکا یہہ طریقہ تھا کہ ترکون کو کہدیا جاتا کہ آرمینیا سے نکل جاؤ - (بڑے زور سے چیرز) - اُنہین وہان رہنے کا کوئی حق حاصل نہین ہے - اور اِس سے بڑھکر کارگر اور کوئی تدبیر اِس مسئلہ کو حل کرنے کی نہین تھی - مگر یہہ کسیطرح سے یقینی امر نہین ہے کہ کل یورپ یا یہہ تینون سلطنتین ہی اس بات کا مطالبہ کرنے مین متفق الرائے ہین - اِسلئے سوائے اسکے جو اشد ضروری معلوم ہوتی ہے ہمین ہر ایک دوسری بات کو چھوڑ دینا چاہیئے"

"ترکی وعدون کو قبول مت کرو - کرنا چاہیئے اور کرنا ہوگا مین فرق"

"اور اب مین دوسرے دو قاعدون کی طرف آتا ہون اور اُنمین سے پہلا یہ ہے کہ تمہین کبھی ترکی وعدون کو منظور نہین کرنا چاہیئے" (سنو سنو) (ترکون کی خلاف بیانی یا نقض عہد اور عیسائیون بلکہ خود نفس نفیس ذات شریف مسٹر گلیڈسٹون صاحب کی راست گوئی اور ایمانداری کا مفصل حال اصل مضمون مین درج ہو چکا ہے) "وہ نکمے ہونیسے بھی بدتر ہین - اور صرف وہی ناتجربہ کار اور ناواقف شخص ایسے دہوکہ کہا سکتے ہین - جن کا قدرتی طور پر یہہ خیال ہو کہ جب کوئی وعدے کئے جاتے ہین تو ضرور کچھہ نہ کچھہ اُن کے ایفا کرنے کی بھی نیت ہوتی ہے - یاد رکھو کہ کوئی تجویز ایک کوڑی کی وقعت کے قابل نہوگی جب تک کہ ترکی گورنمنٹ کے وعدون کے علاوہ اُسنے بالکل خارجی طور پر کوئی زبردست ضمانتین اُنکی تائید مین نہون -" (تعریف کے نعرے) "ایک اور لفظ ہے جو مجھے کہنا چاہیئے - اور وہ یہہ ہے کہ اگر تم بحث مین ایک لفظ سنو جو

مین مانتا ہون کہ معمولی حالتون مین تمام ڈپلومٹیک (سفارتی) کارروائیون سے خارج رہنا چاہئے تو ڈرنہ جانا وہ لفظ دباؤ ہے ۔ دباؤ ایک وہ لفظ ہے کہ قسطنطنیہ مین وہ خوب اچھی طرح سے مفہوم ہے۔ اور یہ وہ لفظ ہے کہ قسطنطنیہ مین اسکی نہائیت اعلیٰ قدر و منزلت ہوتی ہے۔ اور خوب سمجھا جاتا ہے۔ یہ وہ زبردست دوا ہے کہ جب کبھی اسکا وہان استعمال کیا جاتا ہے تو بے اثر نہین رہتی" (ہنسی)۔

"صاحبان! مین ان لفظون کو کبھی استعمال نہ کرتا۔ اگر مجھے خود ترکی گورنمنٹ کی کارروائیون کا بہت بڑا اور نہائیت گہرا تجربہ نہوتا۔ حق بجانب ہونیکی کوشش کرو سادہ اپنے مقدمہ کو اچھا بناؤ۔ اور جب ثابت ہو جائے کہ تم حق بجانب ہو اور اُسے اچھا بنا چکو تو عزم بالجزم کر لو کہ اُس حق کو غالب کرکے چھوڑینگے۔ اس مقدمہ مین صرف نحو کو بھی کسیقدر تعلق ہے۔ یاد رکھو کہ اگر فقرہ "کرنا چاہئے" قسطنطنیہ مین بولا جانے پر رقیق ہوا مین جا پہنچتا ہے۔ اور اسکی کوئی کسیطرح طاقت یا گران وزنی محسوس نہین کیجاتی تو برخلاف اسکے اسی فقرہ کے ہم معنے دو لفظی کلمہ "کرنا ہوگا" کو اچھی طرح سے سمجھا جاتا ہے۔ اور یہ ایک ثابت شدہ امر ہے۔ جسکی تائید یقینی تجربہ اور جسکی تصدیق نقشہ یوروپ کے ملاحظہ سے ہوتی ہے۔ کہ اس حکم کا برمحل اور باسلیقہ استعمال کیا جانا کبھی بلا اثر نہین رہتا" (حضرت یاد رکھئے کہ آپ کے تجربہ کے باطل ہونے اور یوروپ کے نقشہ کی ترمیم ہونیکا پھر وقت آگیا ہے۔ مولف)۔

"ترکون کی دیوانگی عیسائیونکی بیخ کنی"۔

"صاحبان! مجھے تم کو یہ بتا دینا لازم ہے کہ ہم بیشک ایک بڑی نازک حالت مین پہنچ گئے ہین۔ دیکھئے یوروپ کی یہ تین بڑی بڑی سلطنتین چوبیس کروڑ سے زیادہ یعنے ٹرکی سے آٹھہ گنی یا دس گنی رعایا پر حکمران ہین۔ جو ٹرکی کی دولت سے بیس گُنا زیادہ دولت۔ اور ٹرکی سے پچاس گنا زیادہ طاقت و اقتدار رکھتی ہین۔ وہ کل دُنیا کے سامنے اپنے تئین اس معاملہ مین پھنسا چکی ہین۔ اب مین تم سے سوال کرتا ہون کہ اگر یہ ایک نامعقول مقابلہ و بے دلیل مزاحمت کے سدراہ ہونے سے اپنے مطالبات سے باز آجائین۔ اور یہ یاد رکھو کہ مین یہ پہلے اُصول قایم کر چکا ہون کہ ہمارے مطالبات معقول اور مناسب ہونگے۔ تو مین پوچھتا ہون کہ اگر وہ سلطان اور عثمانی گورنمنٹ کی نامعقول مزاحمت کے مقابلہ سے پس پا ہو جائین تو کیا دنیا بھر کے سامنے اس سے بڑھکر انکی کوئی ہتک اور بے عزتی ہو سکتی ہے؟۔ ڈیوٹی (فرض) کا ہر ایک محرک و موجب خودداری کے ہر ایک محرک و موجب کے مطابق

ہوتا ہے اور میرے لارڈ ڈیوک صاحب! خود آپنے ہی ایک لفظ جو سخت خوفناک لفظ یعنی لفظ
بیخکنی ہے۔ زبان مبارک سے باہر نکالا ہے۔ مین نہین کہتا کہ مین اپنے آپ کو اس معاملہ کے پرکھنے اور
جانچنے کے قابل جانتا ہون۔ نہین مین نہین خیال کرتا کہ مین ایسا کہتا ہون۔ مگر اس مین کچھ شک نہین
کہ یہ عام مشہور ہو رہا ہے اور اس بات کا دور دور چرچا پھیل رہا ہے کہ ترکی گورنمنٹ کی پچھلی کاروائیان
نہ صرف آرمینیا بلکہ کل سلطنت کے عیسائیونکی بیخ کنی کرنیکے مصمم اور بالجزم ارادہ پر مبنی ہین۔ مین امید کرتا
ہون کہ یہ بات درست نہین ہے۔ مگر ساتھہ ہی مین یہہ کہنے سے گریز نہین کرسکتا کہ اس بات کی تائید
مین چند شہادتین موجود ہین۔ اور سب سے بڑی شہادت جس سے اسکی تائید ہوتی ہے۔ ترکی گورنمنٹ کی
اتم دیوانگی اور سرمستی ہے۔ سنئے! میرے وقت مین ٹرکی کی گورنمنٹ لائق اور دیانتدار آدمیون کے ہاتھہ
مین تھی۔ مین کہتا ہون کہ اب سے تیس برس پہلے تم ٹرکی کی گورنمنٹ کے اقرارون پر ویسا ہی بھروسہ کرسکتے
ہے۔ جیسا کسی اور یورپین طاقت کے اقرارون پر" (حضرت! ہمین یورپین طاقتون کی راست
روی معلوم ہے۔ تعریف نہ کیجئے! ایسی ایمانداری خدا کسی کو نہ دے۔ اور اگر (بالفرض محال) ترکون مین
اُسوقت ویسی ایمانداری تھی تو بہت اچھا ہوا کہ اب نہین ہے۔ اب سے چوبیس پچیس برس پہلے آپکی
اور آپکے یار غار روسیہ کی بحیرۂ اسود کے معاملہ مین ایمانداری کسی سے چھپی ہوئی نہین ہے۔ ناظرین
نے اصل مضمون مین اُسے دیکھہ لیا ہوگا۔ مؤلف) "ممکن ہے کہ تم انکے کامون کو پسند نہ کرتے۔ مگر اُن کے
وعدون پر اعتبار کرسکتے تھے۔ لیکن اب تو اُنپر ایک طرح کی مستون کی سی سرمستی و بیخودی۔ اور متکبرانہ
جہالت مسلط ہوگئی معلوم ہوتی ہے" (ابھی آگے آگے دیکھنا۔ اور یہ متکبرانہ جہالت آپ کو کیسی کھٹکتی
ہے۔ مؤلف)۔

"کوہ لبنان کا سبق"

"ٹرکی مین کونسا نیا واقعہ ظہور پذیر ہوگیا ہے کہ اُسکی گورنمنٹ شیخی بگھارتی ہے اور وقتاً فوقتاً نخرے
دکھاتی ہے کہ وہ اپنے رعب اور وقار مین فرق نہین آنے دیسکتی۔ اور اپنے حقوق مین سے کسی ایک کو ہاتھ
سے نہین دے سکتی۔ اپنی سلطنت کے تیسرے حصہ مین اُسکے حقوق سے کیا نتیجہ پیدا ہوا ہے؟ میری
زندگی مین روم کا تیسرا حصہ اُسکے قبضہ مین سے نکل چکا ہے اور اُن زرخیز اور نہائیت خوبصورت ملکون
کے جو کبھی عثمانیہ حکومت کے ماتحت تھے۔ ایک کروڑ ساٹھہ یا ایک کروڑ اسّی لاکھہ باشندے آج ویسے ہی آزاد
ہین۔ جیسے کہ ہم ہین۔ اِس بات سے ترکی گورنمنٹ بھی ویسی ہی واقف ہے جیسے کہ ہم ہین"۔ (حضرت! اِن بات

نے ہی تو اسکو ہوش دلایا ہے کہ اب اور زیادہ نہ تمہارے دوستانہ مشوروں اور نہ ہی تمہاری مخالفانہ گیدڑ بھبکیون سے دہوکھہ کھائے - مؤلف) - اور پھر بھی ہم اُسکو اُنہی دیوانہ روشون پر چلتے ہوئے دیکھ رہے ہین۔ دوسری طرف میرے آقا ڈیوک صاحب نے نہایت نصفت پسندی اور معاملہ فہمی سے اُس طرز حکومت کیطرف اشارہ کیا ہے جو ۱۸۶۱ء مین وادی کوہ لبنان مین قایم کی گئی - اور جبسے وہان کی مقامی کمیٹیون اور انسٹیٹیوشنون کو بہت کچھ استحکام اور رعایا کو سیلف گورنمنٹ کے معتدبہ اختیارات مل گئے اور جنسے خاطرخواہ نتایج پیدا ہوئے ہین اسیطرح ملک کے ایک اور حصہ مین جو اگرچہ بہت بڑا نہین ہے ایکطرحکی لوکل سیلف گورنمنٹ قایم کیگئی اور وہ خاطرخواہ کام کر رہی ہے لیکن جب ہم ایکطرف دیکھتے ہین کہ گویہ تجربے یقیناً کامیاب ہوئے ہین مگر جب یونانیون اور بلغاریون اور دیگر چار پانچ ریاستون مین اُنکو اختیار کیا گیا تو وہ ان ریاستون کو کھو دینے کے باعث ہوئے تو اسوجہ سے مین کہتا ہون کہ ترکی گورنمنٹ بادی النظر مین ایسی دیوانگی اور وارفتگی کی حالتمین تھی کہ ہم یہہ ماننے کیطرف مائل ہوسکتے ہین کہ یہہ ممکن ہے کہ بعض حالات مین وہ ایسی دیوانہ ہوجائے کہ عیسائی رعایا کی بیخکنی کی تجویز پر کاربند ہوجائے" (حضرت! یہہ سو برس مین وہ دیوانہ نہین ہوئی تو یقین رکھئے کہ آئندہ بھی نہین ہوگی مؤلف)

"علی پاشا ایسے آدمی درکار ہین مداخلت نہایت ضروری ہے"

"ہان یہہ بڑی غمناک اور خوفناک کہانی ہے جو مین بڑے عرصہ سے تمہین سُنا رہا ہون - مگر پھر بھی اُسکا بہت تھوڑا حصہ بیان کرسکا ہون - لیکن مین امید کرتا ہون کہ اُس رزولیوشن کی عبارت سُنکر جو تمہارے سامنے پیش کیا جاویگا تم اِس بات مین متفق الرائے ہوگے کہ مقدمہ مکمل اور حجت قایم ہوچکی ہے - مین تو بجائے خود بڑا خوش ہونگا اگر ترکی گورنمنٹ کو ہوش آجائے اور زیادہ پیچیدگیان نہ بڑھنے پائین - کاشکے علی پاشا اور فواد پاشا جیسے اشخاص جو جنگ کریمیا کے بعد ترکی حکومت کے مشیر و وزیر تھے قبرون مین سے زندہ ہوسکین اور ترکی پالیسی مین اپنے اصولون اور ہمت و جرأت کی روح پھونک سکین" - (ہان اسلئے کہ باوجود اِس فتح نمایان کے اُس سے کچھ فائدہ نہ اُٹھایا✻ نہین جناب! حضرت سلطان المعظم کا وجود بابرکات اور غازیان اعداکش و تلو عثمان پاشا و احمد مختار پاشا کی موجودگی کافی و وافی ہے - اور اطمینان رکھئے کہ اگر صورت معاملہ ایسی ہی رہی تو وہ آپ کا پورا اطمینان کردینگے کہ انمین ہمت و جرأت اور اعلیٰ اصولون کی روح موجود ہے - اور اگر ایک عمر پاشا

✻ بندر پوتی مغلوب روس کو ملجانے دیا سرو یا رومنیا - مانٹینگرو کو نیم آزاد ہوجانے دیا - قرضہ کی بلا سر ہتھیالی - اور کفار کو سلطنت عثمانیہ مین پورا پورا دخل دیدیا - جسکی بدولت ہر روز یہ گل کہل رہے ہین - ۱۲-۱۲-۱۳

مرگیا ہے تو ویسے دو شیر ببر موجود ہین۔ اور اعلیحضرت سلطان المعظم کی صایب تدبیر سر آرعلی پاشا اور فواد پاشا سے بڑھکر زبردست ہے۔ مؤلف) "میری رائے مین یہہ چیز ہے جسکی سب کو آرزو کرنی چاہئیے اور اگرچہ ٹرکی کو ان خوفناک الزامات کا مجرم ہونے کی بجائے اُن سے بری الذمہ شدہ پانا زیادہ خوشگوار ہوگا۔ مگر پھر بھی (ذرا اگلا فقرہ پڑھکر رایے قایم کرنا۔ مؤلف) "اگر ہمین انسانیت اور ہمدردی کا ذرا بھی پاس ہو اور اگر پچھلے بارہ یا اٹھارہ مہینون مین اسقدر کاروائیان کرنے کے بعد ہمین اپنی عزت کا کچھ بھی خیال ہو تو ہم کو ضرور مداخلت کرنی چاہئیے۔ ہان اس بات کی ہم کو سخت احتیاط کرنی چاہئیے کہ حد انصاف سے متجاوز کوئی مطالبہ نہ کرین" (اور جو کچھ اُنکا انصاف آپکو کہتا ہے وہ آپ صفحہ مین کہہ آئے ہین۔ مترجم) "مگر ساتھ ہی کم از کم اسقدر ضرور ہو جسقدر کہ ضروری ہے۔ اور ہمین یہ مصمم ارادہ کرلینا چاہئیے کہ خدا کی مدد سے جو کچھ ضروری ہے اور جو کچھ حق ہے اُسکو ہم بہرحال پورا کرینگے خواہ ہمین ہماری مزاحمت یا مقابلہ کیا جاسے یا نہ" (سید ہا ہی کیون نہ کہدیا کہ فوراً روم کو اعلان جنگ دیدیا جائے) بڑے زور سے سلسلہ چیرز و بگیں اور رزولیوشن کو بڑے جوش و خروش سے پاس کردیا گیا۔

مئی ۹۵ء کو ایک جلسہ عیسائیون نے بصدارت ڈیوک آف آرگائل سنٹ جیمس ہال واقع لنڈن مین بڑے زور و شور سے کیا تھا۔ اسکی اجمالی کیفیت مین شروع مین عرض کرچکا ہون اُسکی تردید مین ویسا ہی ایک عظیم الشان جلسہ مسلمان اور اکثر منصف مزاج عیسائی صاحبون نے ۲۲ مئی ۹۵ء کو ویسٹ منسٹر ٹاؤن ہال واقع لنڈن مین کیا۔ اُس مین علاوہ مسلمانون کے (جن مین شیخ کوئلیم اور مسز نفیسہ کیٹ صاحبہ بھی شامل تھین) چند معزز و مقتدر عیسائیون نے بھی پر زور اور انصاف سے بھری ہوئی تقریرین کی تھین جن مین سے سر ایشمیلڈ بارٹلیٹ ممبر پارلیمنٹ اور امیر البحر سر جے اڈمنڈ کامرل کی تقریرین جامع اور ذاتی تجربہ پر مبنی ہونے کی وجہ سے اس لائق ہین کہ انکا ترجمہ اردو دان اصحاب کی آگاہی کے واسطے بطور ضمیمہ اس رسالہ کے ساتھ درج کردیا جائے۔

تقریر سر ایشمیلڈ بارٹلیٹ ممبر پارلیمنٹ

"صاحب صدر انجمن۔ لیڈی صاحبات! و حاضرین جلسہ جو طرز اینگلو ارمنی (انگریزون اور ارمنون کی) ایجیٹیشن (تحریک و تحرک) نے اختیار کرلی ہے اُسپر مسلمانون کی رنجش اور خفگی بالکل حق بجانب ہے۔ اور مین اس سے ذرا بھی متعجب نہین ہون سینٹ جیمس ہال والے جلسہ نے صاف صاف طور پر

ظاہر کردیا ہے کہ یہہ تحریک (اجیٹیشن) مسلمانون کے مخالف جہاد کے درجہ تک تنزل ہوگئی ہے (چیرز)
اسمین سلطنت عثمانیہ کے شہنشاہ - فوج اور رعایا کے برخلاف بلاتمیز احد سے پوری پوری بے لگام بد
زبانی سے کام لیا گیا - (سنو سنو) مین اُس مکروہ عبارت کو جو سلطان روم اور ترکی کی افواج کے برخلاف بغیر
کسی ذرہ بہر معتبر ثبوت کی موجودگی - بلکہ اسکی پرچھائین تک کے بغیر استعمال مین لائی گئی ہے - دوہرانا نہین چاہتا
(چیرز) مگر میری رائے مین اس اجیٹیشن کا سب سے بدتر نقشہ یہہ ہے کہ اُن الزامات کی جو اس بہتات سے ترکی گورنمنٹ
پر لگائے گئے ہین - تحقیقات مین وہی لوگ مستغیث وہی گواہ - وہی پنچ اور وہی جج ہین (سنو سنو) اِس
وقت ایک کمیشن جسے ہم بہمہ وجہ یہ باور کرنے کی ہر ایک وجہ رکھتے ہین کہ بڑی معتبر اور قابل کمیشن ہے - ان
الزامات قتل و مظالم کی جو ضلع ساسون کی نسبت مشتہر کئے گئے ہین - کمال غور و تدقیق سے تحقیقات
کر رہی ہے (چیرز) تین یورپین عہدہ دار از جانب انگلستان - فرانس و روس اس کمیشن کے ساتھ ہین کمیشن
کو سلطان نے ان الزامات کی گران وزنی کو دیکھتے ہی خود بخود بلا تحریک غیر سے مقرر کیا - (چیرز) مگر دم و سلام
کے اُن بیہودہ بدنام کنندگان کو اتنی حیا نہین آتی کہ کمیشن کی رپورٹ شایع ہونیکا انتظار کرلین - (سنو سنو)
وہ موجودہ الزامات کو دس گنا زیادہ بڑھا چڑھا کر گورنمنٹ کل فوج اور جمیع باشندگان پر الزامات عاید کر رہے
ہین - جو اگر درست بھی نکل آئین تو ترکی سپاہ کا ایک نہایت خفیف حصہ اُنکا ذمہ وار ٹھہر سکتا ہے (سنو سنو)
مین یہان کسی قسم کے مظالم یا بدکرداریون کی عذر معذرت کرنے کیواسطے کھڑا نہین ہوا ہون - (چیرز) مجھے
یقین ہے کہ خود سلطان المعظم بھی اپنے اُن افسرون کو جو معتبر شہادت پر ان جرائم کے جنکا الزام ایسا اندھا
دُھند ترکی افواج پر لگایا گیا ہے اُنکا بکے ذمہ دار ٹھہرائے گئے - سزا دینے کے لئے ہمہ تن آمادہ ہونگے
(چیرز) تحقیقات سے مجھے یقین ہے کہ مقتولین کی جو ہزارون کی تعداد بتائی جاتی ہے - وہ چند سینکڑون
تک آرہیگی - اور جو بیشمار مکروہ اور مہیب مظالم بیان کئے جاتے ہین وہ اِکے دُکے سپاہی کی بدعنوانی نکلیگی -
جسکا کُل کو افسوس ہوگا - اور جسکے عوض بشرطیکہ درست ہو مجرم کو سزا دیجائیگی اسبات کی ہم سب کو توقع ہے -
(چیرز) مجھے نام نہاد مظالم بلگیریا کا واقع اچھی طرح سے یاد ہے کہ کیسے ترکون کا فعل ہر ایک طرح سے غلط
بڑھا چڑھا کر اور مطعون ہونا مبالغہ بیان کیا گیا تھا - کیسی ان فتنون اور مظالم کی کہانیان جو بڑے وثوق سے
راست بیان کیجاتی تھین - بیسوان حصہ بھی درست نہ نکل سکین - اور کیسے یہہ ظاہر ہوگیا تھا کہ روسی روپیہ
اور روسی گماشتون کے اغوا سے بلغاری باغیون نے ہی پہلے پہل ابتدا کرکے مسلمانون کا قلع قمع کیا تھا
ان بلغاری باغیون نے مسلمان عورتون اور بچون پر نہایت ہی خوفناک اور مکروہ زیادتیان کین (سنو سنو)
اور انہین جرائم کا واجبی طور پر رومیلیا کے عیسائی بلغاریون کو جواب ترکی بہ ترکی دیا گیا - مگر وہ بھی ایک

نہائیت ہی محدود حد تک ۔ (سنو سنو) اُس مذہبی وقومی عناد خونخوار جنگ کے کل دوران مین اگرچہ ترکون
کو روسی اور بلغاری افواج کے وحشیانہ ظلم وستم سے خوفناک انگیختین مل رہی تھین ۔ مگر پھر بھی کوئی جرم ترکی سپاہ
کے ذمہ ثابت نہو سکا ۔ (چیرز) مین بذات خود اسوقت حتی الامکان حق الامر کو تحقیق کرنیکے لئے اُن ممالک مین گیا
تھا جہان اُن جرائم کا ہونا بیان کیا جاتا تھا اور نہ صرف مین نے ہی بلکہ کل منصف مزاج تحقیق کنندگان
نے بھی نتیجہ قایم کیا تھا کہ اُسوقت مسلمانون پر جو الزام لگائے گئے تھے انکا عشر عشیر بھی درست نہ تھا اور ترکی
سپاہ آئین کے برخلاف تو ایک الزام بھی پایہ ثبوت کو نہ پہنچ سکا تھا ۔ (بڑے زور سے چیرز) روئے زمین کی
فوجون مین سے کوئی فوج عثمانیہ افواج نظام ایسی بہادر مستقل مزاج پابند احکام ۔ تربیت یافتہ اور شاندار نہین ہے
(بلند چیرز) اور یہ صاحبان اُس ہر ایک شخص کی شہادت ہے جو انکی نسبت کچھ بھی علم رکھتا ہے ۔ ہر ایک
برٹش افسر نے جو کبھی انکے ساتھ رہا ہے اور ہر ایک دیانتدار کارسپانڈنٹ نے جو کبھی میدان جنگ مین انکے ساتھ
گیا ہے اور جس نے انکو لڑتے دیکھا یا اُنکے پیچھے پیچھے گیا ہے یہی گواہی دی ہے ۔

اخبار ڈیلی نیوز ترکی اور ترکون کے سخت جانی دشمن اخبار کے کارسپانڈنٹ مسٹر آرچی بالڈ فوربس نے
ایک آرٹیکل مین جو ۱۸۷۷ء کی جنگ ترکی و روس کے بعد لکھا گیا تھا ۔ جو کچھ ترکی سپاہ آئین کے بے نظیر چال چلن
کی تعریف لکھی ہے اُسے پڑھو (چیرز) آہ صاحبان بلغاری مظالم کی اصلیت وحقیقت کیا ہے ؟ مین عرض
کئے دیتا ہون ۔ یورپ کے عیسائی حکمرانون کے ممالک کے بہت سے حصونکی نسبت بلغیریا زیادہ باامن اور
سرسبز و شاداب ملک تھا ۔ روسی زار اور روسی ایجنٹون نے بڑی کوششون اور مشکلون کے بعد بلغاریہ کے
جنوبی حصہ مین ترکی سلطنت واقع یورپ کے عین شاہراہ پر بغاوت کھڑی کرادی ۔ بلغاری باغی اُٹھ کھڑے
ہوئے اور اُنہون نے بے پناہ اور امن پسند مسلمانون انکی عورتون اور بچون پر سخت خوفناک اور مہیب
مظالم توڑے جسپر اور جسکے جواب مین ایوناک بلیشیا یعنے اُن مسلمان بلغاریون نے جو عیسائی بلغاریون
کی بغاوت فرو کرنے کے لئے اکٹھے کئے گئے تھے ۔ اور جنہون نے چشم دید اُن واقعات کو دیکھا تھا اُس
وقت وہ قبیح افعال کئے جو جیسا کہ مین کہہ آیا ہون بیس سے سوگنا تک مبالغہ کے ساتھ بیان کئے گئے ۔
تب دس لاکھ سے زیادہ مسلمان دہقانی جن مین مستورات اور بچے زیادہ تھے اپنے گھرون سے نکالد
اور پھر ہر ایک طرح کے قتل وغارت کا نشانہ اور عناصر کی ناقابل برداشت سختیون کا تختہ مشق بنائے
گئے تھے (نعرہ ہائے شرم) خوش قسمت تھے وہ جو بھوک اور سردی سے مر گئے ۔ اور ان نام نہاد عیسائیون
کی وحشیانہ و ابلیسانہ بدسلوکیون سے بچ گئے (چیرز) تقریبًا ۵ لاکھ بے پناہ مسلمان اور انکی عورتین
اور بچے اس خوفناک جنگ کے دوران مین اور اُسکی وجہ سے ہلاک ہوئے ۔ کاش کہ اُسوقت کے یا اب

موجودہ زور و شور کا جو ارمنی پہاڑیون کے مفروضہ درد و آلام پر ظاہر کیا جا رہا ہے کچھ حصہ ہی ٹرکی کے
مسلمان باشندگان کے مصائب پر ظاہر کیا جاتا یا کیا جاوے (چیرز) ترک اور مسلمانون کی بدکرداریون کو
ایسے مبالغہ سے بیان ہوتا ہوا دیکھکر میرے تمام رگ و ریشہ مین سخت غصہ کی لہر بھر جاتی ہے اور اُن
شخصون کی جو اپنے آپ کو عیسائی کہتے اور عیسوی خیالات کے رہنما بننے کا ادعا کرتے ہین سب ایمانی
ریاکاری اور نا منصف مزاجی پر سخت متاسف اور محجوب ہوتا ہون (بلند چیرز) یہہ معاملہ برٹش اعزاز
کے واسطے بڑا نازک اثر رکھتا ہے۔ ملکہ معظمہ کی رعایائے ہند مین چھ کروڑ سے زیادہ وہ لوگ ہین جو
نہائیت ہی بہادر۔ تاج انگلشیہ کے تہ دل سے مخلص خیر خواہ۔ ہمارے ساتھی دلیسی رعایا کا بہت ہی مستقل
اور قایم بالذات حصہ اور مذہباً و مشرباً مسلمان ہین۔ ان کے علاوہ دُنیا کے مختلف حصون مین تین
کروڑ مسلمان اور ملکہ معظمہ کی رعایا ہین۔ یہہ لوگ کیا کہینگے؟ اور امیر کابل ایسے ہمارے مسلمان دوست
کیا کہینگے؟ جسوقت وہ اسلام کے برخلاف اس کینہ توز۔ خلاف حق۔ باطل محض۔ اور پر شرارت
جہاد کا حال سُنینگے (چیرز) ہمارے جنونی اور پر تعصب محرکین (ایجیٹیٹرز) یہہ ظاہر کرنیکے لئے
بے حد ہاتھہ پاؤن مار رہے ہین کہ تمام مسلمان اور ہر ایک ترک اور ہر ایک اسلام کا کلمہ پڑھنے والا
لازمی طور پر وحشی ظالم اور زمانہ کی ترقی سے پس پا افتادہ ہے۔ مین امید کرتا ہون کہ میرے یہ کہنے
سے کسی موجود الوقت مسلمان جنٹلمین کو آزردگی نہ پیدا ہوگی کہ مین اپنے مذہب کو سچے دل سے مانتا ہون
عیسائی مذہب پر یقین رکھتا ہون۔ اور چونکہ میرا یہ ایمان ہے۔ مین کل لوگون کو اسکا پابند دیکھکر
بڑی خوشی حاصل کرون مگر جیسے کہ مین عیسوی مذہب کو ایسے ساڑھے تین سو برس پہلے کی ٹارقوئی
میڈا کی انقوئی زیشن (In quisitionof Tanquimada)
(مذہبی عدالت جسمین پادری کل دیگر مذہب والون کو بڑی سخت سزائین دیتے تھے) کے کارنامون
یا عیسائی پادریون کی پر تعصبی سے جنہون نے پانسو برس ہوئے (فرانس کی بہادر عورت) جون
آف آرک کو زندہ جلا دیا تھا نہ پرکھونگا ویسے ہی مین مسلمانون یا اُنکے مذہب اسلام کو اُن مضحکہ خیز
اور افسانہ نما کہانیون سے جواب اسوقت بشپ آف ہیرفورڈ اور پادری میک کول ایسے جنونی
محرکین عالم مشتہر کر رہے ہین ہرگز نہین پرکھ سکتا (بلند چیرز) مسٹر گلیڈسٹون اور ڈیوک آف آرگائل
کو کیا اُفتاد پڑ گئی ہے یا خبط سما گیا ہے کہ عیسائیون کے پہلوان اور ٹرکی کے مصلح بن بیٹھے ہین؟
یہہ دونون اُس مجلس وزرا کے اراکین تھے جنکے اندھا پن اور کمزوری سے (طنزاً) جنگ کریمیا واقع
ہوئی (بلند چیرز) یہہ دونون جنگ کے بعد تقریباً ۲۰ برس تک صاحب منصب رہے۔ اور غیر محدود اختیارات

رکھتے تھے۔ اسوقت جبکہ اُن کو پورا اختیار اور طاقت حاصل تھی اُنہون نے کیون نہ ان اصلاحات کو ٹرکی سے جبراً منوانے کیلئے کچھہ کاروائی کی جواب تیرہوین گھنٹے اُنکو معلوم ہوا ہے کہ ایسی ضروری ہین اور ہماری گورنمنٹ اندہا دُہند اور سخت لاپروائی سے اُن مصیبتون مین کودرہی ہے جو اُسکے اور برٹش سلطنت کے لئے ایسی ہوشیاری اور احتیاط سے تیار کیگئی ہین (سنو سنو) وہ ہمارے یوروپین دوستون یعنی امن وامان قایم رکھنے کیغرض سے متحد شدہ سلطنتون۔ جرمنی۔ آسٹریا اور اٹلی سے جدا ہوگئی ہے اور اُسنے ٹرکی کے بارہ مین اپنی پالیسی کو ہمارے قدیمی رقیب اور دشمنون فرانس اور روس کی موافقت پر قایم کردیا ہے (سنو سنو) برٹش گورنمنٹ کو ناک سے پکڑ کر وہی طاقتین جو دنیا کے ہر ایک حصہ مین اب اسوقت اسکے اغراض ومفاد کے برخلاف ورتضاد تجویزین اور سازشین کررہی ہین۔ اُس سے قوم عثمانیہ کو تکلیف دلا رہی ہین اور اُس سے قوم مذکور کیساتھہ بُرا اور ناجایز سلوک کرا رہی ہین (چیرز) کیا اُس نہایت ہی قبیح نالائقی اور عدم قابلیت سے جو برٹش گورنمنٹ اور انگلو ارمنی محرکین ایک دولت عظیم کی پالیسی کو ایک غیر معتبر اور غیر ذمہ دار اور ابلہ فریب باتین والے اور ڈیلیون کے گروہ کے جاہلانہ اور جنونی تعصبات کی حسب منشا ہونیسے ظاہر کررہی ہین۔ کوئی نالائقی بڑھکر ہوسکتی ہے؟ سلطان اور ترکون کیساتھہ انصاف اور خوبی سے برتاؤ کرو۔ اگر تمہاری خیال مین اسنے کوئی بُرائی سرزد ہوگئی ہے تو اُن سے دوستون اور معاونون کی طرز مین گفتگو کرو اور مجھے کامل یقین ہے کہ سلطان اور ترک بڑی خوشی سے ہماری نصیحت کو قبول کرینگے (چیرز) مگر یہہ کبھی نہ خیال کرنا کہ ترک ایسے بیوقوف ہین کہ وہ برطانیہ کلان کی نصیحت کو قبول کرلینگے۔ درانحالیکہ وہ دیکھہ رہے ہون کہ نہ صرف انگلستان اور انگریزی اغراض کے قدیمی دشمن بلکہ ٹرکی اور مذہب اسلام کے ازلی حریف برطانیہ کلان کو ناک سے پکڑ کر جو کچھہ چاہتے ہین اُس سے کرا رہے ہین (بلند چیرز) مین پھر کہتا ہون کہ ایسی سخت نالائقی آجتک کبھی کسی گورنمنٹ سے نہین ہوئی تھی کہ ہمارے عظیم الشان ملک کی پالیسی کو ایک غیر ذمہ دار اور جال مین پھنسانے والونکی جماعت کے جاہلانہ جنونی تعصبات کے ارشادات پر چلایا گیا ہو۔ جو کچھہ مین نے آج رات بیان کیا ہے اُسکا بیان کردینا مین اپنا فرض سمجھتا تھا۔ کیونکہ مجھے یقین ہے کہ جلدی ہی ٹرکی کی رفاقت و اعانت کا جو اپنے تئین ہماری شہنشاہی طاقت کی بزرگی کے قیام کے واسطے ضرور ثابت کریگی ہمین لازمی طور پر محتاج ہونا پڑیگا۔ (چیرز)

میری رائے مین ہمارے لئے یہ نہایت ہی سخت نامناسب و ناشایستہ بات ہے کہ ملکہ معظمہ کی نو کروڑ مسلمان رعایا کے دل مین یہہ خیال پیدا ہونے دیا جاوے کہ اُنکے واسطے انگریزی مطالبے

یا انگریزی مجالس مین کوئی صداقت۔ کوئی عزت۔ کوئی انصاف موجود نہین ہے علاوہ برین مجھے وہ بواعث و موجبات بھی تحریک کر رہے ہین جو ان مندرجہ بالا موجبات سے بدرجہا فائق تر اور بالاتر ہین۔ کیونکہ اگرچہ یہہ بھی انصاف پر مبنی ہین۔ مگر اس بنا پر رد کئے جا سکتے ہین کہ ان سے ضرورت وقت اور مناسبت یا نامناسبت موقع کی بو ٹپکتی ہے۔ میری ہنمائی یہ عزم بالجزم اور مصمم ارادہ کر رہی ہے کہ جہانتک کم از کم میری عاجزانہ و غریبانہ طاقت مین بس ہے یہ کوشش کیجاوے کہ مسلمانون کو عیسائیون سے وہی انصاف ملے جو عیسائیون کے لئے مسلمانون سے طلب کیا جاتا ہے۔ (ملبندا و مسلسل چیرز)

تقریر امیر البحر جی اڈمنڈ کامرل وی سی جی سی بی

"صاحب صدر انجمن۔ لیڈی صاحبات! و حاضرین جلسہ!!! یہہ جلسہ اس امر کا یقین کر سکتی ہے کہ پادری میک کول صاحب کے خط کی تعمیل مین جو پرسون کے ٹائمز مین چھپا ہے میرا یہ ارادہ نہین ہے کہ فوراً بحیرہ روم کے انگریزی بیڑہ جہازات پر اپنا جھنڈا کھڑا کر دون۔ سمرنا اور تمام سواحل شام و عرب پر گولہ باری کرون۔ سلطان کو معزول کردن اور خود آرمینیا کا بادشاہ بنجاؤن۔ نہین مین اسے چندے ملتوی کرتا ہون (ہنسی) "ذا افسوس! امیر البحر صاحب نے جو بات مذاقیہ ارشاد فرمائی تھی۔ بدقسمتی سے وہ سچ ہوتی نظر آتی ہے مطلع مکدر ہو رہا ہے اور سفارتی چالبازیون کی برق وش چمکین تو پونکی رعد و گرج پر ختم ہوتی معلوم ہوتی ہین۔ اللھم احفظنا من شرور انفسنا و مکائد اعدائنا۔ مولف)۔

"۱۸ دسمبر سنہ گذشتہ کی بات ہے کہ مین نے ایک خط ٹائمز کو لکھا تھا۔ جسپر بہت نکتہ چینیان کیگئین مگر جو خطوط میرے پاس آئے انکی بنا پر مین بڑی خوشی کے ساتھ کہتا ہون کہ نکتہ چینیان بنظر استحسان کیگئین اس خط سے پادری صاحب کا غصہ بھڑک اٹھا مین نے صرف واقعات لکھی تھے۔ مین نے لکھا تھا کہ مجھے ٹرکی اور ایشیائے کوچک کا تیس سالہ اور بہت بڑا تجربہ ہے۔ عملی تجربہ نہ کہ خیالی۔ نیز یہ کہ ان تیس برسون مین ایک دفعہ مین برابر آٹھ مہینون سے زیادہ بتیس ہزار سپاہیون کی فوج کی ممکن سے ممکن نہایت ہی قرب ہمسائگت مین رہا ہون۔ اور یہہ کہ مین نے انکو نہایت ہی۔ تربیت یافتہ۔ خوش سیرت۔ نیک طبیعت اور بخیر طبع اشخاص پایا انکے برابر مجھکو زندگی بھر کوئی دوسری قوم ویسے اوصاف سے موصوف نہین ملی (بلند چیرز) ان میسے فی سطری خطون مین سے ایک مین بیان کیا گیا ہے کہ ترکی سپاہی بچونکو سنگینون کی نوکون پر اٹھاکر لئے پھرتے ہین۔ اچھا صاحبان! مین نے پادری میک کول کو بتایا تھا جس نے بلاشبہ ٹائمز کو پڑھا

ہوگا۔ (کیونکہ میرے خط پر اچھا خاصا بحث مباحثہ ہوا تھا) کہ میرا تجربہ یہہ ہے کہ بجائے بچون کو سنگینون کی نوکون پر اُٹھائے پھرنے کے مین نے اُن غریب آدمیون کو جو بڑے تنگ حال اور بہت کم غذا پاتے ہین یعنے صرف دو بسکٹ فی یوم جو غذا یعنی دو بسکٹ اگر ہمارے ٹامی اٹکنس (گورے سپاہیون کا عرفی نام) کو ملین تو مین نہین جانتا کہ وہ کیا کرین؟ ہان مین نے اُن غریب آدمیون کو سڑک کے کنارے بیٹھے ہوئے بناہ گزینون کے چھوٹے چھوٹے یتیم بچون کو کھانا کھلاتے دیکھا ہے۔ جو بلغاریون اور روسیون کی سختیون اور وحشیانہ ظلم و تعدی کے مارے گھر دن کو چھوڑ کر گلی پولی آئے ہوئے تھے (بلند چیرز) معلوم ہوتا ہے کہ اس سے پادری صاحب کا غصہ مشتعل ہوگیا۔ مین نے یہہ بھی تحریر کیا تھا کہ مین سٹیفرڈ ہوس کمیٹی کی شاخ (جنگ روم وروس کے دوران مین ترک مجروحین کی امداد کے واسطے لنڈن مین ایک کمیٹی قائم ہوئی تھی یہہ اسکا نام ہے) واقع گلی پولی کے افسر اعلیٰ ہونے کی حیثیت مین ہر روز شفاخانون مین جایا کرتا اور مجروحین ترکون کو دیکھا کرتا تھا۔ اور اُن شخصون کا وہ انکے چہرون پر شکر گذاری کے آثار کو دیکھکر بے اختیار دل ہلکی نیک طبعی کا معترف ہوجاتا تھا۔ وہ بڑی محبت سے ہمارے ہاتھون کو چوم لیتے اور سلام کرتے تھے۔ اور انکی ہر ایک حرکت اور ہر ایک کے چہرہ سے اندازے ٹپکتا تھا کہ وہ اپنے محسنون کی مہربانی اور نوازش کے تہ دل سے ممنون ہین۔ اس بات نے بھی پادری صاحب کو برافروختہ کردیا کیونکہ وہ ایسی باتون کے سُننے سے متنفر ہین۔

"اچھا صاحبان!!! اب مین آپکی خدمت مین التماس کئے دیتا ہون کہ یہہ میک کول صاحب کم نہ زیادہ بلکہ ٹھیک ایک مفسدہ پرداز پولیٹیکل آدمی ہے (بلند چیرز) مسلمانون اور انکے مذہب کے برخلاف یہہ مکروہ جہاد کرنا اُسکا پرانا وتیرہ ہے۔ (سنو سنو) اب مین سیقدر عملی رُخ اختیار کرکے آپ کو یہہ بتانا چاہتا ہون کہ یہہ جھوٹ اور افترا قائم کیسے رہتے ہین؟ ہمین بتایا جاتا ہے کہ مسٹر گرین نے ایک کتاب شائع کی ہے۔ مین آپ کو یہہ بتا دینا ضروری سمجھتا ہون کہ تقریباً نصف کتاب تو محض اخبارات کے اقتباسات سے بھری ہوئی ہے۔ آپ جانتے ہین کتاب بنانے کا یہ کوئی درست طریقہ نہین ہے۔ میرے خیال مین اگر کوئی اقتباس کسی اخبار سے لیا جاوے تو اُسکے اخیر مین یہہ حوالہ ضرور دینا چاہئے کہ فلان اخبار مورخہ فلان۔ جیسے کہ "ٹائمز مورخہ ۱۵- اپریل" یا "ڈیلی ٹیلیگراف مورخہ ۱۱ مارچ" یہہ ہے میرا خیال۔ اچھا خیر انکی کتاب کے صفحہ ۱۴ پر علاوہ دیگر باتون کے ایک امر وہ یہہ بتاتا ہے۔

"نیدک نے عیسائیون کی بیخکنی کے بارہ مین سلطان کا فرمان پڑھکر سنایا اور پھر اُسکو اپنی چھاتی سے لگاکر سپاہیون کو نصیحت کی اور برانگیختہ کیا کہ اپنے فرض مین تساہل نہ کرین"

اب دیکھئے ایہہ ایک بالکل صاف بات ہے مگر میرے خیال مین دوسرے ہی صفحہ پر گرین صاحب کو فراموش ہو گئی ہے وہان وہ لکھتا ہے "اور اسطرح سے وہ قتل عام ختم ہوا کیونکہ چوتھی آرمی کور (حصہ فوج) کو کمانڈر انچیف کے بروقت پہنچ جانے سے چند ایک قیدیون کی جانین ہلاکت سے بچین۔ اور چار دیگر گانون غارت وتباہی سے بچ گئے۔ "

اب مین یہہ معلوم کرنا چاہتا ہون کہ اگر کمانڈر انچیف ساسون مین صرف اُسوقت پہنچا جبکہ کام تمام ہو چکا تھا تو پھر وہ قتل عام کے شروع ہونے کے وقت کیسے وہان موجود ہو سکتا۔ سلطان کا فرمان پڑہ سکتا۔ اور اُس فرمان کو چھاتی پر لٹکا کر سپاہیون کو قتل وغارت کا حکم دیسکتا تھا۔ لیکن اگر مین تم کو مسٹر گرین کی اِس کتاب اور پادری میک کول کی تازہ ترین نہایت ہی شریفانہ تصنیف کے متضاد فقرات اور وقعات بتانے لگون تو آدہی رات ہو جائے مگر میرا ایسا کرنیکا ارادہ نہین ہے (ہنسی)

پادری صاحب نے جو کتاب شایع کی ہے وہ کوئی بڑی ضخیم کتاب نہین ہے۔ مگر پھر بھی اُسکے مینا صفحے مجھے عطا کئے ہین۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ مجھے سخت ناراض ہین (ہنسی و رچیرز)۔

"اچھا اب سُنئے اُس کتاب مین وہ کیا فرماتے ہین۔ ایک جگہہ آپ لکھتے ہین کہ انکو ترکون سے کوئی نفرت نہ ہے اور نہ تھی۔ انکو مسلمانون سے کوئی نفرت نہین"۔ مگر اس سے چند صفحے پہلے وہ ترکون پر سخت مکروہ اور نہایت ہی ناشایستہ الزامات لگانے کی جرأت کرتا ہے۔ کس بنیاد اور کس سند پر؟ ایک انگریز کی سند پر جسکا وہ نام نہین لکھتا۔ اور ایک ترکی مدرس کی سند پر (شرم کے نعرے)۔

اب ہم سب یہہ اچھی طرح سے جانتے ہین کہ پادری میک کول شروع سے لیکر آخر تک یہی کہتا آیا ہے کہ ترک کے حلفی بیان پر بھی اعتبار نہین کرنا چاہئے تو پھر اس ترکی مدرس کے حلفی بیان کا جبکہ وہ ایک ایسی مکروہ بات بیان کرے۔ کیون اعتبار کیا جاوے؟ (سنو سنو) مگر صاحبان! جو کچھ مین کہہ سکتا ہون وہ یہہ ہے کہ مین پادری میک کول کو یہہ نصیحت کرتا ہون کہ وہ وہی کام کرے جو کچھ ہم سند پر کسی شخص کی بدزبانی کرنے کے وقت کرتے ہین۔ یعنی کہ ہم اُسکا منہ اور حلق لوٹا بھر نمکین پانی سے دہو ڈالتے ہین (ہنسی اور چیرز) جس جنٹلمین نے اس رزولیوشن کو تجویز کیا تھا اُسنے ساتھ ہی ایک ماجرا بھی بیان کیا تھا جسکے درست ہونے کی مین پورے اطمینان سے تصدیق کر سکتا ہون۔ مین اپنی عمر مین قسطنطنیہ بہت دفعہ گیا ہون۔ ابھی چند ماہ ہی گذرے ہین کہ مین وہان تھا۔ مین وہان تین ہفتے ٹھہرا۔ اور بیانات متذکرہ کی حتی الامکان صداقت معلوم کرنیکا پکا ارادہ کر لیا مین اُس شخص کے پاس گیا جسے مسٹر گرین اپنی کتاب مین لکھتا ہے کہ بڑا نامور شخص ہے۔ اور اِس مسئلہ کے متعلق ہر ایک امر جانتا ہے۔ مین نے کہا مسٹر فلان۔

(مین اُسکا نام تمکو بتا سکتا ہون۔ مگر چونکہ مین نے اُس سے اسکی اجازت حاصل نہین کی اسلیے احتراز کرتا ہون۔ کہ یہہ شخص وہان ۵ برس سے آزاد آرمینیا مین رہ چکا ہے اور آرمینیا کے متعلق ہر ایک بات جانتا ہے) کیا تم مجھے اس مقدمہ کے واقعات بتا سکتے ہو؟ اُسنے کہا۔ "امیر البحر اگر انگلستان مین انقلاب پیدا کرنے والی سوسائٹیان اور انجمنین نہ ہوتین تو آرمینیا مین کوئی بغاوت یا انقلاب کرنے والی کارروائی وقوع پذیر نہوتی"۔ مین نے کہا۔ "آہ نہین! آخر مین کسیقدر بہت ہی مبالغہ معلوم ہوتا ہے"۔ اُس نے کہا "ہان بیشک انگلستان"۔ مین نے کہا۔ "تو کیا تمہارا یہ مطلب ہے کہ وہ نہایت موقر و معزز اینگلو آرمینین کمیٹی باغیانہ اور گردش سلطنت پیدا کرنے والی سوسائٹی ہے؟ مین نے تو ابھی اگلے دن کی بات ہے کہ اُنپر یہہ الزام لگایا تھا تو اُنہون نے مجھکو خطوط لکھے تھے کہ اُنمین اس بات کا نام و نشان تک نہین۔ اُن خطوط پر لفظ پرائیویٹ (نجی یا پوشیدہ) لکھا ہوا تھا۔ اسلیے مین اُنکا مضمون تمہین نہین بتا سکتا"۔ (جیئرز و ہنسی)۔ اُس نے کہا۔ "ڈیر ایڈمیرل (امیر البحر) انگلستان مین مندرجہ بالا اغراض رکھنے والی انجمنین ہین۔ ایک اینگلو آرمینین سوسائٹی۔ اور دوسری آرمینین پیٹریاٹک سوسائٹی (محب وطن)، اینگلو آرمینین سوسائٹی مین بیشک ایک دو لیڈر جنٹلمینون کے نام ہین جو ہر ایک طرحکی انقلابی کارروائیون سے بالا و برتر ہین۔ مگر اُس کمیٹی مین ایک یا دو کالی بھیڑین بھی ہین جو شروع سے لیکر آخر تک تمام دیگر انقلابی انجمنون سے خط و کتابت کرتی رہتی ہین۔ اور یہی کالی بھیڑین یا وہ شخص ہین جو اُن غریب لوگون کو بغاوت پر اکساتے رہتے ہین"۔ (شرم کے نعرے)۔ لیکن اس کل امر مین سب سے اچنبا بات یہہ ہے کہ مین خیال کرتا ہون کہ ان کمیٹی والونکو پیچھے سے معلوم ہو گیا ہوگا۔ کہ مجھے یہہ راز معلوم ہو گیا ہے کیونکہ کچھہ عرصہ سے مین دیکھہ رہا ہون کہ ان جنٹلمینون مین سے ایک یا دو کے نام کمیٹی کے کاغذات پر درج نہین ہوتے۔ اور میرے دل مین تو اس مسئلہ پر کوئی شبہ باقی نہین ہے۔ کہ یہہ انجمن بھی بعینہ بالکل ویسی ہی انقلابی ہے جیسی کہ ٹفلس (دار الخلافہ جارجیا)۔ وارنا۔ (بندرگاہ واقع بلگیریا)۔ ایتھنز (دار الخلافہ یونان) اور پیرس کی (ارمنی) انجمنین۔ (سنو سنو) وہ ان غریب بدبختون کو بغاوت پر اکساتی رہی ہے اور یہہ ہم سب اچھی طرح سے جانتے ہین کہ جب فوجی سپاہیون پر گولیان چلانی شروع کیجاوین۔ اور اُن پولیس والون کو جو ٹیکس اور خراج تحصیل کرنیکے لیے جاوین قتل کرنا شروع کر دیا جاوے تو اُسکا کیا مطلب ہوتا ہے اور جبکہ خون جوش مارنے لگ جاوین تو کیا ہم نہین جانتے کہ اُسکا نتیجہ کیا ہوگا؟ (سنو سنو) یہہ امر کہ بہت سے آدمی مارے گئے ہونگے بہت اغلب و ممکن ہے مین جانتا ہون کہ بہت سے مارے گئے ہین مین آج کی اخبارات مین پڑھتا ہوں کہ سفیران ممالک غیر کو آخرکار دو گرجے جہان مردے دفن

کئے گئے تھے (بطور مزاح) او ہو کیسی وحشت خیز اور خطرناک بات ہے۔ مگر سنئے اصاحبان !!! ترکی گورنمنٹ نے اس بات سے کبھی کسی وقت انکار نہین کیا کہ لڑائی مین چند افراد ایک محدود تعداد تک مار ڈالے گئے ہین تو پھر جبکہ وہ شخص مارے گئے تو آپ بتائیے کہ اگر آپ انکو گڑھون مین دفن نہ کرینگے تو روے زمین پر اور کہان گاڑینگے۔ (چیرز)۔

مگر اب مین اور زیادہ آپ کا وقت لینا نہین چاہتا۔ اور اس گذارش پر اپنی تقریر کو ختم کرتا ہون کہ قوم انگریز برائے خدا اس بات کو اپنے دل سے نہ بھلاوے کہ سب سے بڑی صفت جسپر ہمکو ناز ہے صفت انصاف ہی ہے (زور سے چیرز) عیسائیون کے لئے انصاف مسلمانون کے لئے انصاف۔ ہر ایک شخص کے لئے انصاف اور نہ صرف اُنکے لئے جو ہماری حکومت کے ماتحت ہو۔ بلکہ اُنکے لئے بھی جس سے ہم کو کچھ بھی رابطہ و تعلق ہو۔ جبتک وہ کمیشن جسے انگریزی گورنمنٹ بھی تسلیم کر چکی ہے اپنی رپورٹ نہ شایع کردے۔ ہمکو کوئی حق کسی طرح کا ان معاملات کی نسبت اپنی آرائے ظاہر کرنیکا نہین ہے جسوقت وہ کمیشن رپورٹ شایع کردے جسوقت وہ ظاہر کردے کہ درصل یہ کارروائی کیگئی ہے اور جسوقت وہ اس کارروائی کے معقول و مناسب ہونے کے عذر کو پیش کرے تو اُسوقت صاحبان! جو کچھ ہمین کہنا ہو کہنا چاہئیے" (بلند چیرز)۔

صوبہ آرمینیا کی انتظام کے متعلق دول ثلاثہ کی پیشکردہ اصلاحین۔

دول ثلاثہ انگلستان۔ روس۔ فرانس کے سفرا نے ایک لمبا چوڑا مسودہ اصلاحات جو سالم تقطیع کے چھبیس صفحون پر بڑی باریک قلم سے اورگنجان لکھا ہوا تھا۔ ماہ مئی گذشتہ مین باب عالی کی حضور مین پیش کیا۔ اسمین جو کچھ طومار بھرا گیا اُس سارے سے مسٹر گلیڈسٹون تک اپنی ۶ اگست ۹۵ء کی تقریر مین لاعلمی بیان کرتا ہے۔ مگر پھر بھی جسقدر اُسکی بڑی بڑی تجویزین معلوم ہوسکتی ہین ہدیہ ناظرین کرتا ہون۔

یہ تو آنکو معلوم ہی ہے کہ باب عالی نے انکے منظور فرمانے سے انکار کردیا ہے اور ابتک اُس انکار پر مصر ہے جس سے صورت واقع بہت نازک ہو رہی ہے۔ دیکھئے اب پردہ غیب سے کیا اسرار کھلتے ہین۔ ادہر ایک طرف سلطان المعظم نے سابق وزیر اعظم جواد پاشا کو برطرف کرکے سعید پاشا کو اس منصب جلیلہ پر سرافراز فرمایا ہے مگر اُن سے بھی کچھ کرتے دہرتے بن نہین پڑی۔ اُدہر دوسری طرف انگلستان مین لبرل وزارت ٹوٹ کر عنان حکومت کنسرویٹو فریق کے ہاتھ مین آگئی ہے لیکن لارڈ سالسبری

بھی ہی پرانی ڈگر گاتے چلے جارہے ہین۔ خیر اسکی بحث مین کسی دوسری جگہ بالتفصیل بیان کرونگا اور بازبرسر مطلب آکر عرض کرتا ہون کہ مسودہ مذکور کے دو حصے تھے۔ ایک حصہ مین وہ طریق عمل بتائے گئے تھے جنپر باب عالی کو فی الفور کاربند ہونا چاہئیے اور دوسرے حصہ مین جو ڈٹیل فنانشل اور انتظامی اصلاحات کو بالتفصیل بتاکر انکو بالاستحکام جاری کئے جانیکی استدعا کیگئی تھی تھدعا نہین بلکہ تحکمانہ دباؤ ڈالاگیا تھا۔ اور ڈالا جارہا ہے۔ کہ انکو جاری کیا جاوے۔

مجوزہ تدابیر مندرجہ حصہ اوّل کا لب لباب یہہ ہے

(۱) صوبہ آرمینیا مین ایک ہائی کمشنر مقرر کیا جاوے۔

(۲) جو اشخاص قانونی جرائم کے ماسوائے کسی اور علت مین مقید کئے گئے ہین انکو عام معافی عطا کیجاے۔

(۳) بعض بعض مقدمات کی جن مین ملزم قید کئے گئے ہین ازسرنو سماعت و تحقیقات ہو۔

(۴) زیر تجویز پولیٹیکل تحقیقات ہائے ملزمان و مقدمات روک دیئے جائین اور گرفتارون کو رہائی دیجائے۔

(۵) قسطنطنیہ مین ایک کمیشن مقرر کیجاوے۔ جو ہائی کمشنر سا تھہ ملکر فیصلہ شدہ احکام کی ترویج کی نگرانی کرے۔

انتظامی اصلاحات کا خلاصہ

(۱) ولائیت ہائے وان۔ ارض روم۔ سیواس۔ بطلس۔ خرپت اور طرابزون مین عیسائی اور مسلمان رعایا کے لحاظ کی شمار سے گورنر اور نائب گورنر عیسائی یا مسلمان مقرر کئے جاوین۔ اور مسلمان گورنر کے ماتحت عیسائی نائب گورنر اور عیسائی گورنر کے ماتحت مسلمان نائب گورنر ہو۔ یعنی کہ اگر آبادی عیسائیون کی زیادہ ہو تو گورنر عیسائی ہو۔ اور نائب گورنر مسلمان اور اگر بالعکس ہو تو بالعکس

(۲) مناسب ہوگا اگر گورنر جنرل یا ولی پانچ برس کی میعاد کیلئے مقرر کئے جاوین۔

(۳) قرین مصلحت ہوگا اگر ایسی ہر تقرری دول عظام کی حسب پسند کیجاوے۔

(۴) سفارش کیجاتی ہے کہ بعض بعض محکمون اور ضلاع کی اسطرح سے حدبندی کیجائے کہ عیسائی اور مسلمان دونون مذہب کی رعایا اُن حدود مین اکٹھی آجاوین۔

مالی اصلاحات

(۱) محصل اب آئیندہ فوجی سپاہی یا ملازمان محکمہ خزانہ نہ وصول کیا کرین۔

(۲) ہر ایک صوبہ کی کونسل جنرل یہہ متعین کریگی کہ ہر ایک پرگنہ یا جماعت نے کسقدر محاصل ادا کرنا ہے پھر اُس جماعت کا سرگروہ یا اُس پرگنہ کا افسر میونسپل ایجنٹون کے ذریعہ اُسکی وصولی کا انتظام کریگا اور رقوم وصول شدہ کی رسید دیدیگا۔ ہر ایک قوم کا سرغنہ اپنی جماعت کا اور ہر ایک پرگنہ کا منتخب شدہ افسر اپنے پرگنہ کا ذمہ وار ہوگا۔ وصول شدہ محاصل ضلع کے تحویلدار خزانہ کے پاس بھیجدیئے جایا کرینگے۔ جو اُن کو محکمہ کے تحویلدار کے پاس روانہ کریگا۔ تو پھر وہ اپنی باری پر روپیہ کو صوبہ کے صدر تحویلدار کے پاس بھیجیگا لیکن ہر ایک منتظم مجلس کے سرغنہ سے لیکر تا بہ صدر تحویلدار اسقدر رقم اپنے خزانہ مین رکھ لیگا جتنی کہ وہ مقامی انتظام نظم و نسق کیلئے ضروری سمجھے۔ صرف فاضلہ رقم خزانہ صدر کا ملک سمجھی جائیگی۔

جوڈیشل عدالتی اصلاحات

(۱) مجسٹریٹون کے اختیارات وسیع کئے جاوین۔

(۲) ابتدائی عدالتون کا ضابطہ کارروائی زیادہ مضبوط بنیاد پر قایم کیا جاوے۔

(۳) عدالت اپیل اپنی طرف سے کسی عہدہ دار کو مقامی عدالتون کی نگرانی کرنے کے واسطے بھیج سکیگی جسکو اثناء کے دیکھنے اور فیصلون کی ترمیم کرنیکا اختیار ہوگا۔

(۴) ایک خاص کمیشن مقرر کیجائے جو اس امر کی نگہداشت کریگی کہ کوئی ترکی رعایا بغیر باضابطہ باقاعدہ جاری کئے گئے وارنٹ گرفتاری کے گرفتار نہ کیجاوے نہ کوئی ملزم مدت مقررہ سے زیادہ زیر تجویز رکھا جاوے۔ اور بریت ہونیکی صورت مین فوراً بلا توقف رہا کیا جاوے اور اُس کمیشن کا یہہ بھی فرض ہوگا کہ اس امر کا خیال رکھے کہ کسی شخص کو کسیطرح کی جسمانی عقوبت نہ پہنچائی جاوے۔

(۵) ہر ایک ضلع مین عیسائی آبادی کے لحاظ سے عیسائی ججون کی تعداد بڑھائی جاوے۔

(۶) ہر ایک پرگنہ مین نئی پولیس قائم کیجائے جس مین عیسائی اور مسلمان یکسان تعداد سے ہون اور چند افسر بھی عیسائی ہون۔

(۷) کُرد ترکی حمیدیہ رسالون مین بھرتی رہین۔ مگر صرف ایام قواعد مین اُنکو ہتھیار رکھنے کی اجازت ہو۔ باقی اوقات مین اون کے ہتھیار میگزینون مین جمع رہین جنپر فوج نظام کا پہرہ ہو۔

(۸) سفرا کو معلوم ہوا ہے کہ اکثر ولائیتون مین عموماً اور ولائیت وان مین خصوصاً بہت سے لوگ جبراً مسلمان کرلئے گئے ہین اسلئے ضروری ہے کہ مذہبی آزادی کے متعلق جو فرامین جاری ہوچکے ہین اُنکی

تعمیل اور پیروی کی سخت فہمایش کیجاوے۔

نپولین بوناپارٹ کے ایام قید میں اُسکے ایک ہمراہی کا خط جزیرہ سینٹ ہلینا سے

یہ مین اصل مضمون مین بتا آیا ہون کہ نپولین کو کسطرح فریب سے انگریزی جہاز پر سوار کرا کر سینٹ ہلینا مین بھیجدیا گیا تھا۔ اور وہان اُسپر کیسی کیسی سختیان کیجاتی رہین ؟ اُس مقام پر مین نے وعدہ کیا تھا کہ نپولین یا اُسکے ہمراہی قیدیون کے چند خطوط پھر کسی وقت شایع کرونگا۔ چنانچہ اب اُس وعدہ کو پورا کرتا ہون اور ایک مفصل خط کا ترجمہ درج صحیفہ کرتا ہون۔

خط منجانب کونٹ مان تہولون بنام سر ہڈسن لو گورنر سینٹ ہلینا از مقام لانگ وڈ مورخہ ۲۳۔ اگست ۱۸۱۶ء

شفیقی جنرل صاحب! مجھے ۲۔ اگست ۱۸۱۵ء کا عہدنامہ جو فیمابین شاہ انگلستان شہنشاہ آسٹریا، شہنشاہ روس اور شاہ پرشیا کے قرار پایا ہے اور جو تمہارے خط مورخہ ۲۳ جولائی ۱۸۱۶ء مین ملفوف تھا ملگیا ہے۔ شہنشاہ نپولین اس عہدنامہ کے مضامین پر اعتراض و اُس سے انکار کرتے ہین۔ وہ انگلستان کے قیدی نہیں ہین۔ بلکہ فرانس کے تاج و تخت کو اپنے فرزند کے حق مین و اُسکی کانسٹیٹیوشن (آئین ملکی) کی بہتری کے لئے جسے فرانسیسی قوم نے اختیار کیا قوم کے وکلا کے حوالہ کر کے برضا و رغبت خود بلا اکراہ و اجبار غیرے انگلستان مین ایک پرائیویٹ شخص کی حیثیت سے انگریزی قوانین کی حفاظت مین رہنے کیلئے انگلستان کو روانہ ہوئے تھے۔ قوانین کی خلاف ورزی سے کوئی حق نہیں پیدا ہوتا۔ مان لیا کہ شاہ موصوف کا جسم انگلستان کے قبضہ مین ہے۔ مگر حقیقتاً و استحقاقاً وہ آسٹریا۔ روس اور پرشیا کی نہ کبھی قبضہ مین ہوا ہے اور نہ اب ہے۔ اس امر کی تائید خود انگلستان کے قوانین اور رسم و رواج سے ہوتی ہے۔ جس نے قیدیون کے تبادلہ کے وقت روسی، آسٹروی، پرشوی، ہسپانوی اور پرتگالی قیدیون کو میزان مین نہ شمار کیا۔ اگرچہ وہ ان مندرجہ بالا طاقتون کے ساتھہ عہدنامون کی رو سے متعہد اور شریک تھا۔ اور اُنکے ساتھہ ملکر فرانس سے جنگ کرتا رہا تھا۔ ۲۔ اگست کا عہدنامہ شہنشاہ نپولین کے انگلستان مین ہونیسے پندرہ دن بعد قرار پانے کی وجہ سے کوئی تاثیر نہیں رکھ سکتا۔ البتہ یہہ تماشا دکھلانے کے کام آسکتا ہے کہ یورپ کی چار دول عظام ایک شخص پر ظلم و ستم کرنیکے لئے کیسی اکٹھی اور متفق ہوگئی ہین۔ مگر اسی اتفاق پر کل دنیا نفرین کر رہی ہے اور وہ انصاف و اخلاق شائستہ کے اصولون سے سخت گریز کئے ہوئے ہے۔

شہنشاہان آسٹریا و روس و شاہ پرشیا کا چونکہ شہنشاہ نپولین کے جسم پر کبہی بہی حقیقتاً یا استحقاقاً دخل یا قبضہ نہین ہوا لہذا وہ اُسکے متعلق کوئی احکام صادر کرنے کا اختیار نہین رکھ سکتے تھے - اگر شہنشاہ موصوف شہنشاہ آسٹریا کے قابو مین آجاتے تو وہ حکمران اُن رشتون کو جو مذہب اور فطرت نے باپ[1] اور بیٹے کے درمیان رکہے ہوئے ہین اور جو کبہی یکایک اور شوخی کے ساتھ نہین توڑے جاتے - ہرگز فراموش نہ کرتا - وہ اس بات کو یاد کرتا کہ نپولین نے اُسکو چار دفعہ اُس کا تاج بخشا ہے بمقام لیوبین سنہ ۱۷۹۷ع مین - اور بمقام لونی ویل سنہ ۱۸۰۱ع مین جبکہ اُسکی فوجین وائنا کی دیوارون کے نیچے ڈیرہ ڈالے ہوئے تہین - پہر بمقام پریسبرگ سنہ ۱۸۰۵ع مین اور بمقام وائنا سنہ ۱۸۰۹ع مین جبکہ اُسکی یعنے نپولین کی فوجین دار الخلافہ اور سلطنت کے ۳/۴ حصہ کی مالک و متصرف تھین - وہ حکمران اُن قول و اقرارون اور اظہارات عبودیت کو جو اُس نے سنہ ۱۸۰۶ع مین بمقام موریویا یا برکمپو مین اور سنہ ۱۸۱۲ع کی ڈرسڈن والی ملاقاتون مین کئے تھے یاد کرتا - اگر شہنشاہ نپولین کا جسم اور وجود شہنشاہ الگزنڈر (زار روس) کے ہاتھ مین آجاتا تو وہ ان رشتہ ہاے محبت و مودت اور دوستی کو جو بمقام ٹلسٹ و بمقام ارفرٹ اور گیارہ بارہ سال کی برابر روزانہ ہم مجلسی کے دوران مین قایم و مضبوط ہوئے تہے ہرگز فراموش نہ کرتا - اُسے شہنشاہ نپولین کا وہ سلوک یاد آجاتا جبکہ آسٹرلٹز کی لڑائی کے دن وہ معہ اپنی ٹوٹی پہوٹی فوج کے نپولین کے بس مین تہا - جو چاہتا تو اُسکو قیدی بنا دیتا - مگر نہین اُسنے اپنے حریف کو زبانی وعدہ پر کہلا رہنے دیا اور پہر اُسے اپنے ملک مین مراجعت کرنیکی اجازت دیدی - وہ صاحب تاج بالضرور اُن خطرات کو یاد کرتا جن کا شہنشاہ نپولین نے بذات خاص ماسکو کی آتشزدگی کو بجہانے مین بڑی دلیری سے مقابلہ کرکے اُسکے دار الخلافہ کو انہدام اور تباہی سے بچایا - وہ بادشاہ یقیناً احسان و دوستی کے اُن فرائض کو جو اُسے اپنی مصیبت مین گرفتار شدہ دوست کے حق مین بجا لانے چاہئین تہے کبہی فراموش نہ کرتا - اگر شہنشاہ کا جسم کبہی شاہ پرشیا کے قابو مین آجاتا تو وہ بادشاہ اس بابت کونسا منصوبہ کرتا کہ شہنشاہ موصوف اگر چاہتے تو اُسکی جگہ کسی دوسرے کو برلن کے تخت پر متمکن کرسکتے تہے - وہ اپنے اُن قول اقرار اور اظہارات فرمانبرداری کو جو اُس نے سنہ ۱۸۱۲ع مین ڈرسڈن کی ملاقاتون کے وقت کئے تہے اپنے نہتے اور بے سپاہ دشمن کے روبرو نہ بہول جاتا - چنانچہ ۲- اگست کے عہدنامہ مذکورہ بالا کی شرائط نمبر ۲ و ۹ سے صاف ظاہر ہے کہ شہنشاہ نپولین کے جسم کی قسمت پر کوئی اثر ڈالنے سے بے بس ہونے کی وجہ سے جو اُنکے اختیار مین نہین ہے انہون نے یہ بات منظور کرلی ہے کہ جو کچھ شاہ انگلستان مناسب سمجہے کرے - جس نے تمام شرطون کو پورا کرنے کا

---

[1] نپولین شہنشاہ مذکور کا داماد تہا - (مولف)

ذمہ اُٹھالیا ہے۔ یہ سلاطین شہنشاہ نپولین کو ملامت کرتے ہین کہ اُسنے بجائے اُن کے زیر حمایت آنیکے
انگریزی قوانین کی حفاظت وپناہ مین رہنے کو ترجیح دی شہنشاہ موصوف نے اپنے خسر یا اپنے پُرانے
دوست کے پاس پناہ لینے پر انگریزی قوانین کی حفاظت کو اسواسطے فوقیت دی کہ انکو معلوم نہ تھا کہ
یہ بظاہر منصفانہ قوانین صرف دہوکہ کی ٹٹی ہین۔ اور یہہ جو عام مشہور ہے کہ آزاد و فیاض اور اُلوالعزم
قوم انگریز اپنی گورنمنٹ کی پولیسی کو اپنی رائے کے مطابق کر سکتی ہے۔ وہ محض غلط ہے شہنشاہ موصوف
ہر وقت اِس امر کے برابر قابل تھے کہ جیرونڈ کی سپاہ یا مقام لُر کی فوج کو جس کا سپاہ سالار جنرل کلاس تہا
اپنے زیر کمان لیکر اپنی ذات خاص کے لئے دول مخالف سے اپنی مرضی کے مطابق عہد و اقرار کر لیتے۔
مگر چونکہ زمانہ آئندہ کے لیے اُنکا منشا کسی آزاد قوم مثلاً انگریز یا امریکن کے قوانین کی زیر حفاظت بالکل
گوشہ تنہائی مین رہنے کا تہا۔ اُنہون نے کسی قسم کی شرط شرائط کا کرنا غیر ضروری سمجھا۔ اُنہون نے
خیال کیا کہ اُنکا معتمدانہ اور شریفانہ اور بھروسہ کنندہ طریق عمل نہایت پختہ اور حلفیہ قول و اقرار اور
معاہدات کی نسبت قوم انگریز پر بدرجہا زیادہ موثر ہوگا۔ اس بارہ مین اُنہین غلطی ہوئی مگر یہ غلطی ہمیشہ
کے لئے سچے انگریزون کو شرمسار اور خجل کرتی رہیگی۔ اور موجودہ اور آئندہ دونون نسلون مین انگریزی
حکومت کی بے ایمانی اور غداری کا ثبوت ہوگی۔ ایک روسی اور ایک آسٹروی کمشنر سینٹ ہلینا مین
آئے ہین۔ اگر اُنکے آنیکا مدعا یہ ہے کہ جو فرائض شاہان آسٹریا اور روس نے ۲۔ اگست کے معاہدہ کی
روسے اپنے ذمہ لئے ہین اُنکو پورا کرین۔ اور یہ دیکھین۔ کہ اس چو طرفہ سمندر سے گہری ہوئی چھوٹی سی
بستی مین انگریزی کارندے اُس نامور شہزادہ کی جو اُن بادشاہون سے برادری اور دیگر رشتون سے وابستہ
ہے خدمت تواضع اور خاطر داری مین کوئی کوتاہی تو نہین کرتے۔ تو اس صورت مین یہ کارروائی اُن بادشاہون
کے چند اندرونی اوصاف پر دال سمجھی جاسکتی ہے۔ مگر تم نے جب صاحب یہ صاف تحریر کر دیا ہے کہ ان کمشنرون
کو جو کچھہ اس چٹان پر واقع ہو اُسکی نسبت کوئی رائے قائم کرنیکا حق یا اختیار نہین ہے تو اُنکا آنا محض فضول ہے

"فرمانروائے انگلستان نے شہنشاہ نپولین کو سینٹ ہلینا مین جلاوطن کیا ہے جو یورپ سے چھہ ہزار
میل کے فاصلہ پر ہے۔ یہ چٹان منطقہ حارہ مین واقع ہے۔ اور ستائیس سو میل تک کوئی خشکی کا قطعہ اسکے
ارد گرد نہین۔ یہان کی گرمی بدن کو جھلسائے دیتی ہے اور سال مین نو مہینے برابر ابر اور دہند چھائی
رہتی ہے۔ دُنیا بھر مین یہ قطعہ اراضی ایک ساتھ نہایت ہی خشک اور نہایت ہی مرطوب ہے اور یہی
آب وہوا شہنشاہ کے حق مین سخت مضر ہے۔ دلی بغض اور کینہ ہی نے انگریزون کو ایسے مقام کے پسند کرنے
اور یہان کے افسرون کو ہم سے بُرا برتاو کرنے کی ہدایت دینے پر مائل کیا۔ انکو حکم دیا گیا ہے کہ شہنشاہ

کو جرنیل کے خطاب سے مخاطب کرین جس سے اُنکی یہ خواہش ہے کہ شہنشاہ موصوف کو یہ تسلیم کرنے پر مجبور کیا جاوے کہ وہ کبھی فرانس کے حکمران نہین رہے اور اسی کینہ کیوجہ سے اُسکو کوئی دوسرا معلوم الاسم اختیار کرنیسے باز رکہا گیا ہے۔ جیسا کہ نیکا اُسنے فرانس چھوڑنے پر پختہ ارادہ کر لیا تہا ریاست جمہوری کے تا حیات اوّل مجسٹریٹ ہونے کی حیثیت مین اُس نے عہدنامہ امیئنز کے قطعی شرائط شاہ انگلستان سے طے کئے۔ لارڈ کارنوالس اور مسٹر میری اور لارڈ وہیٹ در تہہ بحیثیت سفراء اُسکی خدمت مین حاضر ہوئے اور عرصہ تک اسی حیثیت سے اُسکے دربار مین موجود رہے۔ اور اُس نے کونٹ آٹو اور جرنیل اینڈریوسی کو شاہ انگلستان کے پاس ایلچی بناکر بہیجا۔ جو بحیثیت سُفراء دربار ونڈسر مین مقیم رہے۔ اور جب دو نون ملکون کے صیغہ ہائے خارجیہ کے درمیان باہمی خط و کتابت کے بعد لارڈ لاڈرڈیل شاہ انگلستان سے پورے اختیارات حاصل کرکے پیرس آیا تو وہ اُن ایلچیون سے جن کو شہنشاہ نپولین نے پورے اختیارات عطا کرکے اُس سے گفتگو کرنیکے لئے مقرر کیا تھا۔ ملکر کام کرتا رہا۔ اور کئی مہینے دربار پیرس مین مقیم رہا اور پھر جبکہ بعد مین لارڈ کیسل رے نے اُس الٹی میٹم (آخری تجویز) پر جو دول متحدہ نے شہنشاہ نپولین کے ایلچیون کو دیا تھا۔ بمقام شٹلان دستخط کئے تو اُس نے ایسا کرنے سے اس چوتھے خانوادہ کو تسلیم کیا تھا۔ وہ الٹی میٹم عہدنامہ پیرس کی نسبت زیادہ مفید تھا۔ مگر اُس مین یہ چاہا گیا تھا۔ کہ فرانس بلجیم اور دریائے رہائن کے مابینی ساحل کو چھوڑ دے جو درخواست معاہدہ فرینک فورٹ کی شرائط اور دول متحدہ کی اعلانات کے برخلاف تھی۔ اور نیز اُس حلف کے برخلاف تھی جو شہنشاہ نے تاج پوشی کے وقت سلطنت کے قیام کے واسطے اُٹھائی تھی۔ شہنشاہ نے اُسوقت خیال کیا تہا کہ فرانس کے حدود اور اُسکے مقبوضات کی مضبوطی اور یورپ کی ہمو زنی کے لئے قدرتی سرحدون کا ہونا ضروری ہے۔ اور اُسنے ساتھ ہی یہ بھی خیال کیا تھا کہ قوم فرانس کے لئے موجودہ حالت مین اُن حدود سے ہٹ جانے کی بجائے جنگ کا بوجھہ اُٹھا لینا زیادہ مناسب ہے۔ اور فرانس اُس قیام کو حاصل کر لیتا اور اُسکے ساتھ ہی ساتھ اپنی عزت کو محفوظ و قایم رکھ لئے ہوتا۔ اگر دول متحدہ کی مدد و اعانت کو بے ایمانی۔ نمک حرامی اور دغا فریب نہ آپہنچتے۔

"۲- اگست کے عہدنامہ اور برٹش پارلیمنٹ کے روبرو پیش شدہ بل مین شہنشاہ کو نپولین بونا پارٹ پکارا گیا ہے۔ جرنیل کا خطاب نہین دیا گیا۔ اسمین کوئی شک نہین کہ جرنیل بونا پارٹ کا خطاب بڑا جلیل القدر ہے اور خود شہنشاہ نے بمقامات لوڈی۔ کیسٹیگلیان۔ ریوالی۔ آرکلا۔ لیوبان۔ اہرام۔ مصر و ابو قیر اِس لقب کو اختیار کیا تھا۔ مگر پچھلے سترہ برس وہ پہلے کونسل اوّل اور پھر شہنشاہ کے لقب سے ملقب رہا ہے۔ اب

اب اُسکو جرنیل پکارنے سے گویا یہ مطلب ہوگا کہ نہ تو وہ سلطنت جمہوری کا مجسٹریٹ اول اور نہ ہی چوتھی خاندان کا بادشاہ رہا ہے - جو اشخاص یہ خیال کرتے ہین کہ اقوام محض ریوڑ ہین اور اُنکے اسمانی اور مقدس حقوق کسے صرف خاص خاص خاندان ہی مالک ہین - وہ اشخاص ترقی یافتہ زمانہ سے بہت پیچھے ہین نہین تو وہ انگریزی علم ادب و تواریخ سے بے بہرہ ہین - جنکے حکمرانون کے سلسلہ مین کئی دفعہ تغیر واقع ہوچکے ہین کیونکہ جب کبھی اس قوم کے خیالات مین تغیر عظیم واقع ہوا اور شاہ وقت اسمین شامل نہوا - تو اُسکی موجودگی قوم کی رضا اور اسکے ایک کثیر حصہ کے حق مین مضر ہوگئی - اور وہ الگ کردیا گیا - بادشاہ صرف ایکطرح کے موروثی مجسٹریٹ ہین جو محض قومونکی بھلائی کیلیے مقرر کیے گئے ہین - نہ کہ قومین بادشاہون کی ذاتی خوشی اور آرام کے واسطے -

" نیز اسی دلی بغض اور کینہ کید حد سے یہ بھی حکم دیا گیا ہے کہ شہنشاہ نپولین نہ کوئی خط لکھے نہ کوئی خط وصول کرے جبتک کہ وہ خط سینٹ ہلینا کے افسر اور انگریزی وزرا پہلے خود کھولکر نہ پڑھ لین - گویا اُسے ایک طرح سے اپنی ماں - اپنی بیوی - اپنے لڑکون اور اپنے بھائیون سے خبر خیریت حاصل کرنیسے روکدیا گیا اُس نے اس ہتک سے بچنے کے لیے کہ ماتحت افسر اسکے خطوط کو نہ پڑھین - یہ درخواست کی تھی کہ وہ اپنے خطوط کو سربمہر کرکے پرنس ریجنٹ کے پاس براہ راست بھیجدیا کریگا - مگر اُسے جواب ملا کہ وزارت کا حکم ہے کہ کوئی خط بغیر معائنہ کے جزیرہ سے باہر نہ جانے دیا جاوے - اس معاملہ پر زیادہ غور و فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہین - ایک سرسری نگاہ بتادیگی کہ وزارت دلی بغض و عداوت سے بے بس ہو رہی ہے - افسوس الجزائر ایسے وحشی ملک مین بھی یہ سختی روا نہ رکھی جاتی - شہنشاہ کے ہمراہی رفقاء کے نام سے اکثر خطوط تمہارے پاس آئے جو سربمہر نہ تھے - مگر تم نے انکو اسلئے مکتوب الیہم کے حوالہ نہ کیا کہ وہ انگریزی وزارت کی وساطت سے نہین آئے تھے - اُن خطوط کو انگلستان جانے اور پھر واپس آنیکے لئے بارہ ہزار میل کی مسافت طے کرنی پڑی اور ان افسرون کو یہ رنجدہ صدمہ برداشت کرنا پڑا کہ اس چٹان پر ان بیوی یا اولاد کیطرف سے کوئی خط آیا تھا مگر اُسے وہ چھ ماہ تک نہین دیکھ سکتے - یہ مصائب اور ظلم دیکھکر دل بے اختیار بھر آتا ہے - ہمین اخبار ٹائمز - مارننگ کرانیکل - مارننگ پوسٹ اور چند فرانسیسی اخبارات کے خرید کرنے کی اجازت نہ دیگئی - صرف ٹائمز کے چند متفرق پرچے گاہ بگاہ لانگ وڈ بھیجے جاتے ہین - جہاز نارتھمبرلینڈ پر سفر کرنیکے دوران مین (اس جہاز پر سوار کراکر نپولین معہ رفقاء وغیرہ سینٹ ہلینا مین بھیجا گیا تھا) درخواست کرنے پر چند کتابین بھیجی گئی تھین - مگر ان مین ایک بھی ایسی نہ تھی جو ستین قریبہ کے واقعات کے متعلق ہو - بعد ازان یہ خواہش کیگئی تھی کہ لنڈن کے کسی کتب فروش سے خط و کتابت کرکے براہ راست چند مطلوبہ کتابین اور وہ جو واقعات موجودہ کے متعلق ہون منگوانے کی اجازت دیجاوے - مگر اس سے بھی انکار کیا گیا - ایک انگریز مصنف

نے فرانس کا سفر کرکے اپنا سفرنامہ لنڈن مین چھپوایا - اور اُسکی ایک جلد ہمارے پاس بھیجی کہ شہنشاہ کی نذر کیجائے مگر چونکہ تمہاری گورنمنٹ کی وساطت سے نہین آئی تھی - اسلیئے کتاب شہنشاہ موصوف کے پاس بھیجنا تمہارے اختیار سے باہر تھا - کہا جاتا ہے اسیطرح اور بھی بہت سی کتابین انکے مصنفین نے اس غرض کیواسطے ہمارے پاس بھیجین - مگر چونکہ اُنمین سے بعض کے سرورق پر "بخدمت شہنشاہ نپولین" اور دیگر کتب پر "بخدمت نپولین اعظم" لکھا ہوا تھا تم اُن کو شہنشاہ موصوف کیخدمت مین نہین بھیج سکتے تھے - انگریزی وزارت ایسی ایسی تکالیف دینے کی مجاز نہین ہے - انگریزی پارلیمنٹ کا قانون جو اگرچہ ظالمانہ اور بہت بُرا اور زبون ہے - مگر وہ بھی شہنشاہ نپولین کو اسیر جنگ تصور کرتا ہے - اور اسیران جنگ کو اخبارات خریدنے یا مطبوعہ کتابوں کے حاصل کرنے کی کبھی ممانعت نہین ہوئی - ایسی ممانعت تو صرف زمانہ وسطی کے وحشیانہ عدالتہائے مذہبی (ان کوزیشن) کے تنگ تاریک حبس خانون مین ہوا کرتی تھی -

"سینٹ ہیلینا کا محیط بتیس میل ہے اور کل اطراف سے ناممکن الوصول ہے - چند جہاز اُسکے گرد شب و روز پہرہ دیتے رہتے ہین - اور اُسکے چارون طرف سمندر کے کنارے کنارے ایک دوسرے کی حد نظر کے اندر چوکیان بنی ہوئی ہین جن کے باعث یہ بالکل ناممکن ہے کہ سمندر کیجانب سے کسی سے نامہ و پیام ہو سکے - سارے جزیرہ مین صرف ایک چھوٹا سا قصبہ جیمیس ٹاؤن ایسا ہے جہان جہاز آتے جاتے ہین - کسی شخص کے جزیرہ سے نکل بھاگنے کو روکنے کے لئے صرف سواحل اور سمندر کا پہرہ کافی ہے - اسلئے جزیرہ کے اندرونہ کیطرف جانے کی ممانعت ہونیکا صرف یہی ایک مطلب ہو سکتا ہے کہ شہنشاہ آٹھ دس میل کی معمولی گشت اور ہوا خوری بھی زین سواری پر نہ کر سکین اور اس پابندی سے اطبا کی راے مین شہنشاہ موصوف کی زندگی کو گویا کم کرنا ہے"۔

"شہنشاہ موصوف لانگ وڈ مین مقیم کئے گئے ہین - اسجگہ کے چارون طرف کوئی ایسی روک نہین جو کسی طرف کی آندھی کو روک سکے - وہ ایک نہایت ہی خشک غیر آباد بے آب و گیاہ سنگلاخ ہے - اُسکے ارد گرد بارہ بارہ سو قدم تک زراعت کا نام و نشان نہین - تین سو یا چار سو قدم کے فاصلہ پر ایک چوٹی کے اوپر اُنہون نے ایک کیمپ قایم کیا ہے - اور ایسا ہی ایک دوسرا کیمپ دوسری طرف حال مین قایم کیا گیا ہے - پس منطقہ حارہ کی اس جانگداز گرمی اور حرارت مین جسطرف ہم نگاہ کرتے ہین سوائے کیمپون کے اور کچھہ ہمین نظر نہین آتا - امیر البحر ملکم نے یہ دیکھکر کہ ایسے مقام مین خیمہ شہنشاہ کے بہت کار آمد ہوگا - اپنے ملاحون سے ایک خیمہ مکان کے سامنے بیس قدم کے فاصلہ پر نصب کرادیا - اور صرف وہی ایک جگہ ہے جہان سایہ کا کچھہ سایہ پایا جاتا ہے - مگر باینہمہ شہنشاہ موصوف بہادر ترین کمپنی کے سپاہیون اور افسرون سے رکمپنی مندرجہ بالا کمپون مین

نپولین کی نگرانی کے واسطے رہتی تھی) کسیطرح ناخوش نہیں ہین - جیسے کہ وہ نارتھمبر لینڈ جہاز کے لوگونسے تھے
"مکان لانگ ڈ ہوس کمپنی کی کھیتی باڑی کے گودام گھر کا کام دینے کے لئے بنایا گیا تھا - بعد مین جزیرہ
کے لفٹنٹ گورنر نے چند کمرے اسمین اور ایزاد کئے - اور گاہ گاہ اُس سے ایک مفصلاتی مکان کا کام لیتا
رہا - مگر پھر بھی ایک حیثیتی مکان ایسی سہولتین اور آرام بخشیان اسمین نہیں تھین - پچھلے برس سے یہان
عمارت کا کام برابر جاری ہے - اور شہنشاہ وہ عام تکالیف اور ناگواریان برداشت کر رہے ہین - جو
ایک ایسے مکان مین رہائش رکھنے کے لوازمات مین سے ہین جو زیر تعمیر ہو جس کمرہ مین وہ سوتے
ہین ایک معمولی چارپائی ہی اسمین بمشکل بچھہ سکتی ہے - لیکن ساتھہ ہی اس مکان مین جسقدر اور ایزادیان
کیجاوینگی - وہ دوسری طرف کاریگرون اور مزدورونکی موجودگی کی تکلیف دہ میعاد کو بڑہاتی چلی جاینگی -
اور درآنحالیکہ اُس کمبخت جزیرہ مین کئی ایک خوش نما قطعات ایسے ہین - جن مین باغات اور عمدہ عمدہ
درخت نصب - اور اچھے خاصے مکانات بنے ہوئے ہین - جیسے کہ انمین سے ایک مکان پلنٹیشن ہوس
ہے - مگر وزارت کے قطعی اور جابرانہ احکام تمکو اس امر سے باز رکھتے ہین کہ ہمین اُس مکان مین منتقل
کردو - جس سے تمہارا خزانہ بہت سے اخراجات کے بوجھہ سے سبکدوش ہوجاتا - وہ اخراجات جو تمکو
لانگ وڈ ہوس کے متعلق وہ چند جھونپڑیان بنانے مین کرنے پڑے - جو روغنی کاغذ سے مڑہی گئی
تھین - اور جو اب بہرمرمت طلب ہو رہی ہین - تم نے ہمارے اور باشندگان جزیرہ کے درمیان کسیطرح
کے تعلق یا میل ملاپ خط و کتابت ہونے کی قطعی ممانعت کردی ہے - اور تم نے اس مکان کو حقیقتاً ایک
جیلخانہ بنا دیا ہے - اور اس ممانعت مین اتنا غلو کیا ہے کہ محافظ فوج کے افسرون تک کو ہم سے زیادہ تعلق
رکھنے سے منع کردیا ہے - معلوم ہوتا ہے کہ ہم کو اس ملک کے معدودے چند وسائل سے بھی متمتع ہونے سے
جان بوجھکر محروم رکھا جاتا ہے اور اب ہم یہان ایسی کیفیت مین ہین - جیسی کہ جزیرہ ہسنشن کی غیر آباد چٹان
پر ہوتے - تم کو صاحب اس جزیرہ مین آئے چار مہینے ہوگئے ہین اور اس اثنا مین تم نے شہنشاہ کی قدر
ومنزلت کو بہت ہی ذلیل کردیا ہے - کونٹ برٹ رینڈ نے تم سے کہا تھا کہ تم خود اپنے قوانین کی بھی
خلاف ورزی کر رہے ہو - اور یہ کہ تم اسیران جنگ جرنیل افسرون کے حقوق کو اپنے پاؤن کے نیچے
روند رہے ہو - تم نے جواب دیا تھا کہ تم سوائے اپنے بالا دست حکام کے احکام کے اور کسی قانون کو نہیں مانتے اور
یہ کہ وہ احکام ایسے بُرے اور سخت ہین کہ ابھی تک تمہارا موجودہ سلوک اُنکی مقابلہ مین بہت نرم ہے"۔

مین ہون جرنیل صاحب تمہارا خادم

"جرنیل کونٹ ڈی مان تھولان"

تتمہ خط۔ مین اس خط پر دستخط کر چکا تھا کہ تمہارا ۱۷ ماہ حال کا خط مجھے ملا۔ تم نے اسکے ساتھ ایک اسٹیمیٹ دیکر بتایا ہے کہ حتی الامکان جسقدر تخفیفین ہو سکتی ہین۔ وہ کرنیکے بعد بھی لانگ ڈوموس کے ساکنین کے ضروری اخراجات بیس ہزار پونڈ سالانہ سے کم نہین ہو سکتے۔ اس نقشہ خرچ اخراجات کی نسبت بحث کرنا ہمارا کام نہین ہے۔ شہنشاہ کا دسترخوان کئی ایک ضروریات سے خالی ہوتا ہے۔ تمام اشیا بہت بُری قسم کی ہوتی ہین اور پیرس کی نسبت چوگنی مہنگی ہین۔ اور چونکہ تمہاری گورنمنٹ صرف آٹھ ہزار پونڈ سالانہ مجھکو یہان کے گذارہ کے لئے دیتی ہے۔ اسلئے باقیماندہ بارہ ہزار پونڈ تم شہنشاہ نپولین سے طلب کرتے ہو۔

مین تم کو پہلے کہہ چکا ہون کہ شہنشاہ موصوف کے پاس کوئی روپیہ نہین ہے۔ پچھلے برس بھر سے نہ انہون نے کوئی خط لکھا اور نہ کوئی اُنکو ملا۔ اور اُنکو کوئی علم نہین کہ یورپ مین کیا گذر رہا ہے یا گذر رہا ہے۔ اُسی زبردستی سے اس چٹان پر جو یورپ سے چھ ہزار میل کے فاصلہ پر ہے جلاوطن اور خط لکھنے یا وصول کرنے سے محروم کردیا گیا ہے۔ جس سے اب وہ بالکل انگریزی کارندون کے ہاتھ مین ہے کہ جیسا مناسب سمجھین کرین۔ شہنشاہ موصوف کی ہمیشہ یہ خواہش رہی ہے اور اب بھی ہے کہ وہ تمام خرچ اخراجات جو کچھ ہون خود اپنی گرہ سے کرین اور جس وقت تم اس جزیرہ کے سوداگرون کو اُنکے خطوط وغیرہ بھیجنے بھجوانے کی اجازت دینے سے اور یہ رضامندی ظاہر کرنیسے کہ وہ خطوط تمہارے یا تمہارے گماشتون کے دخل در معقولات پڑتال و معائنہ سے محفوظ رہینگے۔ اُنکو اس امر کے قابل کردوگے کہ وہ خود کچھ روپیہ کا بندوبست کرسکین تو وہ فوراً ویسا کرنیکو تیار ہو جائینگے۔ کیونکہ یہ یقین ہے کہ جوقت یورپ مین یہ معلوم ہو جائیگا کہ شہنشاہ کو روپیہ کی ضرورت ہے تو وہ شخص جنکو اُنسے کچھ تعلق ہے اُسی وقت اُن ضروری رقوم مطلوبہ کو اُنکے پاس روانہ کردینگے۔

"لارڈ باتھرسٹ کا خط جو تم نے مجھے بھیجا ہے اس سے چند عجیب خیال دل مین پیدا ہوتے ہین۔ کیا تمہارے وزرا اس امر سے ناواقف ہین کہ بڑے آدمی کا مصیبت مین گرفتار ہونیکا نظارہ بہت بڑے عظیم الشان نظارون مین سے ہے۔ کیا وہ یہہ نہین جانتے تھے کہ نپولین سنیٹ ہلینا مین ہر طرح کی مصائب سے جنکو وہ بڑی مستقل مزاجی اور کشادہ پیشانی سے برداشت کررہا ہے۔ گھرا ہوا اُسوقت سے زیادہ قابل عزت اور زیادہ عظیم القدر اور زیادہ قابل ادب ہے۔ جبکہ وہ دنیا بھر کی سب سے بڑے بلند مرتبت تخت پر متمکن تھا جہان زمانہ کی قسمتون کا اتنی مدت مدید تک فیصلہ کرتا رہا تھا۔ وہ اشخاص جناب موجودہ حالت مین نپولین کی واجب خدمت اور عزت کرنے مین کمی کرتے ہین۔ وہ صرف اپنے آپ کو اور اُس قوم کو جس مین سے وہ ہین بدنام کررہے ہین۔

دستخط جنرل کونٹ ڈی مان تھولان"

ناظرین کو معلوم رہے کہ جسوقت ۱۵ جولائی ۱۸۱۵ء کو کپتان میٹلینڈ نے وہوک سے نپولین اور اُسکے ہمراہیون کو جہاز بیلورفن پر سوار کرایا تو وہ انکو لیکر انگلستان کیطرف چلدیا۔ دوسری صبح اُسے جہاز "سوپرب" جسپر امیرالبحر لارڈ کیتھہ سوار تہا آملا۔ انگلستان کے سواحل پر پہنچکر محکمہ بحری کے وزرا کو نپولین کے جہاز مذکور پر سوار ہونے کی اطلاع دیگئی۔ اُنہون نے حکم دیا کہ اُسکو خشکی پر نہ اُتارا جاوے جہاز خلیج پلائی موتہہ سونڈ مین رکھا جاوے اور دو اور جنگی جہاز مزید حفاظت کیلئے بہیجدیئے گئے جو بیلورفن کے دونون پہلوون پر شب و روز پہرہ دیتے رہتے۔

۳۱ جولائی ۱۸۱۵ء کو بذریعہ سر چارلس بنبری و لارڈ کیتھہ نپولین کو وزارت کے فیصلہ سے اطلاع دیگئی کہ اُسکا آزاد رکہنا یورپ کے امن عامہ کے خلاف سمجھکر یہ مناسب معلوم ہوا ہے کہ اُسے قید رکہا جاوے اور اس امر کے واسطے جزیرہ سینٹ ہلینا سب سے زیادہ مناسب مقام معلوم ہوتا ہے۔ یہہ کہ وہ جنرل کے خطاب سے پکارا جائیگا اور اپنے ہمراہ علاوہ ذاتی خدمتگاروں اور سرجن کے ماسوا جنرل سویری اور جنرل لیلیمنڈ کے تین ہمراہیون کو جنہیں چاہے باجازت گورنمنٹ انگریزی ساتھ لیجاوے۔ ظروف سیمین و نقرئی و اسباب خانہ داری شرابین اور سامان خوراک نپولین ہمراہ لیجا سکتا ہے مگر نقدی اور جواہرات اور قابل فروخت اشیاء انگریزی گورنمنٹ کے حوالہ کردے۔ جو اُسکی جائداد کا انتظام کریگی۔ اور خود اُسکے گذارہ کی متکفل ہوگی۔ مرنے کے وقت وہ جو چاہے اپنی جائداد کی نسبت وصیت کرسکتا ہے۔ اُسپر نگاہ رکہی جاویگی۔ تمام خطوط منجانب یا بنام اُسکے امیرالبحر یا سینٹ ہلینا کا گورنر پہلے خود کہول کر پڑھیگا اور مقام مذکورہ سے اگر کوئی فراری کی کوشش کریگا تو وہ بند قید مین ڈال دیا جائیگا۔ اور یہی قواعد اُسکے ہر ایک ہمراہی پر حاوی ہونگے۔ مگر اُنمین سے کوئی بہی اپنی مرضی کے برخلاف جہاز پر سوار نہ کیا جاوے بلکے سینٹ ہلینا نہ پہنچایا جاوے۔ ہتہیار سب لیلئے جاوین۔ اور پہر کسی مناسب موقع پر اُنکو واپس دیئے جاوین۔

وزرا کا فیصلہ سنکر اگرچہ اُسکے ہمراہیون مین سخت کہلبلی مچ گئی۔ مگر اُسنے اُسکو بڑے تحمل اور بردباری سے سُنا۔ اور بڑی متانت سے اُس جابرانہ اور خلاف انصاف و قانون کارروائی پر اعتراض کرکے چند خطوط پرنس ریجنٹ کو بہیجے۔ جنکا کوئی جواب نہ ملا۔ پہر ۴ اگست کو مندرجہ ذیل اعتراضی مراسلہ لکہکر کپتان میٹلینڈ اور امیرالبحر لارڈ کیتھہ کے حوالہ کیا۔

"مین اس تحریر کے ذریعہ سے خدا اور بندون کے سامنے اس ظلم و ستم کی جو مجھپر کیا گیا ہے اور میرے جسم

اور آزادی کے جبراً مالک ہو جانیسے ملے اپنے نہائیت ہی مقدس اور متبرک حقوق کو پامال کر دیئے جانے کی بڑی زور سے فریاد کرتا ہون۔ مین برضا و رغبت خود بیلورفن جہاز پر آیا تھا۔ مین قیدی یا اسیر نہین ہون۔ مین انگلستان کا مہمان ہون۔ مین خود کپتان کی تحریک پر آیا تہا۔ جس نے کہا تھا کہ اُسے اُسکی گورنمنٹ نے حکم دیا ہے کہ اگر مین چاہون تو وہ مجھکو معہ میرے رفقاء کے جہاز پر سوار کرالے۔ اور انگلستان لے آوے۔ انگلستان کے قوانین کے زیر حفاظت رہنے کیلئے مین بڑے بہروسہ اور اعتماد کے ساتھ بلا دہڑک چلا آیا۔

"اور جسوقت مین ایک دفعہ بیلورفن جہاز کے تختہ پر پہنچا تو مین قوم انگریز کی مہانداری کا مستحق ہو گیا تہا۔ اگر گورنمنٹ کی بیلورفن کے کپتان کو مجھے اور میرے ہمراہیون کو جہاز پر سوار کرانے کا حکم دینے مین صرف یہی غرض تہی کہ ہمین دام فریب مین پہنسالے۔ تو اُسنے اپنی عزت کو کہو دیا اور اپنے حکم کو ذلیل اور بدنام کر دیا ہے۔ اور اگر یہ مکردہ کارروائی تابہ اختتام پہنچا دی گئی تو پہر اب سے آگے انگریزون کے لئے اپنی سچائی۔ اپنے قوانین۔ اپنی آزادیون کی شیخی بگہارنا محض بیجا اور فضول ہوگا۔ اور بیلورفن جہاز کی مہانداری مین انگریزی ایمانداری گم ہو جائیگی۔

"مین تاریخ کے پاس فریاد کرتا ہون۔ وہ کہیگی کہ ایک دشمن جس نے بیس برس تک انگریزی قوم سے جنگ جدال کیا۔ وہ مصیبت کے وقت اُس قوم کے قوانین کی پناہ لینے کے واسطے برضا و رغبت خود آیا۔ اس سے بڑہکر اور کیا قاطع ثبوت وہ اس امر کا دیسکتا تہا۔ کہ وہ اُس قوم پر کیسا بہروسہ کہتا اور اُسکی کیسی قدر کرتا تہا۔ مگر انگلستان نے اس کشادہ دلی اور جوانمردانہ فعل کا کیا جواب دیا؟ اُس نے اس دشمن کیطرف بظاہر مہمان نوازی کا ہاتھ بڑہایا۔ اور جسوقت اُسنے اعتبار و اعتماد کر کے اپنے تئین اُسکے حوالہ کر دیا۔ تو اُس اعتبار اور بہروسہ کی قربانگاہ پر بلیدان ہو گیا؟۔

دستخط نپولین از جہاز بیلورفن برسطح سمندر بروز جمعہ مورخہ ۴ اگست ۱۸۱۵ء۔

مگر یہ مراسلت بہی بلا اثر رہی۔ بجواب اسکے ۶۔ اگست کو جہاز نارتھمبرلینڈ امیر البحر کاک برن کا پہریرا اُڑاتا ہوا جسکے سپرد نپولین کا سینٹ ہلینا پہنچانا کیا گیا تہا۔ بیلورفن کے قریب آ پہنچا۔ دو جہاز اور اسکے ساتھ تہے جنپر وہ فوج سوار تہی جو جزیرہ کی محافظ مقرر کیگئی تہی۔ نپولین نے سر تسلیم خم کر دیا۔ اور کوئی مزید عذر یا گلہ شکائیت نہ کی۔ اور اپنی جلاوطنی مین ہمراہ رکہنے کیلئے اُسنے اپنے رفقاء مین سے کونٹ مان تہولان۔ کونٹ برٹرینڈ۔ اور جرنیل گورگاڈ کو انتخاب کر لیا۔ علاوہ انکے کونٹ لاکیس کو محض سول حیثیت مین ہمراہ رکہنے کی اجازت اُسے دیگئی۔ اُسکا اپنا سرجن بیمار اور سفر دریائی کرنیکے قابل نہ تہا۔ چنانچہ اُسنے بیلورفن جہاز کے ڈاکٹر مسٹر اومیرا کو ساتھ لیجانا چاہا۔ اور اس ڈاکٹر نے بعد حصول اجازت گورنمنٹ ساتھ جانا منظور کر لیا۔ ذاتی خدام مین سے اُسنے ان

بارہ اشخاص کو منتخب کیا - مار چند سینٹ ڈینس اور نوفر لارمان کرہ خاص - سیکرٹری آئی میر سامان - لی پیج باورچی - آرکمبالڈ اور جنٹلمینی خادمان معمولی - بائی آون میر منشی - اور سنٹیلینی لیوسو - آرکمبالڈ ثانی - اور برنارڈ و دیگر عہدہ داران بیج - چنانچہ یہ سب ۔ اگست کو پلیموتھ سے وداع ہو کر جہاز نارتھمبرلینڈ پر سوار ہو گئے اور سیدہے جزیرہ سینٹ ہلینا پہنچا دیئے گئے جہاں انکو ہر ایک طرح کی آبادی سے علیحدہ مکان لانگ وڈ ہوس رہنے کے لئے دیا گیا - کونٹ برٹرینڈ کے ہمراہ اسکی بیوی اور تین بچے - کونٹ مانتہولان کے ہمراہ اسکی بیوی اور ایک بچہ اور کونٹ لاکیس کے ہمراہ اسکا ایک لڑکا جانے دیئے گئے - مگر افسوس نپولین کو اپنی ملکہ اور فرزند کا مرتے دم تک منہ دیکھنا نصیب نہوا - اور یہی ایک بات تھی جسکا اسکو تا مرگ افسوس رہا - اور جو اکثر اس بہادر شیر دل کی آنکھوں سے آنسو بہا دیتی تھی - جزیرہ سینٹ ہلینا مین جو کچھ اسکے ساتھ سر ہڈسن لو گورنر جزیرہ نے سلوک کئے اور جو جو کچھ اسپر سختیان ہوئین - اُن کا اجمالاً ذکر کونٹ مانتہولان کے خط مین آ گیا ہے اعادہ کی ضرورت نہین - اس جزیرہ مین چند ماہ کی بیماری کے بعد فرانس کا شیر ببر ۵ مئی ۱۸۲۱ء کو چھہ بجے صبح سے گیارہ منٹ پہلے جان بحق تسلیم ہوا - اسکی موت کے وقت ڈاکٹر انٹوم ملرکی کی زبان سے جو اسکا ذاتی طبیب اور ہر وقت کا حاضر باش تھا بے اختیار یہ فقرہ نکل گیا تھا "شہنشاہ قتل کیا گیا ہے" شہنشاہ مرحوم کی لاش جزیرہ سینٹ ہلینا مین دفن کیگئی - مگر پھر ۱۸۴۰ء مین وہان سے اکھاڑی جا کر بڑی شان شوکت سے پیرس مین لا کر مدفون کیگئی - انا للہ وانا الیہ راجعون -

اس نامور بادشاہ اور اولوالعزم سپہ سالار کے حالات ہمارے ملک مین بہت کم معلوم ہین - میرا ارادہ ہے کہ اگر مکروہات زمانہ سے فراغت نصیب ہوئی تو اسکی ایک مفصل سوانح عمری مستند کتابون سے اخذ کرکے ملک کے روبرو پیش کرونگا -

لورپول مین عیسائیون کا جلسہ

اور

شیخ الاسلام عبد اللہ کوئیلم کا اُن کی گت بنانا -

۲۰ مئی ۱۸۹۵ء کو لورپول کے عیسائیون نے مظالم آرمینیا کے متعلق ترکی گورنمنٹ کے برخلاف سینٹ جیمز ہال واقع لنڈن کی تقلید مین کوچہ ہاپ سٹریٹ ویسلیئن گرجا مین بڑی دہوم دہام سے جلسہ کیا - تقریباً دو ہزار

آدمیون کا انبوہ تھا - سر اڈورڈ فرسل صدر انجمن تھے - جنکا دس بارہ عیسائی پادریون نے پلیٹ فارم پر کھڑے ہوکر ہاتھ بٹایا -

صدر انجمن کے تقریر شروع کرنے پر بڑے زور سے چیرز دیئے گئے - اُسنے بیان کیا کہ ابتک لورپول مین کوئی جلسہ ہوکر مسئلہ آرمینیا کے متعلق پبلک کیطرف سے اظہار رائے نہین ہوا - آرمینیا کا صوبہ ایسی جگہ واقعہ ہے کہ اسمین مداخلت کرنیکے راستہ مین بہت بڑی مشکلات حادث ہوتی ہین - ایک نامی گرامی لیڈر نے تحریر کیا ہے - کہ کسی اور مطلب کے لئے نہ سہی بلکہ محض اسی غرض کیواسطے کہ گرجا سینٹ صوفیہ واقع قسطنطنیہ مین سے اسلامی عبادت کو خارج کردیا جاوے - ایک عیسوی جہاد کی تقریبًا بڑی ضرورت ہے (نعرۂ تعریف و چیرز) مگر مین یہان اشاعت دین مسیحی کے لئے جہاد کرنیکا وعظ کرنے کے لئے نہین آیا ہون بلکہ اسلئے کہ اُن جرائم سے جنہون نے انسانیت کا ستیاناس کردیا ہے کسی طرح سے چشم پوشی نہ کیجائے" (چیرز)

اسکے بعد ایک عورت نے جسے بیان کیا گیا تھا کہ جلاوطن شدہ آرمینین ہے - کچھ تقریر کی اور پھر ایک پادری صاحب نے ایک رزولیوشن اس مضمون کا پیش کیا کہ آرمینیون کی حالت زار کیطرف پارلیمنٹ کی توجہ دلائی جاوے -

اسپر ایک لیڈی نے پلیٹ فارم کیطرف بڑھکر میر مجلس کو اپنا کارڈ دیا - اور کچھ ترمیم پیش کرنے کی اجازت چاہی - اور اجازت ملنے پر مسنر ہیر نے اُس ترمیم کو مندرجہ ذیل الفاظ مین تجویز کیا "یہ مجلس اُن اندھا دُھند الزامات بیرحمی و سفاکی اور اُس گستاخانہ بدزبانی پر جو سلطان روم اور ترکی افواج کے برخلاف بغیر امر واقع کی کسی معتبر شہادت کی موجودگی کے اور قبل ازین کہ اُس کمیشن نے جسے سلطان المعظم نے اُن مظالم کی تفتیش کرنیکے واسطے جن کا ضلع ساسون مین سرزد ہونا بیان کیا جاتا ہے اور اسمین دول یورپ کے نائب بھی شامل ہین اپنی رپورٹ شایع کی ہو - لگائے جاتے ہین اور بولے جاتے ہین معترض ہوتی ہے"

اس تجویز کے پڑھے جانے پر چارون طرف سے مضحکہ خیز ہنسی اور نفرت و حقارت کی آوازون کی لہر شروع ہوگئی - مگر باوجود ان متواتر لمحہ بلمحہ افزون ہوتی ہوئی رکاوٹون کے مسنر ہیر اپنی ترمیم کی تائید مین تقریر کرتی گئین - اور بیان کیا کہ اُن مظالم کی ابھی تک کسی معتبر ذریعہ شہادت سے تصدیق نہین ہوئی ہے - مین اس مفروضہ آرمینین جلاوطن عورت کو رو در رو کہتی ہون کہ اُسے براہ راست کوئی علم اس معاملہ کا نہین ہے - اور جو کچھ اُسنے بیان کیا ہے وہ ہرگز اُسکا چشمدید مشاہدہ نہین ہے"

میر مجلس نے دریافت کیا کہ کیا کوئی شخص اس ترمیم کی تائید کرنیوالا ہے اسکے سُنتے ہی شیخ عبداللہ کوئیلیم طرف نیچی سے پلیٹ فارم پر جا براجے اور بولے "ہان! صاحبین، تائید کرتا ہون" جس پر عیسائی

حاضرین بڑی حقارت کے ساتھ ہنس پڑے مگر شیخ موصوف شور وغل کی کوئی پروا نہ کرکے پلیٹ فارم کے سامنے میز پر کھڑے ہو گئے اور ہاتھ کو بڑے موثرانہ انداز سے اٹھائے ہوئے باواز بلند پکار اٹھے "جو شخص سچ کو چاہتے ہین وہ مجھے یا کسی اور کو بغیر سُنے قصور وار نہ گردانینگے"۔ اُس طوفان بے تمیزی مین اُنہون نے حاضرین کو یہ بتانے کی کوشش کی کہ جبتک کمیشن تحقیقات اپنی رپورٹ شایع نہ کرے پبلک کو خاموش رہنا چاہئے۔ مگر جسوقت اُنہون نے شہرہ مظالم کی بے بنیادی پر بولنا شروع کیا تو اسقدر شور و غل مچگیا کہ انکی آواز نہ سُنی جاتی تھی۔ اسوقت حاضرین مجلس مین سے ایک شخص پکار اُٹھا "تم مسلمان ہو"۔ شیخصاحب نے جواب دیا کہ "ہان مین یقیناً مسلمان ہون"۔ لیکن عیسائیون نے اسکو باہر نکالو" "اُسکو یہان سے نکلوا دو" کے اس زور و شور سے آوازے کسنے شروع کئے کہ میر مجلس کو مداخلت کرنی پڑی۔ اُسنے کہا کہ مسٹر کوئلیم جانتے ہین کہ مین بذات خود تو یہی چاہتا ہون کہ وہ پوری آزادی سے گفتگو کر سکین۔ مگر ایسی حالت مین انکا بولنا محض بے سود ہوگا۔ پھر بھی مین اُنکو سوا دس بجے تک وقت (یعنے سات منٹ) اور دیتا ہون کہ جو کچھ اُنہون نے کہنا ہو اسکے اندر کہہ لین۔ بعد ازان مین رزولیوشن اور ترمیم کو حاضرین جلسہ کے روبرو پیش کردونگا۔ (نعرہ ہائے تعریف)۔

مسٹر کوئلیم نے پھر تقریر شروع کرکے بیان کیا کہ مفروضہ مظالم کے متعلق جو کچھ یہ داستین مشہور ہوئی تھین وہ غلط ثابت ہو چکی ہین (عیسائیون نے پھر ٹوکنا شروع کیا اور نہین نہین کی آوازین بلند کین) اس امر کی تصدیق مین بہت سی نظیرین موجود ہین۔ سب سے اول یہ کہ سلطان کا وہ فرمان جسمین قتل عام کا حکم دیا گیا تھا جعلی ثابت ہوا ہے۔ دوم یہ کہ ذکی پاشا کو اس قتل عام کے متعلق کارروائی کرنیکے واسطے نہین بلکہ قسطنطنیہ کے جنگی مدرسہ مین عمدہ خدمات کرنیکے صلہ مین تمغہ عطا کیا گیا تھا۔ سوم یہ کہ ارمنی گواہ حلف دروغی اور بے ایمانی کے مجرم ثابت ہوئے ہین۔ تم نے مقدمہ کے صرف ایک فریق کے بیانات سُنے ہین (نہین نہین ہم کافی سن چکے ہین کے نعرے اور حقارت و نفرت کے پھنکارے) ہر ایک مقدمہ کی دو فریق ہوتے ہین۔ اور ایک انگریزی مثل ہے کہ جبتک دوسرے فریق کا بیان نہ سنو پہلا اچھا معلوم ہوتا ہے یعنی کہ "تنہا پیش قاضی روی راضی آئی"۔ "نہین نہین ہمارا طریق درست ہے کی آوازین اور پھنکارین) تمہاری بائبل کہتی ہے کہ "بیوقوف کو اپنی نظرون مین اپنا طریقہ اور راستہ اچھا معلوم ہوتا ہے۔ مگر دانا وہ ہے جو نصیحت اور مشورہ کو سُنے"۔ (چنگھاڑ اور پھنکارے)۔ ذکی پاشا کا ذکر کیا گیا ہے۔ مین بڑے فخر سے کہتا ہون کہ مین اُس نامور شخص کو جانتا ہون (نہین کے نعرے اور ایک آواز کیا تم اُسے پولیس کورٹ مین ملے تھے؟) نہین مین اُسے محل یلدز سرائے مین ملا تھا۔ (حاضرین کی طرف سے اور رکاوٹین اور بکواس) مین اُسکے اور اُس نامور بہادر عثمان پاشا

شیر لمپا کے درمیان کہڑا ہوا تھا۔ (چیرز اور آہین) اور ہم سب نے اکٹھے ملکر خدائے کریم و رحیم کی عبادت کی اور نماز
پڑہی ہے مجھے یقین ہے کہ جو کام فوکی پاشا سے منسوب کئے جاتے ہین وہ انکے ہرگز قابل نہین (آہین - نالے
ایک اور "تم کو زندہ جلا دینا چاہئے"۔ اور "اُسکو جلا دو" "اسکو باہر پہینکدو" "اسکا گلا گہونٹ دو" کی آوازین)
مین کہہ سکتا ہون کہ تمہارا دل مجھے جلا دینے کو بہت کرتا ہوگا۔ اور مجھے یقین ہے کہ اگر تمہین اختیار ہو
تو جسطرح چند صدیان ہوئین تمہارے عیسائی بہائیون نے ہسپانیہ مین مسلمانون کو جلا دیا تھا۔ اسیطرح تم
مجھے جلا دو۔ (زور سے پہنکارے۔ آہین اور شور وغل) تم بڑے بہلے مانس ہو کہ آرمینیا کے عیسائیون کے
واسطے تو اسقدر دعائین مانگو اور خود ایسی ضد اور تعصب کہو کہ خود اپنے ایک ہموطن کی گفتگو کو جو
تمہارے ہی شہر مین پیدا ہوا اور تم ہی مین بڑا ہوا ہے۔ صرف اسوجہ سے نہین سُننا چاہتے کہ اُس نے
تمہارا مذہب دین حق کی خاطر چہوڑ دیا ہے۔ (بڑے زور سے چیخ چیخ کے پکار۔ "ذلت وقت" "اُسکو بند کرو"
"اسکو باہر نکالو" کی آوازین) مین جانتا ہون کہ غلط بیانیون مبالغون۔ افتراؤن۔ اور بہتانون کے اس ذلیل
طوفان نے تمیزی کر جواب دینے کیلئے جو پہلے پورے دو گھنٹے تمہارے کانون مین ڈالا جاتا رہا۔ مجھ تمہارے میر مجلس نے جو سات منٹ
عطا کئے تہے انمین اب صرف آدہا منٹ باقی رہگیا ہے (بڑے زور سے ہائے پکار اور شور وغل) انمین سے بعض کا بالاختصار مین ذکر
آیا ہون باقیماندہ مین سے ایک یہ ہے کہ یہ رمنی وہی بائبل پڑہتے ہین جو تم پڑہتے ہو۔ مگر درحقیقت یہ وہ ایسا نہین کرتے
(یہ جہوٹ ہے" کے نعرے اور شور وغل) اُن کی بائبل علیحدہ ہے۔ اور تمہاری بائبل سے مختلف ہے۔ تمہاری
بائبل رومن کیتہولک کی بائبل سے اتنی مختلف نہین جتنی وہ تمہاری بائبل سے ہے (پہر شور وغل۔ آہین
نالے اور "اسکو چپ کراؤ" "اسکو جلا دو" "اسکا موہنہ بند کردو" کی آوازین) تم اپنے وحشیانہ چیخ چنگہاڑ
کے غل مین آج رات میری آواز کو بیشک گم کر دو۔ مگر تم مجھے راستی اور انصاف کیواسطے جنگ کرنیکے لئے
بلادریغ کہڑا ہو جانیسے کبہی نہ روک سکو گے (ایک آواز "تم کو سلطان اس خدمت کے عوض مین کیا دیتا ہے؟" ہنسی اور زیادہ للکارین) مجھے سچ کہنے کیواسطے کسی تنخواہ کی ضرورت نہین ہے (چیخین اور
للکارین) یہ کبہی نہ خیال کرنا کہ تمہاری اس بزدلانہ اور کمینہ حرکت نے مجھے کچھ ڈرا دیا یا تکلیف دی ہے
مجھے یاد ہے کہ مین نے ایک کتاب مین جسکا ممکن ہے۔ تم نے نام سُنا ہو۔ اور اُسے بائبل کہتے ہین پڑہا ہے کہ جب
بدمعاشون کے ایک گروہ نے ایک خاص شخص پر جس کے نام سے تمہارے کان آشنا ہونگے یعنے مسمی عیسٰی
مسیح پر (چیرز) آوازے کسے اور نعرے چلائے تو اُس نے صرف یہی جواب دیا "اے خدا! تو ان کو بخشدے
وے نہین جانتے جو کچھ وے کر رہے ہین"۔ سو آج رات میرا دل تمہارے لئے یہی دعا مانگ رہا ہے (کافر۔
ملحد کی آوازین۔ اور کئی منٹون تک چیخین۔ چنگہاڑے۔ پہپہکارے اور پش پش کی آوازین۔)۔

سر ایڈورڈ رسل۔ جس کے کہڑے ہونے پر چارون طرف سے بڑے زور شور سے چیرز دیئے گئے "مین اب رزولیوشن کو مجلس کے سامنے پیش کرتا ہون"۔

مولوی محمد برکت اللہ۔ حاضرین مجلس مین سے اُٹھکر "ہندوستان کے چہہ کروڑ مسلمانون کی طرف سے کہڑا ہوکر مین اس ترمیم کی تائید کرتا ہون"۔ (چیرز اور آہین)۔

سر اے۔ رسل ہم آج رات اور زیادہ اسپیچین نہین سُن سکتے۔ (حاضرین جلسے کے ایک حصہ نے چیرز دیئے۔ اور پورے دو سو آدمی اُٹھکر چلے گئے)۔

میر مجلس نے جلسہ کے روبرو ترمیم پیش کی جسکی تائید مین ۱۲ اور مخالفت مین کئی سو ہاتھ اُٹھائے گئے۔

پہر رزولیوشن پیش کیا گیا۔ اور بکثرت رائے پاس ہوگیا۔ اسکے بعد آرمینیون کے لئے چندہ جمع ہونا شروع ہوا۔ مگر جلسہ ایسا بگڑ گیا تھا اور اسقدر لوگ اُٹھکر چلے گئے تھے کہ بمشکل کوئی معتدبہ رقم فراہم ہوسکی ہوگی۔

جسوقت جلسہ برخاست ہوکر لوگ مکان سے باہر نکلے تو اخبار "کرلیسینٹ" کی کاپیان اور عقائد الاسلام کے چھپے ہوئے اوراق اونمین تقسیم کئے گئے۔ اکثر اشخاص نے مسلمانون کے ساتھہ نرمی سے گفتگو کی اور اُنکو مبارکباد دی کہ اُنہون نے سچائی کی حمایت مین خوب مقابلہ کیا ہے۔ اور اس بات پر افسوس ظاہر کیا کہ اُن سے اچھا سلوک نہین کیا گیا۔ مگر دوسرون نے عین اُسکے برخلاف عمل کیا۔ اور اوراق کو یا تو پہاڑ کر پہینکدیا۔ یا اُنکی گولیان بناکر مسلمانون کے مُنہ پر دے مارا۔ اور بعض عیسائی عورتون اور لڑکیون نے خاصکر بہت سخت الفاظ کہے بلکہ مسلمانون کے پیچھے پیچھے کسیقدر فاصلہ تک جاکر سخت سست کہتی اور مکروہ کلمات بولتی رہین۔

---

۲۲ مئی کے جلسہ مین جو مسلمانون نے لنڈن مین کیا تھا علاوہ سرہاربلیٹ اور امیر البحر کامرول اور چند ہندوستانی مسلمانون کے شیخ کوئیلم۔ سنور آئیس زیمی نیز۔ مسٹر ہربرٹ ونسنیٹ نے بہی تقریرین کی تہین۔ جن کو بترتیب مین یہان درج کرتا ہون۔

تقریر شیخ عبداللہ کوئیلیم

مین یہان ایک انگریز کی حیثیت مین جسکو اپنے مولد اور ملک پیدائش پر بڑا ناز ہے کھڑا ہوا ہون۔ مگر ساتھہ ہی یہ بھی بتا دینا ضروری سمجھتا ہون کہ مجھے خاص اپنے دلی تیقن اور اعتقاد سے مسلمان ہونے کا بھی کچھہ کم فخر نہین ہے۔ انگریزی قانون کی روح روان یہ ہے کہ ہر ایک شخص جو خواہ کیسی ہی معمولی بدکرداری کا ملزم کیون نہو۔ بلا رو رعایت منصفانہ تحقیقات کا مستحق ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ وہ اس اصول کو وادیلا کرنے والی جماعت یعنی انگلو آرمینین کمیٹی کی کارروائیون مین کیون نہین قایم رکہتے اُنہون نے ترکی افواج اور مسلمان لوگون پر بڑے سخت الزام عاید کئے ہین۔ سلطان معظم نے اوس انصاف پسندی سے جو اُس نامور اور جلیل القدر شہنشاہ کی شریف مزاجی کے برگزیدہ صفات مین سے ایک خاص صفت ہے فوراً اس بات پر رضامندی ظاہر فرمادی کہ دول متمدنہ کی ایک آزاد اور بے لگاؤ کمیشن ان الزامات کے صدق وکذب کی تحقیقات کرے۔ عام انصاف۔ دیانتداری اور سلامت روی اس بات کی متقاضی تہی کہ الزام لگانے والے چپکے بیٹھے رہتے۔ اور پہلے اُس کمیشن کو موافق و مخالف دونو طرح کی جسقدر شہادتین دستیاب ہوسکتین اُنکو لیکر اپنی جوڈیشل تحقیقات کا نتیجہ شایع کرلینے دیتے۔ مگر یہ منصفانہ اور پسندیدہ روش وطریقہ جنونی ارمنی محرکین کے تعصب زدہ دلون کو پسند نہ آیا انہون نے زور ڈالا کہ گورنمنٹ ایک دن بہی صبر نہ کرے بلکہ ترکی گورنمنٹ کو چند گستاخ بے حیثیتون اور مکار پولٹیکل مفسدون کی ایک ذلیل جماعت کی یکطرفہ غیر معتبر اور بلاثبوت بیانات پر مجرم قرار دیدے۔ لیکن یہ حرکت مردانگی اور دیانت سے بعید بلکہ غیر منصفانہ اور اصالت اور نجابت انگریزیہ کے متضاد تہی۔ اس سے مجھے اُنیس صدی گذشتہ کا واقع یاد آگیا ہے۔ جبکہ باشندگان یروشلم نے دین عیسوی کے بانی کے برخلاف یہ نعرے بلند کئے تہے کہ اُسکو سولی دیدو۔ اسکو سولی دیدو۔ مگر اس نامعقول جلدبازی کی بہی ایک وجہ تہی متعصب محرکین جانتے تھے کہ اُنکے کردہ الزامات بے لگاؤ تحقیقات کی ازمائش کے روبرو نہ ٹھیر سکینگے۔ پس وہ چاہتے تھے کہ ملزم کو پہلے پہانسی دیدو۔ اور تحقیقات پھر بعد مین کرلینا۔ اس عرصہ ہی مین بہت سے الزامات جہوٹے ثابت ہو چکے ہین۔ یہ بڑے زور وشور سے بیان کیا جاتا تھا کہ مفروضہ مظالم کا حکم سلطان نے اپنے خاص دستخطی فرمان کے ذریعہ سے دیا تہا۔ مگر چند ہی دن گذرے ہین کہ ڈیلی ٹیلیگراف کے کارسپانڈنٹ کو مجبور ہوکر ماننا پڑا کہ فرضی فرامین قطعاً وبالکلیہ محض جعلی کاغذات تھے۔

تقریر سینور الیس زمی نینز

روم کے برخلاف جتنے معرکے کئے جاتے ہین اُنمین ابتدا کرنیوالی صرف دو جماعتین ہین۔ ایک تو ادنیٰ درجہ کے مدبرون اور جالبازون کا گروہ جو قوم ارمن کے مصائیب بیان کرکے اپنا فائدہ نکالنا چاہتے ہین اور دوسری مذہبی جماعت یکرخی۔ جو اس تحریک و تحرک سے روپیہ کمانا چاہتی ہے یہ پادری اور منصوبہ باز دونون برابر ہمدردی۔ خیرخواہی۔ انسانیت کے الفاظ باواز بلند پکارتے اور اسلامی تعصب و خبط کا تحریک بخش جھنڈا چمکاتے رہتے ہین۔ کیونکہ وہ جانتے ہین کہ عام رائے پر ان باتون کا اثر بالیقین پڑے بغیر نہین رہ سکتا۔ ان وسائل کو کام مین لانیسے مسلمانون کے برخلاف مذہبی جہاد کرنیکا وعظ کرنا آسان ہوجاتا ہے۔ اور اگرچہ ہم اب اُنیسوین صدی مین ہین پر پھر بھی اس پُر تعصب اور جنونی خیال کے بہت سے پیرو ملتے ہین۔ مین یہ نہین کہتا کہ ترکی حکومت جمیع عیوب سے بچی ہوئی ہے اور نہ ہی مین یہ ثابت کرنیکی کوشش کرونگا کہ ایشیائے کوچک مین ابھی تک دنیاوی بہشت موجود ہے بلکہ جو کچھ مین کہنا چاہتا ہون وہ یہ ہے کہ وہ تمام مذہبی جھگڑے اور تنازعات جن کو چند نام نہاد مہذب اشخاص نے ایسی بیہودگی سے برپا کیا ہے تمام سلطنت عثمانیہ مین کسی جگہ۔۔ موجود نہین ہین۔
اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ شکایت کون کرتا ہے؟ سُن لیجئے گریگوری فرقہ کے آرمینیون کی ایک چھوٹی سی جماعت۔ جسکو خود پس پردہ رہکر چند غیر ملک کے لوگون نے بھڑکایا اور پھر اُن کو رنج و مصیبت مین پھنسا کر آپ آخرکار الگ ہوگئے۔ کہا جاتا ہے کہ آرمینیون پر بڑے مظالم توڑے جاتے ہین مگر برعکس اسکے اب روم مین جہان کہین دیکھو اعلےٰ سے اعلیٰ عہدون پر وہی ممتاز اور وہی بڑے بڑے مالی اور دیگر فوائد اُٹھا رہے ہین۔ تمام وزارتی محکمون مین سب سے بڑی اسامیون پر تم اُن کو ہی پاؤگے بلکہ روم مین اعلیٰ درجہ کی تجارت اور مالی معاملات کے درحقیقت وہی اکیلے اجارہ دار بنے ہوئے ہین۔
ترکی پولیس ایک اچھی خاصی چھوٹی سی ارمنی فوج ہے اور روم مین ارمنی فی الحقیقت مسلمانون سے زیادہ خوشحال ہین جنکی بدولت اور جنکے نقصان پر اُنھون نے بےانتہا دولتین کمائی ہین۔ کیتھولک ارمنون سے پوچھو اُنھین ترکون کے برخلاف کوئی شکایت نہین اور نہ ہی رومن کیتھولک دیگر عیسائی کوئی شکایت کرتے ہین۔
مین پچھلے برس مئی کے مہینے مین بمقام ماردین تھا۔ جہان عیسائیون کی تین چار جماعتین بستی ہین اور جہان اُنکے بڑے بڑے عالیشان گرجے بنے ہوئے ہین وہان مین نے دیکھا کہ موذن کی آواز اکثر گرجا کے گھنٹون کی صدا مین گم ہوجاتی تھی۔ اور ماہ مئی کے مذہبی جلوس مین زیادہ تر نوجوان اور دوشیزہ۔ سلی

لڑکیان سفید پوشاک پہنے شامل ہوتی ہین۔ بازارون اور کوچون مین بامن وامان بغیر کسی قسم کی مزاحمت یا ایذا رسانی کے گذرتے ہین۔ یہہ کیفیت دیکھکر ایک کیوچی فرقہ کے راہب نے مجھسے بڑے تعجب کے ساتھ کہا کہ کیا اسکے بعد (یعنے ایسی صورت کے ہوتے ہوئے بہی) وہ ترکون کو برا کہتے ہین۔ یہ کیفیت دیکھکر مجھکو معلوم ہوا ہے کہ عیسائیون کو اپنی بڑی سے بڑی رسومات کے بجالانے مین بھی یہان ویسی ہی آزادی ہے جیسی کہ عیسائی اطالیہ کے کسی شہر مین۔ موصل کیطرف دیکھو اس شہر کو ڈومنی فرقہ کے راہبون نے عیسوی تعلیم کا مرکز اور منبع بنالیا ہوا ہے۔ اونہون نے یہان کئی زبانون کی کتابین چھاپنے کا مطبع کئی مکاتب اور ایک مدرسہ قایم کیا ہوا ہے۔ جہان مسلمان لڑکے بہی اکثر تعلیم پاتے ہین۔ مذہبی نایب کا محل و مشن کی عمارت جسکے مینار و ابرج سے تمام شہر کا نظارا حاصل ہوتا ہے۔ تمام اسلامی عمارتون سے عالیشانی اور وسعت مین بڑہی ہوئی ہے اور مین اسیطرح کی کئی نظیرین پیش کرسکتا ہون۔

مین نہین جانتا اس مذہبی ایذا رسانی کا وجود کس جگہ اور کہان ہے؟ مین نے شام کے کیتہولک بطریق اعظم کو (جو کہ حال ہی مین منتخب ہوا تھا) دیار بکر اور اسکندریہ کے راستہ قسطنطنیہ اور روم کو نہایت جلوس کے ساتھ جاتے دیکھا ہے۔ عثمانی حکام نے اُسکی ایسی خاطر مدارات اور عزت و تواضع کی تہی کہ گویا وہ اُنکا اپنا شیخ الاسلام تھا۔ مسلمانون کے مذہبی عہدہ دار بطریق کو ملنے جاتے اور اُسکا بڑا ادب و تعظیم و تکریم کرتے رہے مین نے کئی ایک مقامات (جیسے کہ قیصریہ) مین ارمنی بشپون کو مسلمانون مین بڑا ہر دلعزیز پایا۔ اوہ ارض روم مین مسلمان امامون کو عیسائیون مین جو اُنکے بڑے مداح اور ثناخوان ہین۔ شیخ الاسلام وقتاً فوقتاً کل ولایتون مین اس مضمون کے احکام صادر فرماتے رہتے ہین کہ امامان مسجد اپنی اپنی مسجدون مین وعظ کیا کرین کہ سلطان المعظم کی کل رعایا آپسمین صلح و اتفاق سے رہین۔ اور ان امامون کو تاکید ہوتی ہے کہ تمام فرقون اور مذاہب کے لوگون مین صلح و امن رکہنے کی پند و نصیحت سے کوشش کرتے رہین۔ مین آپ کو یقین دلاتا ہون کہ سلطان المعظم نے یہی اپنی پالیسی رکہی ہوئی ہے کہ جمیع مذاہب کو یکسان نظر سے دیکھا جاوے۔ اور وہ ہر ایک ایسی چیز سے بڑی سخت احتیاط کے ساتھ بچنے کی کوشش کرتے رہتے ہین۔ جس سے مذہبی فسادون کے پیدا ہونیکا اندیشہ یا خطرہ ہو۔

خلاصہ تقریر مسٹر ہربرٹ ڈی ان سینٹ

اونہون نے سینٹ جیمس ہال واسطے عیسائیون کے جلسہ کی کارروائیون کی ایک دلچسپ کیفیت

بیان کرکے اپنی تقریر کے خاتمہ مین کہا کہ ایکدفعہ کسی سلطان نے اشتہار دیا کہ جو سب سے زیادہ کذاب ثابت ہوگا اُس کو یہہ انعام دیا جاویگا۔ اُسکی رعایا کے بہت سے لوگون نے کوشش کی مگر بازی ایک ایرمن ہی نے جیتی۔

خلاصہ عہدنامہ سین سٹیفانو۔ دفعہ وار

جسوقت روسی فوجین قسطنطنیہ کے قریب پہنچ گئین اور ترکون کو سوائے صلح طلبی کے اور کوئی چارہ نہ رہا تو چند دنون کے نامہ و پیام اور گفتگو کے بعد ۳ مارچ ۱۸۷۸ء کو بمقام موضع سین سٹیفانو جہان سے مسجد صوفیہ کے مینار نظر آتے ہین۔ مندرجہ ذیل عارضی عہدنامہ دونون سلطنتون مین قرار پایا۔ روس کی طرف سے جرنیل اغناٹیف نے اور روم کیطرف سے صفوت پاشا نے اُسپر دستخط کیئے۔ ۱۷ مارچ کو دونون گورنمنٹون نے حسب ضابطہ اسکی تصدیق کردی۔ مگر اُسکا متن مضمون ۲۱ مارچ تک دنیا پر حسب ضابطہ آشکارا نہ کیا گیا۔ اور چونکہ اسکی ہر ایک شرط بہت لنبی ہے مین بترتیب انکا خلاصہ اس جگہ درج کرتا ہون۔ مختلف حدود کے عملی طور پر سمجھانے کیلئے اخیر پر ایک نقشہ بھی دیدیا گیا ہے۔

متعلق مانٹی نیگرو

شرط اوّل۔ ریاست مانٹی نیگرو کو اُسکے شمال مشرق اور جنوب کیجانب صوبہ جات البانیا و بوسینیا مین سے زائد ملک دیا جاوے۔ انٹی واری۔ اور ڈل سگنو کے بندرگاہ اُس زائد ملک مین شامل ہون۔ حدود کا فیصلہ ایک یوروپین کمیشن موقع پر جاکر اسطرح سے کریگی کہ دونون ملکون کی اغراض اور امن امان کے منافی نہو۔ دریائے بوانا کی جہازرانی کے متعلق باب عالی اور مانٹی نیگرو کے درمیان ہمیشہ تنازعہ رہتا ہے اسکا تصفیہ بھی خاص طور پر وہی کمیشن کریگی۔

شرط دوم۔ باب عالی ریاست مانٹی نیگرو کی خودمختاری اور آزادی کو تسلیم کرتا ہے۔ اور روس روم اور مانٹی نیگرو کی گورنمنٹین باب عالی اور مانٹی نیگرو کے اُن باہمی تعلقات کا جن پر آئندہ کے لیئے وہ دونون کاربند ہونگی۔ اور جو خاصکر مانٹی نیگرو کے قسطنطنیہ اور سلطنت عثمانیہ کے دیگر حصص و قصبات مین جہان ضروری ہو اپنے وکلا رکھنے۔ ایک سلطنت کی دوسری سلطنت کو اُسکے مجرمان کی حوالگی۔ اور باشندگان مانٹی نیگرو کے سلطنت عثمانیہ مین سفر کرنے کے دوران مین حسب رواج قدیم و اصول قانون متمدنہ قوانین و احکام عثمانیہ کے ماتحت ہونیکے متعلق فیصلہ کرینگی۔ بابعالی اور مانٹی نیگرو دیگر مختلف تو مسائل

کے تصفیہ کے لئے ایک معاہدہ کرینگی۔ اور جس امر مین وہ متفق نہو سکین اُسکا فیصلہ روس و آسٹریا کرینگی اور یہی دونون سلطنتین اُن تنازعات کا بھی جو سوائے زاید قطعات ملک کے مطالبہ کی کسی اور وجہ سے ان دونون ملکون مین آئندہ کے لئے پیدا ہون اُنکا فیصلہ کیا کرینگی۔

متعلق سرویا

شرط سوم۔ بابعالی سرویا کی خود مختاری کو منظور کرتا ہے۔ اِس ریاست کے نئے حدود اس طرح سے قایم کئے جاوینگے۔ کہ ڈرینا۔ ڈیزی ود۔ اسکہ۔ ابار۔ مورلاوا وغیرہ وغیرہ دریا تمام اُنکے اندر آجادین اور قصبات زورنکی خورد۔ ذکر۔ سکوواز۔ آق بلنکا۔ ولنسک سرویا والون کو ملجادین۔ دونون ملکون کی ایک کمیشن بمعاونت روسی کمشنر کے تین ماہ کے اندر موقع پر جاکر حدود کا قطعی فیصلہ اور ساتھ ہی جزیرہ ڈرینا کا تصفیہ کریگی اور جس وقت کمیشن سرویا اور بلگیریا کی مابینی حد پر پہنچیگی تو ایک بلگیرین کمشنر کو بھی ساتھ ملا لیگی۔

شرط چہارم۔ جو علاقہ جدید سرویا کو دیا گیا ہے۔ وہان کے مسلمان مالکان اراضی جو بذات خود ریاست مین رہائش نہ رکھنی چاہین اپنی اپنی جائدادین اور ون کو اجارہ یا ٹھیکہ پر دیکر اپنی ملکیت قایم رکھ سکتے ہین۔ اور اِس غرض کے لئے ایک ترکی صرب کمیشن بمعاونت ایک روسی کمشنر کے دو سال کے اندر اُن املاک کی جو مسلمانون کی ملکیت مین ہون تصدیق کرنے کے واسطے مقرر کیجاویگی۔ اور اس کمیشن کے ذمہ لگایا جاویگا کہ تین سال کے اندر تاج کی (یعنی خاص سلطانی) املاک اور مذہبی اوقاف کے انتقال کرنیکے لئے انتظام کرے اور ساتھ ہی خانگی اشخاص کے حقوق کے متعلقہ مقدمات یا سوالات کا تصفیہ کرنا اُسکا فرض ہوگا۔

متعلق رومینیا

شرط پنجم۔ باب عالی رومینیا کی خود مختاری اور آزادی کو قبول کرتا ہے۔ اور بنابرین تاوان جنگ کے طلب کرنے کا جو حق اُس ریاست کو حاصل ہو گیا ہے اُس کا یہہ دونون ملک بہ نتیجے کو باہمی تصفیہ کرینگے۔

متعلق صوبہ بلگیریا

شرط ششم۔ بلگیریا ایک خود مختار باجگزار ریاست کی صورت مین کردیا گیا ہے جسکی حکومت عیسوی ہوگی اور جو اپنا ایک الگ قومی ملیشیا (بیقاعدہ فوج) رکھیگی۔ اسکے حدود اربعہ یہہ ہونگے۔ شمال مین دریائے ڈینیوب۔ مشرق مین بحیرۂ اسود۔ جنوب مین بحیرۂ مجمع الجزائر۔ مغرب مین صوبۂ البانیا۔ مگر اسکے قطعی حدود کا فیصلہ ایک خاص ترکی روسی کمیشن رومیلیا کو روسی افواج کے خالی کردینے

سے پہلے کریگی۔ اور وہ موقع پر اس سرسری خاکہ بندی کی ضروری ترمیمات کرتے وقت سرحدی ضلاع کے باشندگان کی جماعت کثیر کے مذہب قومیت اور مقامی آبادی کے تعلقات باہمی کی متعلقہ دیگر عملی اغراض اور موضعی ضرورتون کو مدنظر رکھیگی (ناظرین کو نقشہ کے لحاظ سے معلوم ہوجائیگا کہ اس تقسیم سے روم کے پاس یورپ مین سوائے قسطنطنیہ۔ ایڈریانوپل۔ اور صوبہ البانیا و بوسینیا کے اور کچھہ باقی ہی نہین رہگیا تھا۔ اور یہہ چند ٹکڑے جو باقی بچے تھے وہ بھی ایک دوسرے سے بالکل الگ اور بے تعلق ہوگئے تھے)۔

شرط ہفتم۔ بلگیریا کا حکمران رعایا منتخب کریگی اور باب عالی برضامندی دول اُسے منظور کریگا مگر یورپ کے دول عظام کے حکمران خاندانون کا کوئی فرد بلگیریا کا شہزادہ منتخب نہین ہوسکیگا۔ اور تخت کے خالی ہوجانے پر پھر نیا شہزادہ بپابندی اُنہین شرائط کے انتخاب کیا جائیگا۔ شہزادہ کے انتخاب سے پہلے بلغاری معززین کی ایک مجلس ٹرنووا یا فلپ پولی مین مجتمع ہوکر ایک روسی کمشنر کی زیر نگرانی اور ایک عثمانی کمشنر کی موجودگی مین ریاست کے آئیندہ انتظام کے لئے انہین اصولون اور اُسی آئین کے مطابق جو عہد نامہ ایڈریانوپل کے بعد سنہ ۱۸۳۰ع مین ڈنیوبی ریاستون مین قائم کئے گئے تھے قوانین و آئین منضبط کریگی۔ جن مقامات مین ترک۔ یونانی۔ فنلاقی یا اور دیگر لوگ بلغاریون کے ساتھ ملے ہوئے رہتے ہین وہان کے انتخابات مین اور ابتدائی قوانین تیار کرنے کے وقت ان آبادیون کے اغراض و حقوق کو مدنظر رکھا جاویگا۔ نئے انتظام اور قوانین کا جاری کرنا اور اُسے عملدرآمد کرانا پہلے دو سال کے لئے ایمپیریل روسی کمشنر کے سپرد کیا جاویگا اور پہلے ایک سال کے گذر جانے پر بشرطیکہ پہلے ہی اسمین سمجھوتا ہوگیا ہو۔ روس باب عالی اور دیگر دول یورپ اس امر کی ضرورت دیکھنے پر اپنے اپنے خاص نائبین روسی کمشنر کے ساتھ شامل کرسکینگے۔

شرط ہشتم۔ عثمانی فوج اب ور زیادہ بلگیریا مین مقیم نہ رہیگی۔ اور تمام قدیمی قلعے مقامی گورنمنٹ کے خرچ پر منہدم کردیئے جاوینگے۔ بابعالی کو ان تمام ڈنیوبی قلعجات کے جو خالی کئے جاچکے ہون نیز قلعجات شوملا اور وارنا کے سامان جنگ اور دیگر اسباب کے فروخت یا منتقل کرنیکا اختیار ہے۔ دیسی ملیشیا کی پوری طرح سے تیار ہوجانے تک ملک پر روسی افواج قابض رہینگی۔ اور ضرورت کے وقت کمشنر کو جنگی امداد دینگی۔ یہہ قبضہ دو سال کی میعاد سے آگے نہ بڑھیگا۔ اور فوج قابض کی تعداد پچاس ہزار سے زیادہ نہ ہوگی۔ فوج کا خرچ ملک مقبوضہ دیگا۔ اور روسی افواج روس کو آنے جانے کیلئے نہ صرف رومینیا ہی مین سے گذرینگی بلکہ بحیرہ اسود کی بندرگاہون وارنا اور برغاس کی راہون کو بھی

کھلا رکھینگی۔ جہان دوران میعاد قبضہ مین وہ ضروری ڈلواور گودام وغیرہ بنا سکینگی۔

شرط نہم۔ سالانہ خراج کا تعین جو بلگیریا شاہی دربار کو ادا کریگا۔ اس نئی آئین کے جاری ہونے سے ایک سال بعد روس سلطنت عثمانیہ اور دیگر دول کے اتفاق رائے سے کیا جاویگا اور یہہ خراج ریاست کے تمام ملک کی سرسری آمدنی کی اوسط کا لحاظ کرکے مقرر کیا جاویگا۔

دارنار ریلوے کمپنی کی جسقدر ذمہ واریان عثمانی گورنمنٹ پر ہین وہ بلگیریا پر عائد ہونگی۔ اور تمام ریلوے لائنون کا ضبط انتظام جو ریاست مین سے گذرتی ہین بابعالی بلگیریا کی نئی حکومت اور متعلقہ کمپنیون کے ڈائرکٹرون کے باہمی تصفیہ پر چھوڑا جاتا ہے۔

شرط دہم۔ بابعالی ریاست کی پرلی طرف کے صوبون مین بلگیریا مین سے مقررہ راستون پر اپنی افواج سامان جنگ اور اسباب رسد بھیجنے اور وہان سے واپس منگانے کا حق رکھتا ہے۔ اس استحقاق کی توضیح و تشریح عہدنامہ کی تصدیق کے بعد تین ماہ کے اندر ایک خاص ریگولیشن کے ذریعہ سے کیجاویگی مگر یہہ امر ابہی سے منفصل شدہ ہے کہ یہہ استحقاق صرف فوج آئین تک محدود ہے اور فوج باشی بزک سرکیشین اور دیگر افواج بیقاعدہ اس سے قطعاً خارج ہین۔ علاوہ ازین بابعالی ریاست مین اپنے ضبط مرسلانہ (پوسٹل سروس) کے بھیجنے اور تار برقی کے سلسلون کو قائم رکھنے کے استحقاق کو محفوظ رکہتا ہے اور یہہ امور بہی انہین تین مہینون کے عرصہ کے اندر قطعی طور پر فیصل کئے جاوینگے۔

شرط یازدہم۔ مسلمان اور دیگر مالکان جو ریاست کے باہر اپنی سکونت رکھنا چاہین اپنی جائدادون کا انتظام یا انکی کہیتی باڑی کا کام دوسرون کو تفویض کرنیسے انپر اپنی ملکیت کو قائم رکھ سکتے ہین۔ روسی کمشنرون کی زیر نگرانی ترکی بلغاری کمیشن ملک کے صدر مقامات مین نشست کرینگی۔ اور دو سال کے عرصہ مین اُن تمام املاک اراضیات کی جن سے مسلمان یا دوسرون کے اغراض وابستہ ہون تحقیق و قطعی تصدیق کرینگی۔ اور اسیطرح کی دیگر کمیشن ہا مقرر کیجاوینگی کہ اسیقدر عرصہ مین تاج اور مذہبی اوقاف کے املاک کے انتقال و انتظام۔ یا بابعالی کے مفاد کے لئے اُنکے زیر استعمال لانے کے بہترین طریقے کے متعلق تمام بحث مباحثون اور قضیونکا فیصلہ کرین۔ دو برس کے گذر جانے پر وہ تمام املاک جنکا دعوے نہ کیا گیا ہو عام نیلام کے ذریعہ سے فروخت کیجاوینگی۔ اور حاصلات بلاتمیز مسلمان یا عیسائی کے اُن لوگون کی بیواؤن اور یتیم بچون کی پرورش اور امداد پر جو اِن حال کے واقعات مین تباہ و ہلاک ہوگئے ہین خرچ کیجاوینگی۔ ریاست بلگیریا کے باشندے سلطنت عثمانیہ کے دیگر حصص مین سفر کرنے یا اقامت پذیر ہونے کے دوران مین عثمانی قوانین و عثمانی حکام کے ماتحت ہونگے۔

متعلق دریائے ڈنیوب و بلگیریا

شرط دوازدہم - دریائے ڈنیوب کے کنارے کے کل قلعے منہدم کیجاوینگے اور آئندہ اُس دریا کے سواحل پر کوئی قلعہ نہ بنایا جاویگا - اور نہ ہی اُس دریا مین رومینیا - سردیا - یا بلگیریا اپنی اپنی حدود کے اندر کوئی جنگی جہاز رکہین گے - اسوائے اُن چھوٹے چھوٹے جہازون کے جو دریائی پولیس یا پرمٹ خانون کے لئے عموماً استعمال کئے جاتے ہین - جنوبی ڈنیوب کی انٹرنیشنل کمیشن کے حقوق ذمہ داریان اور اقتدارات برابر بطور سابقہ قایم رہینگے -

شرط سیزدہم - بابعالی دہانہ سولینا کو جہازون کی آمد و رفت کے لئے بہر کہول دیتا ہے اور اُن پرایویٹ اشخاص کو جنہین جنگ اور دریا مین جہازانی کرنے کی بندش و ممانعت ہو جانے کی وجہ سے نقصانات پہنچے ہین - معاوضہ دینے کا ذمہ اُٹھاتا ہے -

متعلق صوبہ بوسینیا و ہرزی گووینیا

شرط چہاردہم - بابعالی بوسینیا اور ہرزی گووینیا مین اصلاحات جاری کرنیکا اقرار کرتا ہے - یہہ اصلاحات اُن یورپین تجاویز کی بنا پر ہونگی جو قسطنطنیہ کی کانفرنس مین پیش کیگئی تھین - مگر ان تجاویز مین باب عالی - روس اور آسٹریا - باہم ملکر اور متفق الرائے ہو کر ترمیمات کرسکتے ہین - ان صوبجات کے محاصل کا بقایا وصول نہین کیا جاویگا - اور یکم مارچ ۱۸۸۰ء تک متدایرہ آمدنی صرف ملک کی مقامی ضرورتون اور بلا تمیز مذہب یا قوم کے اُن مہاجرین اور باشندگان کے خاندانون کے نقصانات کی تلافی پر جنہین حال کے حادثات اور واقعات مین نقصان پہنچے ہین خرچ کی جاویگی - اس تاریخ کے بعد جو سالانہ رقم سنٹرل گورنمنٹ کو بمقام قسطنطنیہ بہیجی جایا کریگی اُسکی تعداد کا تعین روم اور روس اور آسٹریا ایک خاص سمجھوتے کے ذریعہ سے آپس مین کرینگی -

جزیرہ کریٹ و صوبہ جات تھسلی وغیرہ

شرط پانزدہم کی رو سے بابعالی نے ذمہ اُٹھایا - کہ وہ ۱۸۶۸ء کے اساسی قانون کو بڑی تاکید سے جزیرہ کریٹ مین اور اسیطرح کا ایک قانون مقامی ضرورتون کے حسب حال ایپرس تھسلی اور دیگر صوبہ جات سلطنت واقع یورپ مین رائج کریگا - اور اس نئی آئین کی تشریح کا کام ہر ایک صوبہ مین خاص کمیشنون کے سپرد کیا جاویگا جنمین رعایا کے وکلا بہی بکثرت شامل کئے جائینگے - یہہ کمیشن اپنی کارگذاری کے نتائج باب عالی کے حضور مین پیش کرینگی جو روس کی شہنشاہی گورنمنٹ سے پہلے استصواب اور مشورہ کرکے اُنکو نافذ کریگا -

^ صوبہ بوسینیا کی سالانہ آمدنی ایک کروڑ بیس لاکہ روپیہ ۲ کروڑ ترکی یا لانہ و اسد مقامی خرچ ایک کروڑ اسی لاکہہ قرش سالانہ تہا - فرمون -

صوبۂ آرمینیا

شرط شانزدہم- اُن پیچیدگیون اور تنازعات سے جو دونون سلطنتون کے بہترین تعلقات باہمی کے قیام کے حق مین بہت مضر ہین بچنے کے لئے باب عالی بغیر کسی مزید توقف کے ان ترقیون اور اصلاحات کو جنکی مقامی ضرورتین متقاضی ہین- اُن صوبجات مین جہان ارمن آباد ہین جاری کریگا- اور آرمینیون کی کردون اور سرکیشون سے حفاظت کا ذمہ دار ہوگا-

گنہگار رعایا کو معافیٔ عامہ

شرط ہفتدہم- سلطان اپنی رعایا کے اُن تمام لوگون کو جو کہ حال کے واقعات مین کسی نہ کسی طرح سے ملوث ہوئے پوری اور حتمی معافی بخشتے ہین اور جو شخص اس وجہ سے مقید یا جلا وطن کئے گئے اُن کو فی الفور رہا کئے جانیکا حکم دیتے ہین-

ترکی و ایرانی حدود

شرط ہژدہم- باب عالی بیچ بچاؤ کرنے والی سلطنتون کے کمشنرون کی رائے پر جو اُنہون نے قصبۂ خطور کے قبضہ کی نسبت ظاہر کی ہے کما حقہ غور کرنیکا وعدہ کرتا ہے اور اقرار کرتا ہے کہ ترکی ایرانی سرحد کے تصفیہ کے لئے حدبندی کا کام شروع کر دیگا-

تاوان جنگ

شرط نوزدہم- شہنشاہ روس دوران جنگ مین جو نقصانات روس کو پہنچے ہین اُنکا تخمینہ ایک ارب اکتالیس کروڑ روبل لگاتے ہین- اسمین وہ تمام خرچ جو فوج اور سامان جنگ کی درستی اور جنگی ٹھیکون پر ہوئے اور وہ تمام خرچ اور نقصانات جو روس ملک کے جنوبی ساحل- تجارت- صناعت ریلون اور سلطنت روم مین رہنے والی روسی رعایا اور قائم شدہ روسی کارخانون کو اور ترکی حملہ سے ملک کوہ قاف کو پہنچے شامل ہین- مگر شہنشاہ موصوف روم کی مالی مشکلات کو مد نظر رکھکر اُس کل تاوان جنگ کو نقد اقساط کی صورت مین وصول کرنا نہین چاہتے- بلکہ سلطان کے حسب منشا اُسکے بہت سے حصہ کے عوض ملک کا کچھہ حصہ لے لینا پسند کرتے ہین- جو یورپ مین سنجق- طلچہ واقعہ بر لب ڈینیوب اور جزائر ڈلٹا اور جزیرہ ماران پر مشتمل ہوگا- اور ایشیا مین اردہان- قارص باطوم بایزید اور اُس قطعہ اراضی پر شامل ہوگا جو سوغان لی داغ تک پہیلا ہوا ہے- لیکن سنجق طلچہ و جزائر ڈیلٹا کو اپنے ملک مین ملحق کرنا پسند نہ کرکے وہ یہہ حق محفوظ رکھتا ہے کہ اُنکے عوض رومینیا سے بصربیا کا وہ حصہ واپس لیوے جو ۱۸۵۶ء کی رو سے اُسے چھوڑنا پڑا تھا سمجھا جایگا ہون اور آب ہائے متصلہ کی ملکیت وغیرہ کا تصفیہ

اُس عہدنامہ صلح کی تصدیق و استحکام کے بعد ایک برس کے اندر ایک دسی رومانوی کمیشن کریگی - ہر دو برا عظمیون کے اضلاع مفوضہ ایک ارب سی کروڑ روبل کے برابر محسوب ہونگے - باقیماندہ تاوان جنگ کی ادائگی اور ضمانت کا طریقہ دونون سلطنتون کے باہمی سمجھوتہ سے قرار پائیگا مگر وہ ایک کروڑ روبل جو سلطنت روم مین رہنے والی روسی رعایا اور روسی کارخانجات کے نقصانات کا معاوضہ مقرر کئے گئے ہین - وہ فوراً اسیوقت جبکہ روسی سفارت متعینہ قسطنطنیہ تعلقدار اشخاص کے دعاوی کی تحقیقات کرکے انکو باب عالی کے روبرو پیش کردے ادا کرنے پڑینگے -

روسی رعایا کے دعاوی کا تصفیہ

شرط بستم - باب عالی روسی رعایا کے عرصہ سے زیر تجویز چلے آتے مقدمات کا بہت جلد فیصلہ کرنے اور بشرط ضرورت اُنکو معاوضہ دینے کا اقرار کرتا ہے -

اضلاع مفوضہ کے مسلمان اور اُنکی جائداد وغیرہ

شرط بست و یکم - اضلاع مفوضہ کے مسلمان باشندے اگر چاہین تو اُن سے باہر رہایش رکھ سکتے ہین اور ایسا کرنے کی اُنکو تین برس تک اجازت ہے - وہ اپنی جائداد وغیرہ اس اثنا مین فروخت و انتقال کرسکتے ہین مگر اسکے بعد وہ روسی رعایا متصور ہونگے - املاک - مذہبی اوقاف اور مصالح جنگ وغیرہ کی نسبت کل تصفیہ ایک خاص ترکی روسی کمیشن کریگی -

شرط بست و دوم - روسی پادریون - جاتریون - یا راہبون کو یوروپی یا ایشیائی روم مین سفر کرنے یا مقیم ہونیکے دوران مین وہی حقوق فوائد و مراعات حاصل ہونگے جو دوسری قومون کے اجنبی مذہبی لوگون کو حاصل ہین یا ہونگے - اور امپیریل سفارت اور روسی کونسل متعینہ ملک روم اُن لوگون کی جسم و جان مقبوضات مذہبی مکانات اور خیراتی تعمیرات وغیرہ (جو مقدس مقامات مین ہین یا جہان کہین کہ ہون) پر حاکمانہ نگرانی کرنیکے مجاز ہونگے - کوہ اتھاس کے روسی راہبین اپنے تمام مقبوضات پر قابض اور اُن کے تمام سابقہ حقوق قایم رہینگے - اور اُنکو اپنی تینون خانقاہون مین وہی حقوق و مراعات برابر حاصل رہینگے جو کوہ اتھاس کے دیگر مذہبی مکانون اور خانقاہون کو حاصل ہین -

شرط بست و سوم - وہ تمام معاہدے عہدنامے اور اقرار وغیرہ جو اسسے پہلے دونون سلطنتون مین قرار پاچکے ہین برابر نافذ العمل رہینگے - ماسوائے اُن فقرات اور دفعات کے جو اس عہد نامہ کی رو سے ترمیم یا منسوخ ہوگئی ہون -

شرط بست و چہارم - آبنائے دار ڈنلز و آبنائے باسفورس صلح و جنگ دونون حالتون مین بغیر اختلاف

دول کے تجارتی جہازون کے روسی بندرگاہون کو جانے یا وہان سے آنے کے لئے کہلی رہینگی اور بابعالی معاہدہ کرتا ہے کہ بحیرۂ اسود و بحیرۂ آزاف کے بنادر کی کبہی اُنکی طرح فرضی ناکہ بندی نہ کریگا جو ۱۶- اپریل ۱۸۵۶ء والے پیرس کے قائم کردہ اصولون کے برخلاف ہے۔

شرط بست و پنجم۔ روسی افواج یوروپی ٹرکی کو ماسوائے بلگیریا کے اختتامی صلح ہونیکے بعد تین ماہ کے اندر اور ایشیائی ٹرکی کو چہہ ماہ کے اندر خالی کر دینگی۔ مگر طرفینی تصدیق ہوجانے کے بعد ہی خلاکی کارروائیان فوراً شروع کردی جاوینگی۔

شرط بست و ششم۔ جو جو مقامات بابعالی کو واپس دیئے جاتے ہین اُنکا انتظام نظم و نسق جبتک روسی افواج وہان رہین۔ ٹہیک اُسیطرح رہیگا جیسا کہ قبضہ کے ابتدا سے شروع ہوا ہے اور بابعالی تاوقتیکہ روسی افواج وہان سے بالکل نہ چلی جاوین۔ اُس انتظام مین شریک نہو سکیگا۔ نیز اُن مقامات مین ترکی افواج داخل نہوسکینگی۔ اور نہ ہی بابعالی اُنپر اپنا اختیار برت سکیگا۔ جب تک کہ روسی افواج کے ایک قلعہ وصوبہ کو چہوڑ دینے کی طلاع اُن افواج کا کمان افسر اُس ترکی افسر کو جو خاص اس کام کے لئے متعین ہو فرداً فرداً نہ کردے۔

شرط بست و ہفتم۔ بابعالی اقرار کرتا ہے کہ وہ اُن ترکی رعایا کو جنہون نے دوران جنگ مین روسی افواج سے کسی نہ کسی طرحکا تعلق رکہنے سے اپنے آپ کو ملوث کیا ہو۔ کوئی سزا کسی قسم کی نہ خود دیگا نہ دلوانے دیگا۔

شرط بست و ہشتم۔ اس ابتدائی صلحنامہ کی تصدیق کے بعد دونون معاہد سلطنتین اور نیز رومینیا سرویا اور مانٹی نیگرو اسیران جنگ کا باہمی تبادلہ کرینگی۔

شرط بست و نہم۔ اس معاہدہ کی تصدیق دونون فریق بمقام سینٹ پیٹرسبرگ پندرہ دن مین یا بصورت امکان اس سے بہی پہلے آپسمین کرینگے اور اُسی مقام پر یہہ بہی قرار دیا جاویگا کہ کہان اور کب اس معاہدہ کی تصدیق کی شرائط کو پختگی اور استحکام بخشنے کیلئے وہ مقدس مراسم بجا لائی جاوین جو صلح کے عہدنامون مین عموماً ادا کیجاتی ہین۔ مگر یہہ فیصلشدہ امر ہے کہ دونون عالی مرتبت فریق تصدیق کے وقت ہی سے اپنے آپ کو اس معاہدہ کا پابند سمجہینگے۔

اس عہدنامہ کے شایع ہونے پر تمام یوروپ مین تہلکہ مچ گیا۔ اور اکثر منصف مزاج انگریز با آواز بلند پکار اُٹھے کہ انصاف کا خون ہوگیا ہے اور ظلم و تعدی کی کوئی انتہا نہین رہ گئی۔ مگر علاوہ اسکے

بات کے گورمنٹ انگریزی نے جو اُسوقت فرقہ کنسرویٹو کے ہاتھ مین تھی دیکھا کہ روس کا رسوخ اور طاقت اسقدر بڑھ گئی ہے کہ وہ انگریزی سلطنت کی سلامتی اور مقبوضات کے حق مین مضر ہے۔ اسلئے اُنھون نے اسکے برخلاف بڑے زور سے اعتراض کیا اور روس سے ٹیڑھا جواب ملنے پر جنگی تیاریان شروع کردین مگر ناظرین یہہ یاد رکھین کہ یہہ شور و شغب یا جنگی تیاریان روم کے بچاؤ کیلئے نہین تھین۔ بلکہ محض اپنے قدیمی دشمن کی طاقت کو کمزور کرنے کیلئے تھین جو اپنے مورث اعلیٰ پطر اعظم کی وصیت پر کاربند ہوکر دن بدن قسطنطنیہ اور ہندوستان کیطرف قدم بڑہا رہا تھا۔ اور جس نے سلطنت روم کو مغلوب کرکے یہہ طاقت بہم پہنچائی تھی کہ اگر اس طاقت کو کمزور نہ کیا گیا تو جلدی ہی ہندوستان کو بھی اُسکا صدمہ و تصادم برداشت کرنا پڑیگا چنانچہ جب معاملہ دور تک پہنچ گیا اور فریقین کے تعلقات مین بہت زیادہ کشیدگیان پیدا ہوگئین۔ تو روس کے ہمصلاح اور یار غار شہنشاہ آسٹریا نے بیچ مین آکر تجویز پیش کی کہ دونون سلطنتین بجائے آمادہ کارزار ہونیکے مبادائے فساد یعنے عہدنامہ سین سٹیفانو کو کل دول عظام کی ایک کانگرس منعقد کرکے اُسمین پیش کرین۔ اور حسب صوابدید جو کچھ وہان تصفیہ ہو اُسکو منظور کرین۔

اب روس چونکہ پچھلے ہی جنگ مین درحقیقت دم توڑ چکا تھا۔ اور صرف ظاہری طمطراق رکھتا تھا اور ادہر انگلستان ایسا کدہر کا بہادر تھا۔ کہ سچ مچ جنگ پر تیار ہوجاتا۔ بلکہ اُسنے اپنی پولیسی ہی یہہ قرار دی رکھی ہے کہ ڈرا دھمکا کر یا چرب زبانی اور میٹھی چالون سے اپنا مطلب نکال لے۔

پس دونون سلطنتون نے اس تجویز کو منظور کرلیا۔ اور کل دول عظام نے برلن مین کانگرس قرار دیا جانا پسند کیا۔ اور ساتون سلطنتون کے سفراء نے بصدارت پرنس بسمارک وزیر اعظم جرمنی ۱۳ جون ۹۶ ۱۸۷۸ء کو پہلی نشست کرکے ایک ماہ کے اندر ہیں جلسون مین تمام امور متنازعہ کا فیصلہ کردیا اور ۱۳ جولائی کو آخری نشست مین عہدنامہ کی سات علیحدہ علیحدہ کاپیون پر کل ایلچیون کے دستخط ہوکر کانگرس برخاست ہوگئی اور تمام سفراء اپنے اپنے ملکون کو سدھار گئے۔

۱۳ اگست ۱۸۷۸ء کو اس عہدنامہ کی تمام معاہد سلطنتون نے تصدیق کردی اور بجائے ابتدائی عہدنامہ سین سٹیفانو کے وہ قطعی عہدنامہ قرار پایا۔ اور ۸ فروری ۱۸۷۹ء مین روس و روم نے باقیماندہ امور کے قرارداد کیلئے جو برلن کانگرس نے اُن دونون کے اپنے تصفیہ پر یا بلا تصفیہ چھوڑ رکھے تھے ایک آخری معاہدہ صلح کیا۔ جسکو بھی مین نے مطالعہ ناظرین کیلئے درج کردیا ہے۔

برلن کانگرس کے متعلق ایک امر مین اور ناظرین کو بتا دینا چاہتا ہون کہ گو انگلستان نے اوّل اوّل روس کے برخلاف بڑا زور شور دکہایا۔ مگر جسوقت آسٹریا کے بیچ مین آنے سے اُنکے تعلقات ذرا سیدھے ہوگئے

تو پھر تو دونون ایسی خلاملا ہوگئین کہ ہمارے روم کے خیر خواہ صادق انگلستان نے برلن کانگریس کے انعقاد سے پہلے ہی ۳۰ مئی ۱۸۷۸ء کو روس کے ساتھ ایک خفیہ معاہدہ کرلیا کہ برلن کانگریس مین یہہ کارروائی کیجاویگی اور فلان فلان دعاوی روس چھوڑ دے - اور فلان فلان امور مین ہم اُسکے حامی اور مددگار ہونگے - اور ادہر دوسری طرف ویسی ہی خفیہ طور پر کہ کسی دوسری سلطنت کو تا اختتام کانگریس خبر تک نہوئی روم سے برلن کانگریس مین اسکی حمایت کرنیکا وعدہ کرکے حفاظتی ذمہ داری کا بظاہر نام کرکے قبرس کا جزیرہ انگریزون کو دیدینے کا ۴ جون ۱۸۷۸ء کو معاہدہ لکھوا لیا - اور ایک ماہ کے اندر ہی اس معاہدہ کی تصدیق کرا جزیرہ مذکور پر قابض و دخیل ہوگیا - اس مختصر بیان ہی سے مجھے امید ہے کہ ناظرین کو یورپین طاقتون کی حکمت عملی اور پولیٹیکل چالبازیون کا کچھ نہ کچھ حال معلوم ہوگیا ہوگا - خیر باز برسر مطلب آکر مدعا پرداز ہون - کہ یہہ نیا عہدنامہ ۶۴ لمبی لمبی دفعات پر مشتمل ہے - جن کل کا تحریر کرنا خالی از تکلف نہین - اسلئے جو کچھہ اُسمین سابقہ عہدنامہ کی ترمیمات ہوئین - یا جو کچھہ اُسمین سے کم یا اُسپر زیادہ کیا گیا اُسکو الگ الگ عنوانون کے نیچے مجملاً لکھہ دیتا ہون - اور دونون عہدنامہ کے روسے جو کچھہ مختلف صوبون کے مقبوضہ اضلاع کی حدود مین فرق واقع ہوا وہ ناظرین کو نقشہ کے معائنہ سے معلوم ہوجائیگا -

ریاست مانٹی نیگرو*

اسکی آزادی تسلیم کیگئی - مگر سابقہ عہدنامہ کے روسے جو زائد ملک اُسے دیا گیا تھا اُسکا رقبہ مشرق اور جنوب کی طرف بہت گھٹا دیا گیا - بندرگاہ ڈلسگنو سلطنت عثمانیہ مین شامل رہا - بندر سپیزا آسٹریا کو دیا گیا - اور بندرگاہ انٹی واری مانٹی نیگرو کے حوالہ کیا گیا - اور اُسکے ساتھہ ہی اُس ریاست کو جنگی جہاز رکھنے یا دریائی نشان بنانے سے روک دیا گیا - اور حکم دیا گیا کہ جھیل انٹی واری اور ریاست کے سواحل کے درمیان جسقدر مورچے اور قلعے ہین وہ منہدم کردیئے جاوین - پھر کسی وقت بھی کوئی نئے قلعے نہ تیار کئے جاوین - بنابرین تمام اقوام کے جنگی جہازون کے واسطے ممانعت کیگئی - کہ بندرگاہ انٹی واری اور مانٹی نیگرو کے علاقہ کے سمندر مین داخل نہون - بندرگاہ مذکورہ اور تمام مانٹی نیگرو کی سواحل کی حفظ صحت اور دریائی پولیس کا انتظام آسٹریا کے سپرد کیا گیا - کہ ان کامون کو چھوٹے چھوٹے محافظ ساحل کشتیون کے ذریعہ سے سرانجام دے - اور مانٹی نیگرو کو حکم دیا گیا کہ وہ بحری قانون اختیار کرے - جو آسٹریا کے صوبہ کروشیا مین رائج ہے - آسٹریا کو ریاست کے جدید ملحقہ ملک مین سے ریل بنالینے اور قائم رکھنے کا استحقاق بخشا گیا اور

---

* یہ ریاست قبل ازین سلطان کو پندرہ سو پونڈ سالانہ خراج دیتی تھی -

عہدنامہ سین سٹی فانو کی قرارداد کے بالکل برعکس انگلستان نے برلن کانگرس مین تجویز پیش کی کہ ان صوبہ جات مین اُسی صورت مین قرار واقعی انتظام ہو سکتا ہے کہ وہ آسٹریا کے قبضہ مین دیئے جاوین آسٹریا نے ان صوبہ جات کو اپنے دخل و حکومت مین لینا منظور کر لیا۔ مگر ساتھہ ہی یہ زیادہ کیا۔ کہ چونکہ نودی بازار کی سنجق حدود آسٹریا و ہنگری سے بہت دور ہے اس لئے وہ اُس کے انتظام کا ذمہ نہین اُٹھاتے۔ بلکہ وہ ضلع سلطنت روم کی ہی تحویل مین باین شرط رہنے دیا جاوے۔ کہ آسٹریا کو اس ضلع مین اپنی فوج رکھنے اور تجارتی و جنگی سڑکون کے بنانے کا اختیار ہوگا۔ روم کے سفرا نے اس تجویز کی سخت مخالفت کی مگر نقارخانہ مین طوطی کی آواز کون سنتا ہے۔ صوبہ جات مذکورہ بالا آسٹریا کے دخل و انتظام مین کر دیئے گئے۔

صوبہ تھسلی وغیرہ

(دیکھو دفعہ ۱۵ عہدنامہ سین سٹی فانو)

عہدنامہ سین سٹی فانو مین تو صرف یہ شرط تھی کہ ان صوبون مین جزیرہ کریٹ کیطرح کا قانون رائج اور ضروری اصلاحات انتظام مین مروج کیجاوین۔ مگر برلن کانگرس نے بتحریک سفیر فرانس یونان کے ایلچیون کو اس مسئلہ کے متعلق اپنی عرضداشت پیش کرنیکے لئے کانگرس مین حاضر ہونے کی اجازت دی۔ اُنہون نے ایک طول طویل میموریل اپنی گورنمنٹ کیطرف سے پیش کیا جسکا لب لباب یہ تھا کہ یونان نے پچھلے جنگ مین سلطنت روم پر کوئی چڑہائی نہین کی بلکہ اپنی رعایا کے جوش کو تھامے رہا۔ نیز صوبجات ملحقہ یعنی تھسلی ایپائرس مین تقریبًا یونانی آبادی ہے۔ اسلئے قرین مصلحت و انصاف ہوکہ یہ صوبے یونان کے حوالے کیجاوین۔ میموریل پیش کرنیکے بعد یونانی ایلچی رخصت کردیئے گئے۔ اور سفیر فرانس نے تجویز پیش کی کہ باب عالی سے درخواست کیجاوے کہ وہ بنا بر رفع فساد ملک یونان سے صوبہ جات تھسلی ایپائرس مین سرحد کی درستی کا فیصلہ کرلیوے۔ اور سرحد کی سیدہائی اس طرح سے کیجاوے کہ بحیرہ مجمع الجزائر کیجانب وادی سالامی ریا آس (قدیم پے نی اس) سے شروع ہوکر بحیرہ ایونین کیطرف کالاماس تک چلی جاوے۔ سفرائے روم نے اس تجویز کی سخت مخالفت کی۔ مگر کانگرس نے اسے منظور کرلیا۔ اور عہدنامہ برلن مین دفعہ ۲۴۔ اس مضمون کی درج کردی۔ کہ اگر دونون سلطنتون (یونان و روم) مین باہمی تصفیہ نہو سکے تو دول عظام بیچ مین پڑکر سرحدی درستی کا فیصلہ کرادینگی۔

صوبۂ ارمینیا

(دیکھو دفعہ ۱۶ عہدنامہ سین سٹی فانو۔)

اس صوبہ کے متعلق جو اقرار بابعالی نے عہدنامہ سین سٹی فانو مین کئے تھے وہ بحال رکھے گئے۔ اور صرف یہہ اضافہ کیا گیا کہ وہ اقرارات محض سلطنت روس ہی کے ساتھ نہین کئے گئے بلکہ کل دول عظام اُنکے پورا کئے جانے کی نگہداشت کرینگی۔

گنہگار رعایا کو معافی

(دیکھو دفعہ ۱۷ عہدنامہ سین سٹی فانو)

اس امر کا کانگرس مین کوئی ذکر نہ کیا گیا۔ مگر بعد ازان ۸ فروری ۱۸۷۹ء والے آخری قطعی صلحنامہ مین یہ شرط مندرج کردیگئی۔

ترکی ایرانی حُدود

(دیکھو دفعہ ۶۰ عہدنامہ سین سٹی فانو)

برلن کانگرس نے منظور کرلیا کہ ضلع خطور معہ اراضی ملحقہ بابعالی مملکت ایران کے حوالہ کردیوے۔ رقبہ کا تصفیہ ایک اینگلو روسی کمیشن کریگی۔ اور اُسکے عوض مین روس بایزید اور وادی الاشغر د سلطان کو واپس کردے۔ چنانچہ اس مضمون کی ایک دفعہ عہدنامہ جدید مین درج کردیگئی۔

تاوان جنگ وغیرہ

(دیکھو دفعہ ۱۹ و ۲۰ و ۲۱ عہدنامہ سین سٹی فانو)

بعد بحث مباحثہ کثیر یہہ فیصل ہوا کہ نقد تاوان جنگ کا جبتک کہ سلطنت روم کے جنگ سے قبل کے قرضے ادا نہولین۔ روس کو مطالبہ نہ کرنا چاہیے۔ اسلئے کانگرس اس معاملہ کو خارج از بحث رکھکر صرف دونون سلطنتون کے باہمی تصفیہ پر چھوڑ دی ہے۔ ماسوائے اسکے جسقدر ملک یوروپ و ایشیا مین روس نے تاوان جنگ کے حصہ کثیر کے عوض عہدنامہ سین سٹی فانو کے روسے لینا کیا تھا۔ اسمین سے ضلع بایزید اور وادی الاشغر وخارج کرکے سلطان کے پاس رہنے دیے گئے۔ اور بندرگاہ باطوم کی نسبت روس نے یہ اقرار کیا کہ وہ محض تجارتی اور آزاد بندرگاہ رہیگا۔ اور اُسمین کبھی جنگی مورچہ بندی نہ کیجائیگی۔

عہدنامہ سین سٹی فانو کی شرائط ۲۰ و ۲۱ کا بھی کانگرس مین کوئی ذکر نہ کیا گیا۔ اور اُنکو دونون سلطنتون کے باہمی قرارداد پر چھوڑ دیا گیا۔

روسی پادریون اور جاتریون کے جان ومال کی حفاظت وغیرہ کی نسبت ابتدائی عہدنامہ کی دفعہ ۲۱

قایم رکھی گئی اور اُسپر یہ اضافہ کیا گیا کہ یہہ کل حق و حقوق صرف روسی جاتریون - مذہبی لوگون اور کوہ اتھاس کے روسی راہبون کو ہی حاصل نہین ہین - بلکہ کل قومون اور ملکون کے راہبون - جاتریون اور مذہبی لوگون کو یورپی یا ایشیائی روم مین سفر کرنے یا اقامت رکہنے کے دوران مین حاصل ہونگے - اور کوہ اتھاس کے کل راہبین بلا کسی استثنا کے مساوات کے درجہ پر رکھے جائینگے - اور اُنکے مقبوضات و سابقہ فوایدو مراعات برابر قایم رہینگے - سلطنت روم مین کل باشندگان کو پوری مذہبی آزادی حاصل رہیگی - اور وہ بلا تخصیص مذہب و قومیت تمام ملکی خدمات اعزازات اور عہدون کیواسطے مقابلہ کرسکینگے اور عدالتون کے سامنے برابر بطور گواہ پیش ہوسکینگے -

سابقہ معاہدی اور عہدنامجات

(دیکھو دفعہ ۲۳ عہدنامہ سین سٹی فانو)

عہدنامہ سین سٹی فانو کی دفعہ ۲۳ کا مضمون بحال رکھا گیا - اور اس مطلب کے واسطے ایک شرط نئے عہدنامہ مین درج کردیگئی - اور اُسکا تعقید آخری صلحنامہ مورخہ ۸ فروری ۱۸۷۹ء مین بھی کیا گیا -

آبنائے ڈارڈینیلز و باسفورس

(دیکھو دفعہ ۲۴ عہدنامہ سین سٹی فانو)

اس مسئلہ کی نسبت کانگرس مین یہہ قرار پایا کہ بہ نسبت اس جدید قرارداد کے سابقہ عہد و پیمان بہت درست ہین - اور غیر سلطنتون کے جنگی جہازون کے انمین سے گذرنے کی بندش کا اصول تمام یوروپ پر حاوی ہے اور تمام سلطنتین اُن شرائط کی جو بروئے عہدنامجات ۱۸۴۱ء - ۱۸۵۶ء - ۱۸۷۱ء قرار پا چکی ہین لفظاً و معناً پابند ہین -

روسی افواج کا سلطنت عثمانیہ کو خالی کرنا

صوبہ شرقی رومیلیا اور ریاست بلگیریا کو خالی کرنیکے واسطے نوماہ اور ریاست رومینیا کو خالی کرنیکے واسطے ایک سال کی میعاد مقرر کیگئی - مگر خالص عثمانی ممالک کو خالی کردینے کی بابت کانگرس مین کوئی ذکر نہوا جس سے یہ مفہوم کیا گیا کہ اس بارہ مین عہدنامہ سین سٹی فانو کی دفعہ ۲۵ قایم رکھی گئی ہے -

عہدنامہ سین سٹی فانو کی شرائط ۲۶-۲۷-۲۸

انکے متعلق کانگریس مین کچھ ذکر یا تصفیہ نہوا - بلکہ دونون سلطنتون کے باہمی فیصلہ پر انکو چھوڑا گیا - اور اس عہدنامہ پر ساتون سلطنتون کے وکلاء نے علیحدہ علیحدہ سات نقلون پر ۱۳ جولائی ۱۸۷۸ء کو دستخط کئے اور ۳ - اگست ۱۸۷۸ء کو سب سلطنتون نے باضابطہ اُسکی تصدیق کردی -

آخری قطعی عہدنامہ صلح فیمابین روس و روم

جسپر ۸ فروری ۱۸۷۹ء کو بوقت سات بجے شام کا راتھوڈوری پاشا نائب روم اور پرنس لابونوف نائب روس نے دستخط کئے -

شرط اوّل - دونون سلطنتون کے درمیان صلح اور دوستانہ تعلقات پھر از سرنو قایم ہوگئے ہین -

شرط دوم - عہدنامہ سین سٹی فانو کی وہ دفعات و شرائط جنکی عہدنامہ برلن مین ترمیم و تنسیخ نہین ہوئی موثر و نافذ رہینگی -

شرط سوم - معاہدسلطنتین اس پہلے عہدنامہ کی شرائط کی مندرجہ ذیل شرائط کے مطابق تعمیل کرینگی

شرط چہارم - ضلاع مفوضہ کی قیمت وضع کرنیکے بعد تاوان جنگ کی تعداد اسی کروڑ پچاس لاکھ روبل مقرر کیجاتی ہے - اور اس امر کا تصفیہ کہ یہہ رقم کسطرح سے ادا کیجائیگی - سلطان المعظم اور شہنشاہ روس پھر بعد کو آپسمین سمجھہ سمجھا کر کرینگے -

شرط پنجم - روسی رعایا ساکنہ سلطنت روم کو جو نقصانات پچھلے جنگ مین پہنچے ہین اُنکے معاوضہ کے تعین کا فیصلہ روسی گورنمنٹ اور باب عالی کرینگے - مگر اس معاوضہ کی کل تعداد دو کروڑ ستیھ لاکھ پچاس ہزار فرینک (دس لاکھہ ستر ہزار پونڈ) سے متجاوز نہوگی - نقصان رسیدہ روسی رعایا کو اپنے اپنے دعاوی میعاد مقررہ کے اندر پیش کرنے ہونگے اور تصدیق عہدنامہ کے بعد دو سال کے گذرجانے پر کوئی دعوی مسموع نہوگا -

شرط ششم - عہدنامہ پر دستخط ہونیکی تاریخ تک ترکی اسیران جنگ کی خوراک وغیرہ پر جو کچھہ خرچ ہوا ہو اُسکی مقدار ایک کمیشن مقرر کریگی - اور ترکی گورنمنٹ اسطرحپر مقررشدہ رقم رومی اسیران جنگ کا خرچ خوراک وغیرہ وضع کرنے کے بعد ہر چھٹے ماہ کے اخیر پر اکیس قسطون مین ادا کریگی -

شرط ہفتم - ان اضلاع کے باشندگان کو جو روس کے حوالہ کئے گئے ہین اختیار ہے کہ جس قومیت کو پسند کرین اختیار کرلین - جو روم مین جا آباد ہونا چاہین انکو اپنی جائداد دن کے فروخت وغیرہ کرنیکے واسطے تین

سال کی مہلت دیجائیگی۔ اور اگر وہ اس اثنا میں نقل مکان نہ کرین تو روسی عایا محسوب ہونگے۔

شرط ہشتم۔ معاہد فریق اقرار کرتے ہین کہ وہ ان شخصون کے برخلاف جو پچھلے جنگ مین خفیہ یا علانیہ دشمن کے ہواخواہ اور خدمتگذار رہے ہون کوئی کاروائی نہین کرینگے۔ بلکہ اُن کو عام معافی عطا کر دینگے۔

شرط نہم۔ اُن تمام اشخاص کو جو صوبہ رومیلیا مین واقع شدہ واقعات کے ساتھ تعلق رکھنے کی وجہ سے قید کئے گئے ہین معاف کیا گیا ہے۔

شرط دہم وہ تمام عہدنامے اور معاہدے جو جنگ کیوجہ سے معطل کئے گئے تھے پھر از سر نو بحال کئے جاتے ہین۔

شرط یازدہم۔ بابعالی اقرار کرتا ہے کہ وہ اُن فیصلون کی اجراء کا جو روسی عایا کے حق مین ہون خیال رکھے گا۔

شرط دوازدہم۔ اس عہدنامہ کی تصدیق پندرہ دن کے اندر کیجائیگی۔ اور تصدیق کے بعد اسپر فوراً عملدرآمد شروع کیا جائیگا۔

ضمنی معاہدہ۔ دفعہ اول عہدنامہ کی طرفینی تصدیق کے بعد فوراہی روسی افواج ممالک عثمانیہ کو خالی کردینا شروع کرینگی۔ اور چالیس دن کے اندر تخلیہ کا کام ختم ہوجائیگا۔

دفعہ دوم۔ اس نئے عہدنامہ مین عہدنامہ برلن کی شرائط کو تسلیم کرلیتے جانے سے صراحتاً یا کنایتاً انکی کوئی تجدید مفہوم نہین ہوگی۔ اور نہ ہی یہ عہدنامہ روسی عہدنامہ کی ترتیب و تاثیر مین کوئی تبدیلی پیدا کرتا ہے۔

دفعہ سیوم۔ روسی رعایا جو دعاوی اپنے نقصانات و ہرجانون کی بابت پیش کرگی انکی تحقیقات ایک روسی کمیشن کریگی جس مین بابعالی کیطرف سے بھی ایک نائب شریک ہوگا۔

دفعہ چہارم۔ چونکہ مانٹی نیگرو و سرویا اور رومینیا آزاد کردیئے گئے ہین اسلئے عہدنامہ سین سٹی فانو کی وہ شرط جس مین یہہ لکھا تھا کہ یہ ریاستین تاوان جنگ کا مطالبہ کرسکینگی منسوخ و تبدیل کردیگئی ہے لیکن سلطنت روس اس معاملہ مین ان تغیرات شدہ حالات کی موجودگی مین انکیلئے کوئی کوشش نہین کرسکتی۔ البتہ انکو آزادی ہے کہ بطور خود باب عالی سے اس معاملہ مین کوئی سمجھوتہ کرلین۔

دفعہ پنجم۔ خطاکار رعایا کو عام معافی کا دیا جانا دونون سلطنتون کو اس امر سے نہین روکتا کہ وہ ایسے اشخاص کے برخلاف جو خطرہ کا موجب سمجھے جائین کوئی انتظامی تدارک یعنی محکمہ پولیس کی نگرانی اور نگہداشت کا بندوبست نہ کرین۔

سنہ ۱۸۵۶ع کا عہدنامۂ پیرس

عہدنامہ درمیان حضور ملکہ معظمہ و شہنشاہ آسٹریا و شہنشاہ فرانس و شہنشاہ پرشیا و شہنشاہ روس و شاہ سارڈینیا و سلطان روم جسپر ۳۰ مارچ سنہ ۱۸۵۶ع کو دستخط ہوئے اور ۲۷ - اپریل سنہ ۱۸۵۶ع کو تصدیق ہوئی۔

بنام خدائے عزوجل

حضور ملکہ معظمہ سلطنت متفقہ گریٹ برٹن و آئرلینڈ و شہنشاہ روس و شہنشاہ فرانس و بادشاہ سارڈینیا و سلطنت عثمانیہ نے اس خواہش سے کہ لڑائی کی مصیبتون کا خاتمہ ہو جاوے اور جن جھگڑون کے باعث سے وہ پیدا ہوئی تھین وہ پھر آئندہ پیدا نہ ہو دین حضور شہنشاہ آسٹریا کے ساتھ اُن اصول کی نسبت معاہدہ کرنا چاہا جنپر امن و امان پھر قائم کیا جاوے - اور اسطرح پر اُسکو استحکام دیا جاوے کہ موثر اور طرفین ذمہ داریون کے ذریعہ سے سلطنت عثمانیہ کی آزادی اور سلامتی کی نسبت اطمینان حاصل ہو - چنانچہ اس مقصد کیواسطے شاہان ممدوح نے اپنے اپنے وکیل مقرر فرمائے - اور یہہ وکیل ایک کانگریس مین بمقام پیرس جمع ہوئے - چونکہ ان بادشاہون کے درمیان خوش قسمتی سے اتفاق ہوگیا - اسوجہ سے حضور ملکہ معظمہ سلطنت گریٹ برٹن و آئرلینڈ و شہنشاہ آسٹریا و شہنشاہ فرانس و شہنشاہ روس و شاہ سارڈینیا و شہنشاہ سلطنت عثمانیہ نے اس خیال سے کہ یورپ کی بہبودی کی خاطر حضور شاہ پرشیا سے بھی جو ۱۳ جولائی سنہ ۱۸۴۱ع کے عہدنامہ پر دستخط کرنے مین شریک تھی اس انتظام جدید مین جو اب کیا جاویگا شریک ہونے کی استدعا کرنی چاہئے اور امن و امان کے اس کام کی جو قدر و منزلت شاہ ممدوح کے اتفاق سے زیادہ ہو جاویگی - اُسکو سمجھکر شاہ ممدوح سے یہ استدعا کی کہ وہ بھی اپنے وکیل اس کانگرس مین بھیجین - چنانچہ حضور شاہ پرشیا یعنی جرمنی نے بھی اپنے وکیل مقرر کرکے کانگرس مین بھیجے -

تمام وکیلون نے اپنے کامل اختیارات بتا دینے کے بعد جو صحیح اور مناسب صورت مین پائے گئے شرائط مندرجہ ذیل قرار دیئے ہین :-

پہلی شرط - عہدنامہ حال کی تصدیق کی تاریخ کے بعد ادھر تو حضور ملکہ معظمہ سلطنت متفقہ گریٹ برٹن و آئرلینڈ اور حضور شہنشاہ فرانس اور حضور بادشاہ سارڈینیا اور حضور سلطان روم اور ادھر شہنشاہ روس کے درمیان اور نیز اُن کے وارثون اور جانشینون اور اُنکے ملکون اور رعایا کے درمیان ہمیشہ صلح اور دوستی رہیگی -

دوسری شرط - چونکہ اب شاہان ممدوح کے درمیان خوش قسمتی سے صلح ہو گئی ہے اسوجہ سے جو ممالک

زمانہ جنگ مین اُنکی فوجون نے فتح کئے تھے یا جنپر اُنہون نے قبضہ کیا تھا۔ وہ طرفین کیجانب سے خالی کردئے جاوینگے اُن مقامات کی خالی کردینے کیواسطے خاص انتظام کیا جاویگا اور وہ حتی الامکان جلد خالی کردیئے جاوینگے۔

تیسری شرط۔ حضور شہنشاہ روس یہہ اقرار کرتے ہین۔ کہ وہ حضور سلطان روم کو شہر کارس اور اُسکا قلعہ اور نیز اور مقامات سلطنت عثمانیہ کے واپس کردینگے۔ جو روسی فوج کے قبضہ مین ہین۔

چوتھی شرط۔ حضور ملکہ معظمہ سلطنت متفقہ گریٹ برٹن و آئرلینڈ و شہنشاہ فرانس و شہنشاہ روس و شاہ سارڈنیا و سلطان روم اپنی اُن رعایا کو پوری پوری معافی بخشتے ہین۔ جو واقعات جنگ مین کسیطرح شریک ہوکر دشمن کے طرفدار ہوئے ہین۔ یہ بات خاص کر سمجھی گئی ہے کہ اس قسم کی معافی کو ہر لڑنے والے فریق کی اُن رعایا تک وسعت ہوگی۔ جو زمانہ جنگ مین دوسرے لڑنے والون مین سے کسی ایک کی ملازمت مین برابر رہے ہون۔

پانچوین شرط۔ اسیران جنگ فوراً حوالہ کردیئے جاوینگے۔

چھٹی شرط۔ حضور ملکہ معظمہ سلطنت متفقہ گریٹ برٹن و آئرلینڈ و حضور شہنشاہ آسٹریا و حضور شہنشاہ فرانس و حضور شہنشاہ پرشیا و حضور شہنشاہ روس اور حضور شاہ سارڈنیا اس بات کا اعلان کرتے ہین کہ سلطنت روم یورپ کے عام قانون اور نظم مین داخل کیگئی ہے۔ شاہان ممدوح ہر ایک اپنی طرف سے اس بات کا اقرار کرتے ہین کہ وہ سلطنت عثمانیہ کی آزادی اور نیز سلامتی کا بھی لحاظ کرینگے۔ اور باتفاق اس بات کی بھی ذمہ واری کا اقرار کرتے ہین کہ وہ اس عہد کی پابندی کرینگے۔ اور اسی وجہ سے ہر ایک فعل کو جو اس عہد کے ٹوٹنے کا باعث ہو۔ ہر ایک ایسا معاملہ تصور کرینگے۔ جس سے سب کی غرض متعلق ہے۔

ساتوین شرط۔ اگر سلطنت روم اور اور سلطنتون مین سے جنہون نے اس عہدنامہ پر دستخط کئے ہین کسی ایک یا زیادہ سلطنتون کے درمیان اس قسم کی نااتفاقی پیدا ہو۔ جو اُنکے تعلقات کے جاری رہنے کے حق مین خطرہ کا باعث ہو تو سلطنت روم اور اُن سلطنتون مین سے ہر ایک سلطنت اپنی قوت کو استعمال مین لانیکی جانب رجوع کرنے سے پہلے باقی اور معاہدہ کرنیوالی سلطنتون کو اس بات کا موقع دینگی کہ وہ اپنی بیچ بچاؤ سے اس قسم کی نوبت نہ پہنچنے دین۔

آٹھوین شرط۔ حضور سلطان روم نے اپنی رعایا کی بہبودی کی دوامی فکر کیوجہ سے ایک ایسا فرمان جاری فرماکر جسکے ذریعہ سے اُنکی حالت کو بلا امتیاز مذہب یا قوم کے ترقی ہوگی۔ اپنی سلطنت کے عیسائی باشندون کی نسبت اپنے فیاضانہ ارادے اسمین ظاہر فرمائے ہین۔ اور اس بارہ مین اپنی نیک خیالات کا

ایک نئے امر ثبوت دینے کی خواہش سے فرمان مذکور سے جو خاص اُنکی شاہانہ مرضی کا نتیجہ ہے۔ معاہدہ کرنے والی سلطنتون کو مطلع کرنے کی تجویز کی ہے۔ معاہدہ کرنیوالی سلطنتین اس فرمان کی بڑی قدر و منزلت کو تسلیم کرتی ہین۔ یہ امر صاف سمجھا تاہے کہ فرمان مذکور کے رو سے کسی صورت مین مذکورہ بالا سلطنتون کو بہئیت مجموعی اور نہ جداگانہ اُن تعلقات مین جو سلطان ممدوح کو اپنی رعایا کے ساتھ ہین۔ اور نہ انکی سلطنت کے اندرونی انتظام مین دست اندازی کرنیکا حق حاصل ہو سکتا ہے۔

نوین شرط۔ ۱۳ جولائی ۱۸۴۱ء کے معاہدہ مین جسمین سلطنت عثمانیہ کا قدیمی قاعدہ آبنائے باسفورس اور ڈارڈونیلز کے بند کئے جانے کی نسبت بحال رکھا گیا ہے۔ بالاتفاق سب کی مرضی سے ترمیم کیگئی ہے۔ بس جو قاعدہ اس مقصد کیواسطے اور اس قاعدہ کے موافق معاہدہ کرنیوالی سلطنتہائے اعلیٰ کے درمیان قرار دیا ہے وہ عہدنامہ حال سے متعلق ہے۔ اور رہیگا۔ اور سیطرح جائز و نافذ ہوگا۔ کہ گویا وہ اسکا ایک جز و اصلی ہے۔

دسوین شرط۔ بحر اسود پر کسی خاص سلطنت کا قبضہ قرار نہین دیا گیا ہے۔ اور اُسکے پانی اور بندرگاہون مین جو ہر قوم کے تجارتی جہازون کے لئے کھلے ہوئے ہین ہمیشہ کے واسطے لڑائی کے جہنڈے کی ممانعت ہے۔ خواہ وہ اُن سلطنتون کا ہو۔ جو اُسکے ساحلون پر قابض ہین۔ یا اور کسی سلطنت کا۔ لیکن اُن مستثنیات کے ساتھ جو اُس عہدنامہ کی چودھوین اور اُنیسوین شرائط مین بیان کئے گئے ہین۔

گیارھوین شرط۔ بحر اسود کے بندرگاہون اور دریائی مین تجارت ہر ایک قسم کی مزاحمت سے بری ہوگی مگر وہ صرف حفظ صحت اور پرمٹ اور پولیس کے قواعد کے تابع ہوگی۔ جو ایک ایسے طریقہ مین بنائے جائینگے جو تجارت کے کاروبار کی ترقی کے حق مین مفید ہوگا۔ ہر ایک قوم کے تجارتی اور بحری مطالب کو اُس قسم کی حفاظت دینے کیغرض سے جو کہ مقصود ہے۔ روس اور سلطنت روم نے اُن بندرگاہون مین جو بحیرہ اسود کے ساحل پر واقع ہین متمدنہ قانون کے اصول کے مطابق قونسلون کو رہنے کی اجازت دیگی۔

بارھوین شرط۔ چونکہ بحیرہ اسود حسب شرائط دفعہ ۱۱ کسی خاص سلطنت کا مقبوضہ نہین قرار پایا لہذا اسکے ساحل پر جنگی بحری سلح خانون کا قایم رکھنا یا قایم کرنا فضول اور بیفائدہ ہے۔ اسوجہ سے حضور شہنشاہ روس اور حضور سلطان روم یہ اقرار کرتے ہین کہ وہ ساحل مذکور پر کوئی بحری جنگی سلح خانہ قائم نہین کرینگے۔ یا قایم نہین رکھینگے۔

تیرھوین شرط۔ چونکہ حضور شہنشاہ روس اور حضور سلطان روم کے درمیان اس فوج کے جہازون کی تعداد کے طے کرنے کیغرض سے ایک معاہدہ ہوگیا ہے۔ جو اُنکے ساحلون پر کام دینے کے واسطے ضرور ہوا۔ اور جن کو بحر اسود مین رکھنے کا انکو اختیار حاصل ہے۔ اسوجہ سے معاہدہ مذکور اس عہدنامہ کے ساتھ

شامل ہے۔ اور وہ اسطرح سے نافذ اور جائز ہوگا۔ کہ گویا وہ عہدنامہ مذکور کا ایک اصلی جزو ہے اور ان سلطنتوں کی رضامندی بغیر جنہوں نے اس معاہدہ پر دستخط کئے ہین۔ نہ تو وہ منسوخ ہو سکتا ہے اور نہ اسمین کوئی ترمیم ہو سکتی ہے

چودھوین شرط۔ چونکہ وائینا کی کانگریس کے قانون مین وہ اصول قرار پا چکے ہین۔ جو ان دریاؤن مین جہاز رانی کے انتظام کیلئے مقصود ہین۔ جو مختلف سلطنتون کو علیحدہ کرتے ہین۔ یا انمین ہو کر گذرتے ہین۔ اسوجہ سے معاہدہ کرنیوالی سلطنتین باہم یہ عہد کرتی ہین۔ کہ یہ اصول دریائے ڈنیوب اور اُس کے دہانون سے بھی اسطرح متعلق ہونگے۔ اور وہ یہ اعلان کرتی ہین۔ کہ آئندہ سے یہ انتظام یوروپ کے عام قانون کا ایک جزو ہوگا۔ اور وہ اسکو اپنی ذمہ واری مین لیتی ہین۔ دریائے ڈنیوب پر جہاز رانی کسی ایسی مزاحمت یا محصول کے تابع نہین ہوسکتی جسکا اُن معاہدونمین کوئی خاص ذکر نہو۔ جو شرائط مندرجہ ذیل مین شامل ہین۔ اور اسوجہ سے کوئی اس قسم کا محصول اُس اسباب پر نہین لیا جاویگا جو جہازون پر موجود ہو۔ پولیس اور کوارنٹائن کے قاعدے جو ان سلطنتون کی حفاظت کے واسطے قایم کیا جاوے۔ جو اُس دریا سے علیحدہ ہوتے ہین۔ یا انمین ہوکر وہ گذرتا ہو۔ اسطرح بنائے جاوینگے کہ جہازونکی آمد و رفت مین حتی الامکان سہولت ہو۔ اس قسم کے قاعدون کے سوا اور کسی قسم کی مزاحمت آزادانہ جہاز رانی کی نسبت نہین کیجاویگی۔

پندرھوین شرط۔ انتظام مجوزہ شرط مندرجہ صدر کی تعمیل کی نظر سے ایک کمیشن جسمین گریٹ برٹن اور آسٹریا اور فرانس اور پروشیا اور روس اور ٹرکی سر ایک کیجانب سے ایک ایک وکیل ہوگا۔ اُن کامون کی تجویز کرنے اور اُنکے سرانجام کیواسطے متعین کیجائیگی۔ جو مقام اسکچہ کے نیچے اور دریائے ڈنیوب کے دہانون اور نیز سمندر کے قرب و جوار مقامات کو اسطرح صاف کرنیکے واسطے ضروری ہین۔ کہ وہ حتی الامکان جہاز رانی کیواسطے نہایت درست ہو جاتے اس قسم کے کامون اور نیز ان عملون کے اخراجات کے لئے روپیہ بہم پہنچانے کی غرض سے ڈنیوب کے دہانون پر جہاز رانی کی حفاظت اور سہولت کے واسطے مطلوب ہون۔ معین محصولات مناسب شرح کے ساتھ جنکو کمیشن کثرت رائے سے قرار دے۔ اس خاص شرط پر لئے جاوینگے۔ کہ اس باب مین اور نیز ہر ایک معاملہ مین تمام قومون کے جہازون کی مراعات کامل برابری کے اصول پر کیجاوے۔

سولھوین شرط۔ ایک کمیشن مقرر کیجاویگی۔ اور اسمین آسٹریا اور بویریا اور سلطنت روم اور ورٹمبرگ کا ایک ایک وکیل شامل ہوگا۔ اور انمین ڈنیوب کی تین ریاستونکی جانب سے کمشنر زیادہ کئے جاوینگے۔ جنکے تقرر کو سلطان روم منظور کرلین۔ یہ کمیٹی دوامی ہوگی اور وہ مندرجہ ذیل کام کریگی۔

اول۔ وہ جہاز رانی اور دریائی پولیس کے قواعد مرتب کریگی۔

دوم۔ وہ اُن مزاحمتون کو رفع کریگی (گو وہ کسی قسم کی کیون نہون) جو ابتک دریائے ڈنیوب سے عہدنامہ

دریا کے انتظام کے متعلق رہنے کی مانع ہین۔

سوم۔ جن کامونکی دریا کے راستہ درست رکھنے کی ضرورت ہو انکا حکم دیگی۔ اور انکی تعمیل کرائیگی۔

چہارم۔ یوروپین کمیشن کے برخاست ہونیکے بعد اس بات کی نگرانی کریگی۔ کہ دریائے ڈینیوب کے دہانے اور سمندر کے قرب وجوار کے مقامات جہازرانی کے لائق رہین۔

سترھوین شرط۔ یہ خیال کیا گیا ہے۔ کہ یوروپین کمیشن اپنے کام کو اور دریائی کمیشن اُن کامون کو جو شرائط مندرجہ صدر مین نمبر اول و دوم پر بیان کئے گئے ہین۔ دو برس کے اندر ختم کریگی۔ اور جبکہ وہ دستخط کنندہ والی سلطنتین جو کانفرنس مین جمع ہوئی ہین۔ اس امر سے مطلع ہونگی تو وہ اس بات کو قلمبند کرکے یوروپین کمیشن کی برخاستگی کا اعلان کرینگی۔ اور اُسوقت سے دریائی کمیشن کو وہی اختیارات حاصل ہونگے۔ جو اُسوقت تک یوروپین کو حاصل تھے۔

اٹھارھوین شرط۔ جو قواعد عام رضامندی سے اصول متذکرہ بالا کے بموجب قرار دیئے جاوینگے اُنکی تعمیل کی نسبت بہتر ... حاصل کرنے کی غرض سے ہر ایک معاہدہ کنندہ والی سلطنت کو اختیار ہوگا۔ کہ وہ تمام اوقات پر دریائے ڈینیوب کے دہانون پر دو ہلکے جہاز متعین کرے۔

اُنیسوین شرط۔ اُن شہرون اور بندرگاہون اور ملکون کے عوض مین جو اس معاہدہ کی شرط دوم مین بیان کئے گئے ہین۔ اور دریائے ڈینیوب مین جہازرانی کی آزادی حاصل کرنے کی غرض سے حضور شہنشاہ روس ملک بصربیا مین اپنی سرحد کی اصلاح پر راضی ہین۔ نئی سرحد بحر اسود سے جھیل بو... سے ایک کلومیٹر تک مشرق کی جانب شروع ہوگی۔ اور بخط مستقیم سڑک اکرمان تک آئے ... اس سڑک کے برابر مقام والدی مرحین تک اور رہیر باگر ہیڈ کے جنوب کی جانب اور وہان سے دریائے یلپک کے پہاڑ کے برابر ترشکا کی پہاڑی تک جاویگی اور دریائے پرتھ پر مقام کاموری مین ختم ہوگی۔ اس مقام سے آگے جو قدیمی سرحد دونون سلطنتون کے درمیان ہے اس مین کسی قسم کی تبدیلی نہوگی۔ معاہدہ کنندہ والی سلطنتون کے وکیل نئی سرحد کی لین کو تفصیل وار قائم کرینگے۔

بیسوین شرط۔ جو ملک روس کے حوالہ کیا ہے۔ وہ سلطان روم کی زیر حکومت ریاست ہائے ڈینیوب مین شامل کیا جاویگا۔ اس ملک کے باشندون کو وہ حق حقوق حاصل ہونگے۔ جو اور ریاستونکو حاصل ہین۔ اور تین برس کے اندر وہ اس بات کے مجاز ہونگے۔ کہ وہ اپنے مکانات کو اور کسی جگہ منتقل کرین۔ اور جسطرح چاہین اپنی ملکیت کو فروخت کرین

اکیسوین شرط۔ مالڈیویا اور والیشیا کی ریاستونکو سلطان روم کی حکومت مین اور معاہدہ کنندہ والی سلطنتونکی ذمہ داری سے وہی حقوق و آزادی حاصل رہیگی جو انکو بالفعل حاصل ہے۔ اور رضامند سلطنتین اسکے علاوہ انکی حفاظت نہین کرینگی اور نہ انکے ملک مین دستاندازی کرنیکا کوئی علیحدہ حق حاصل ہوگا۔

بائیسوین شرط۔ سلطان روم اقرار کرتے ہین کہ وہ مذکورہ بالا ریاستون مین ایک خود مختار حکومت اور قومی انتظام درستی

اور قانون بنانے اور تجارت اور جہازرانی کے باب مین پوری پوری آزادی کو محفوظ رکھین گے۔ جو قوانین
اور آئین بالفعل جاری ہین اُنکی ترمیم کیجاویگی۔ اور اس قسم کی ترمیم کی نسبت ایک کامل رضامندی حاصل کرنے
کی غرض سے ایک سپیشل کمیشن (جسکی بناوٹ کی نسبت جبکہ معاہدہ کرنے والی سلطنتون کا اتفاق ہو جائیگا) مقام
تجارست مین فوراً جمع ہوگی۔ اور سلطان روم کیجانب سے ایک شخص اُسمین شریک ہوگا۔ اس کمیشن کا کام یہ ہوگا کہ
وہ ریاستہاے مذکورہ بالا کی حالت موجودہ کی نسبت تحقیقات کریگی اور اُنکے انتظام آئندہ کیواسطے اصول تجویز کریگی۔

تیئیسوین شرط۔ حضور سلطان روم یہہ عہد کرتے ہین۔ کہ وہ ان دونون صوبون مین سے ہر ایک مین
ایک دیوان قایم کرینگے۔ جو اس طرح پر مرکب ہوگا۔ کہ تمام فرقون کے مطالب کی اُسمین نہایت ٹھیک ٹھیک
تائید کیجاویگی اور اُنسے ریاستون کے قطعی انتظام کی نسبت لوگون کی رائے لیجاویگی۔ جو تعلقات مذکورہ بالا دیوان
اور کمیشن کے درمیان ہونگے۔ اُنکی ترتیب کانگرس کی ہدایت کے بموجب کیجاویگی۔

چوبیسوین شرط۔ جو رائے یہ دونون دیوان ظاہر کرینگے۔ اُسپر غور کرکے کمیشن اپنی خاص محنتون کے
نتیجہ کو بلاتوقف کانگریس کے موجودہ مقام کو روانہ کریگی۔ جو بات اخیر کو حاکم اعلی کے ساتھہ قرار پاوے۔ وہ
ایک معاہدہ کے اندر درج کیجاویگی۔ جو معاہدہ کرنیوالی سلطنت ہاے اعلی کے درمیان بمقام پیرس عمل مین آویگا۔
اور ایک خط شریف کے ذریعہ سے معاہدہ مذکور کی قرارداد کے بموجب اُن صوبون کے انتظام کی قطعی ترتیب کیجاویگی
جو آئندہ سے تمام ضامن سلطنتون کی ذمہ داری مین ہوگا۔

پچیسوین شرط۔ یہہ بات قرار پائی ہے۔ کہ ان ریاستون مین ایک قومی مسلح فوج رہا کریگی۔ جو اس نظر سے
مرتب کیجاویگی کہ ملک کے اندر اُسکی حدود پر امن و امان قایم رکھے۔ اور جو غیر معمولی تدبیرین حفاظت کی انکو
سلطان روم کی رضامندی سے کسی بیرونی حملے کو دفعیہ کیواسطے کرنی پڑین۔ اُنکی نسبت کسیطرح کی مزاحمت نکیجاویگی۔

چھبیسوین شرط۔ اگر ریاستون کے اندرونی امن و امان مین کوئی خلل واقع ہو۔ تو جو تدبیر قانونی نظام
کو جاری رکھنے یا اُسکو از سر نو قایم رکھنے کیواسطے کیجاوین۔ اُنکی نسبت حضرت سلطان روم اور معاہدہ کرنیوالی سلطنتون
کے ساتھ مشورہ کرینگی۔ اور جبتک اُن سلطنتون کے درمیان پہلے سے اتفاق نہو جاوے۔ اُسوقت تک
بذریعہ فوج کے دست اندازی نہین ہوسکتی ہے۔

ستائیسوین شرط۔ صوبہ سرویا اُن شاہی خطوط کے بموجب جن کے رو سے اُسکے حقوق اور آزادی
قرار دیگیہ ہے سلطان روم کا تابع رہیگا۔ اور وہ آئندہ سے تمام معاہدہ کرنیوالی سلطنتون کی ذمہ داری مین ہوگا۔
اسوجہ سے کہ صوبہ مذکور کو آزادانہ اور قومی انتظام اور نیز مذہبی پرستش اور قانون بنانے اور تجارت اور جہازرانی کے باب مین اُسکی کامل آزادی قایم رہیگی۔

اٹھائیسوین شرط۔ سلطنت روم کا حق نسبت رکھنے فوج کے جیسا کہ قوانین سابقہ کی رو سے

قرار پایا ہے - بحال رکھا گیا - مگر جبتک کہ معاہدہ کرنے والی سلطنتہائے اعلیٰ کی رضامندی پیشتر سے حاصل نہوجائیگی اُسوقت تک سرویا مین بذریعہ فوج کے دست اندازی نہین ہوسکیگی -

اُنتیسوین شرط - حضور شہنشاہ روس اور سلطان روم نے اپنے ممالک واقع ایشیا کیحالت کو جیسے کہ وہ نااتفاقی سے پہلے قانوناً تھی بدستور قایم رکھا ہے ہر ایک قسم کے مختص المقام تنازع کے انسداد کیغرض سے سرحد کی لین کی تصدیق کیجائیگی - اور بشرط ضرورت اُسکی اصلاح اسطرح کیجاویگی - کہ کسی فریق کو ملجاظ ملک کے کچھہ نقصان نہ پہنچے - اِس مقصد کیواسطے ایک مرکب کمیشن جس مین دو کمشنر روس کیجانب سے اور دو کمشنر سلطنت عثمانیہ کیجانب سے اور ایک کمشنر سلطنت انگلستان کیطرف سے اور ایک کمشنر فرانس کیجانب سے شامل ہوگا - روس اور سلطنت روم کے درمیان تعلقات سفارت کے ازسرنو قایم ہونیکے بعد موقع پر فوراً بھیجی جاویگی اور عہدنامہ حال کی تصدیق کے بعد کمیشن مذکور کی کارروائی آٹھہ مہینے کے اندر ختم ہوجاویگی -

تیسوین شرط - جن ملکون مین زمانہ جنگ مین حضور ملکہ معظمہ سلطنت متفقہ گریٹ برٹن و آئرلینڈ و شہنشاہ آسٹریا و شہنشاہ فرانس و شاہ سارڈینیا کی فوجون نے اُن معاہدونکی شرایط کے بموجب جو بمقام قسطنطنیہ ۱۲ مارچ ۱۸۵۴ع کو سلطنت برطانیہ اور فرانس اور سلطنت روم کے درمیان اور ۱۴ جون ۱۸۵۴ع کو آسٹریا اور سلطنت روم کے درمیان اور ۱۵ مارچ ۱۸۵۵ع کو سارڈینیا اور سلطنت روم کے درمیان عمل مین آئے تھے - قبضہ کر لیا ہے وہ عہدنامہ حال کی تصدیق کے بعد حتی الامکان بہت جلد خالی کردیئے جاوینگے - میعاد سلطنت روم اور ان سلطنتون کے مشورہ سے قرار پاویگی جنکی فوجون نے سلطنت مذکور کے ملک پر قبضہ کرلیا ہے -

اکتیسوین شرط - جبتک اُن معاہدون یا عہدنامون کی جو لڑائی سے پہلے لڑنے والی سلطنتون کے درمیان جاری تھے - تجدید نہو - یا انکی جگہ اور نئے قانون جاری نہوجائین - اُسوقت تک مال و اسباب کی آمد و رفت انکی اور تجارت طرفین سے انہین قوانین کی بنا پر ہوگی - جو لڑائی سے پیشتر جاری تھے - اور تمام معاملات مین انکی رعایا کے ساتھہ نہایت مہربانی سے سلوک کیا جاویگا -

بتیسوین شرط - جو معاہدہ آجکی تاریخ اُدہر تو حضور ملکہ معظمہ سلطنت متفقہ گریٹ برٹن و آئرلینڈ اور شہنشاہ فرانس اور اُدہر شہنشاہ روس کے درمیان نسبت جزیرہ الینڈ کے ہوا ہے وہ عہدنامہ حال سے متعلق ہے اور متعلق رہیگا وہ اسیطرح نافذ اور جائز ہوگا - کہ گویا وہ اسکا ایک جزو ہے -

تینتیسوین شرط - عہدنامہ حال کی تصدیق کیجاویگی - اور باہمی تصدیق چار ہفتے کے اندر یا اگر ممکن ہوگا تو اس سے پہلے مقام پیرس مین عمل مین آویگی - بطور شہادت اس امر کے کہ تمام وکیلون نے اس عہدنامہ پر دستخط کردیئے - اور اسپر اپنی اپنی مہرین لگادین - مقام پیرس ۳۰ مارچ ۱۸۵۶ع کو لکھا گیا (دستخط) کلیرنڈن کولی

شوانشٹن۔ بول۔ ہنری ای ٹی ڈبلیو ۔ سکی ۔ مین ٹیوفل ۔ بورکوبی ۔ سی ایم ٹوی ہنرفلیٹ ۔ ار ل آف برنو ۔ سی کیورسٹی ۔ ڈی ولا میریلیا ۔ علی محمد ۔ محمد جمیل ۔

خلاصہ شرائط معاہدۂ متذکرہ دفعہ ۱۰ عہدنامہ مندرجہ صدر

جو حضور شہنشاہ آسٹریا اور شہنشاہ فرانس اور شاہ پرشیا اور شاہ سارڈینیا ایک طرف اور سلطان روم طرف ثانی کے درمیان نسبت آبنائے ڈرڈانلز و باسفورس کے ۳۰ مارچ ۱۸۵۶ء کو عمل میں آیا۔

پہلی شرط۔ حضور سلطان روم اس بات کا اعلان فرماتے ہین۔ کہ وہ آئندہ اس اصول کے قایم رکھنے کا مصمم ارادہ رکھتے ہین جو ہمیشہ سے انکی سلطنت کا ایک اصول مسلمہ ہے۔ اور جسکے بموجب ہمیشہ سے غیر سلطنتون کے جنگی جہازونکو آبنائے ڈرڈانیلز اور باسفورس مین آنیکی مخالفت رہی ہے۔ اور نیز یہ کہ جبتک سلطنت روم بر صلح ہے جنگی اُسوقت تک سلطان ممدوح آبنائے مذکورہ بالا مین کسی غیر قوم کے جنگی جہاز کو داخل نہونے دینگے اور ملکہ معظمہ سلطنت متفقہ گریٹ برٹن و آیرلینڈ اور شہنشاہ آسٹریا اور شہنشاہ فرانس و شاہ پرشیا و شہنشاہ روس و شاہ سارڈینیا یہ اقرار کرتے ہین کہ وہ سلطان روم کے اس ارادہ کا پاس کرینگے۔ اور اصول مذکورہ بالا کے بموجب کاربند ہونگے۔

دوسری شرط۔ سلطان روم مثل زمانہ گذشتہ کے اس بات کا اختیار اپنے قبضہ مین رکھتے ہین۔ کہ اُن ہلکی جہازونکو جنپر لڑائی کا جھنڈا لگا ہو۔ اور جسب معمول غیر ملکون کے سفیرونکی خدمتمین مامور ہون فرمان راہداری حوالہ کرین۔

تیسری شرط۔ یہی استثنا اُن ہلکی جہازونسے بھی متعلق ہے جنکو ہر ایک معاہدہ کرنیوالی سلطنت دریاے ڈنیوب کے دہانون پر اس غرض سے معین کرنیکی مجاز ہے کہ جو قوانین دریاے مذکور کی آزادی سے متعلق ہین اُنکی تعمیل کرائے اور جنکی تعداد ہر ایک سلطنت کیطرف سے دو سے زیادہ نہوگی۔

چوتھی شرط۔ اس معاہدہ کی تصدیق کہ جو اُس عہدنامہ سے متعلق ہے جسپر آجکی تاریخ پیرس مین دستخط ہوئے ہین چار ہفتہ کے اندر اور اگر ممکن ہوگا۔ تو اس سے جلد کیجائیگی۔

خلاصہ شرائط معاہدہ متذکرہ دفعہ ۱۴ عہدنامہ مندرجہ صدر

جو ۳۰ مارچ ۱۸۵۶ء کو شہنشاہ روس اور سلطان روم کے درمیان بحر اسود مین اُنکی بحری فوجون کے محدود کرنیکے باب مین عمل مین آیا۔

پہلی شرط۔ معاہدہ کرنیوالی سلطنتین باہم یہہ عہد و پیمان کرتی ہین۔ کہ وہ بحیرۂ اسود مین سوائے اُن جنگی جہازون کے اور کوئی جہاز نہ رکھینگی جنکی تعداد اور قوت اور عرض و طول آئندہ قرار دیا گیا ہے۔

دوسری شرط۔ معاہدہ کرنیوالی سلطنتون کو یہ اختیار حاصل ہے کہ ہر ایک سمندر مذکور مین چھہ چھہ دُخانی جہاز

جسکا طول پچاس میٹر ہو (میٹر ایک فرانسیسی پیمانہ ہے جو ۳۹ - انگریزی انچ سے کچھ زیادہ ہوتا ہے) اور جس مین بدرجہ غایت آٹھ سوٹن وزن آسکتا ہو - اور چار ہلکے دخانی یا بادبانی جہاز رکھے جاسکتے ہوں جن مین سے ہر ایک مین دو سوٹن سے زیادہ وزن نہ آوے -

تیسری شرط - اس معاہدہ کی تصدیق جو کہ اس عام عہدنامہ سے متعلق ہے - جسپر آج کی تاریخ مقام پیرس مین دستخط کئے گئے ہین - چار ہفتہ کے اندر اور اگر ممکن ہوگا - تو اس سے جلد کیجاویگی -

خلاصہ معاہدہ متذکرہ دفعہ ۲۳ عہدنامہ مندرجہ صدر

جو حضور ملکہ معظمہ اور شہنشاہ فرانس اور شہنشاہ روس کے درمیان ۳۰ مارچ ۱۸۵۶ء کو عمل مین آیا -

پہلی شرط حضور شہنشاہ روس اُس خواہش کے پورا کرنے کی غرض سے جو حضور ملکہ معظمہ سلطنت متفقہ گریٹ برٹن و آئرلینڈ و شہنشاہ فرانس نے اُن سے ظاہر کی ہے - یہ اعلان فرماتے ہین - کہ جزیرہ ایلینڈ محصور نہین کیا جاویگا - اور وہان کوئی بحری عملہ نہین رکھا جاویگا -

خلاصہ وصیت نامہ پیٹر اعظم زار روس

اس وصیت نامہ کا لب لباب یہہ ہے کہ ہماری اولاد اور جانشینون پر واضح ہو - کہ خداوند عالم نے قوم روس کو تمام یورپ کی بادشاہی شایان کی ہے - چنانچہ اسکی کوششین ہمیشہ اسطرح پر ہونی چاہئین -

(۱) روسی ہمیشہ جنگ و جدال مین سرگرم رہین - تاکہ عزم سرد نہو -

(۲) جنگ کے وقت نامی گرامی جنرلان یورپ اور صلح کے وقت کامل فاضلان اور دستکاران وقت جمع رہنے چاہئین -

(۳) یورپ اور خاصکر جرمنی کے ہر جھگڑے دنسا د مین دخل دینا چاہئے -

(۴) روسی شہزادون کی شادیان جرمن شہزادیون سے کیجاوین - تاکہ جرمنی خود بخود روسی اغراض و مقاصد کی ممد و معاون ہوجائے -

(۵) سلطنت سویڈن سے جسقدر ملک ممکن ہو روس سے ملایا جاوے - اور اس غرض کے حاصل کرنیکے لئے ایسی تدبیر کرنی چاہئے - کہ وہ ملک پہلے خود ہمپر حملہ آور ہو -

(۶) پولینڈ مین ہمیشہ تنازعہ کراتے رہین - اور اُسکے مخالفون کی مدد کرکے ہمیشہ فوج روس کے داخل کرنیکی تدبیرین کرین - بلکہ اسکا ملک نواح کے حاکمون مین تقسیم کرکے اسکو کمزور کردین -

(۷) سوئیڈن کو ڈنمارک سے علیحدہ کرکے جہانتک قابو چلے سے لین۔

(۸) روسی شہزادون کی جرمن کی شہزادیون سے شادی ہونے مین بڑا مطلب حاصل ہوگا۔

(۹) انگلستان سے تعلق رکھنے مین تجارتی فائدہ اور بحری قوت مین مدد ہوگی۔

(۱۰) سلطنت روس کو بحیرۂ بالٹک اور بحر اسود پر بڑہانا چاہئیے۔ اسطرح کہ دونون سمندروں کے قبضہ مین آجاوین اس سے سلطنت روس کی بڑی حفاظت ہوگی۔

(۱۱) قسطنطنیہ دارالسلطنت ترک اور ملک ہندوستان کے لینے کی ہمیشہ کوشش ہے۔ کیونکہ جوان دونون ملکون پر حکمرانی کریگا۔ وہ تمام دنیا کا فرمانروا ہوگا۔ پس لازم ہوکہ ہمیشہ ترک اور ایران سے دشمنی قایم رکھین۔

(۱۲) جو یونانی کہ آسٹریا اور ٹرکی اور پولینڈ مین منتشر آباد ہین۔ انسے ہر جگہ مہربانی اور ہمدردی کرنی چاہئیے تاکہ وہ صرف روسیون کو پشت پناہ سمجھین۔

(۱۳) جبکہ شہنشاہ ترک اور ایران اور سوئیڈن اور پولینڈ محکوم ہوجائین۔ تو شاہ آسٹریا و فرانس سے اس شرط پر دوستی کرین کہ ہم تینون ملکر تمام شاہون کو زیر کرین۔ اس بات کو ایک اگر منظور کرے اور دوسرا منظور نہ کرے۔ تو ایک کے ساتھ ہوکر دوسرے کو شکست دین۔ اور اگر دونون نامنظور کرین۔ تو کسی ترکیب سے انمین نزاع برپا کرکے انکو کمزور کردین۔

(۱۴) چونکہ اُسوقت روسیون کو بڑی ترقی حاصل ہوگی۔ اسلئے فوج کثیر سے آسٹریا کو گھیر لینا چاہئیے۔ جس سے اسکو شکست ہوجاسے۔ اُسوقت کل یورپ مفتوح ہوجائیگا۔ اور تمام دُنیا مین صرف روس ہی شہنشاہ کہلائیگا۔

سر الشیملڈ بارٹلیٹ صاحب ممبر پارلیمنٹ

کی تقریر۔ دارالعوام مین بتاریخ ۱۲۔ اگست ۹۵ء

اب مین ایک نہایت نازک معاملہ پر بحث کرنا چاہتا ہون۔ یعنی ہمارا ٹرکی کے ساتھ کیا رابطہ ہے اور مظالم آرمینیا کی نسبت ہماری کیا پولیسی ہے۔ میرے معزز محترم دوست آنریبل ممبر کنگس لائن نے فرمایا ہے کہ تاحال آرمینیا کے فسانون کی سچائی کا قرار واقعی ثبوت نہین ملا۔ اس رائے کے ساتھ میں پورے طور پر اتفاق ہے جہانتک مجھے اپنے تجربہ سے معلوم ہوا ہے مجھکو کوئی بات ایسی نہین ملی جو میری رائے مین اُن دردناک وحشتناک قصون کے ثبوت مین ذرا بھی قابل تسلیم ہو۔ جو بالعموم تمام دنیا اور علی الخصوص اہل انگلینڈ کی زبان پر ہین مین اس امر سے انکار نہین کرتا ہون کہ بعض روایات ایک حدتک سچی ہین۔ اور مین یہ ظاہر کرنیسے بھی رُک نہین سکتا ہون۔ کہ کاش وہ بالکل ہی سچی نہون۔ اور اگر وہ درحقیقت سچی ہوتین۔ تو مجھے ہرگز اس امر مین کلام نہوتا۔ کہ مرتکب اپنی سزا کو پہنچین۔ لیکن مین اس امر کو نظرانداز نہین کرسکتا ہون کہ آرمینیا یا ترکی معاملات

سے جس شخص کو سروکار ہو۔ اُسے بہت سے اہم سرکاری فوائد واغراض کو ملحوظ رکھنا ہوگا۔ کوئی شخص جسے ہماری مشرقی سلطنت اور ہماری گورنمنٹ کی تجارت کا ذرا بھی خیال ہے۔ وہ اس سے اغماض نہین کرسکتا۔ کہ سلطنت عثمانیہ مختلف اور مخالف مذاہب والے اقوام کا مجموعہ ہے جسکی نظیر دُنیا بھر مین موجود نہین ہے۔ یہ ترکون کا قصور نہین۔ بلکہ اُن بیشمار فصلی حملون کا نتیجہ ہے جو ان ممالک کے لئے نوشتہ تقدیر ہے۔ اور جو اعتراضات در اتہامات مفتریون نے باب عالی پر معاملہ آرمینیا کی آڑمین عاید کئے ہین۔ وہ بالکل بے بنیاد یکطرفہ اور محض جھوٹ ہین۔ سلطنت عثمانیہ کے باشندے علے العموم صلح پسند۔ دیانتدار۔ معتدل مزاج اور رحمدل ہوتے ہین (چیرز) اور اس امر کو تمام عالم تسلیم کرتا ہے۔ کہ سلطنت عثمانیہ غیر مذہب والون سے منصفانہ سلوک اور معتدل برتاؤ مین ایک خاص فوقیت دوسری سلطنتون پر رکھتی ہے (سنو سنو) میرے معزز ہم نشینو کیا آپ نہین جانتے۔ کہ جس عرصہ مین انکوزیشن (عدالت محتسب) کے خطرے ہسپانیہ اور یورپ کے دیگر ممالک پر بٹہ لگا رہے تھے۔ اور جسوقت سمتھ فیلڈ مین آگ جلا کرتی تھی۔ تب بھی پروٹسٹنٹ اور تمام دیگر اقوام نصاریٰ کو سلطنت عثمانیہ مین وہی مذہبی آزادی نصیب تھی جو آجتک اُنکو حاصل ہے۔ بس اگر کوئی قابل اعتراض جبر وقوع پذیر ہوا ہوگا تو اُسکو آپ ہرگز مذہبی یا قومی تعصب نہ کہہ سکینگے۔ ہان انتظام سلطنت کا کوئی نقص ہو تو ہو۔ میری قطعی رائے ہے کہ اہل آرمینیا نے جو اس بدانتظامی کو اہل اسلام کے مقابل ایک عالم انشیب عیسوی جہاد کا رنگ دیا ہے۔ یہ امر نہایت ہی ضرر رسان اور سخت قابل اعتراض ہے۔ جب ان دردناک حادثون کی خبرین اول اول یورپ مین پہنچین۔ تو باب عالی نے کسی کے کہنے سُننے کے بغیر ایک کمیشن تحقیقات کے لئے مقرر کی۔ خود دول خارجیہ کو تحریک کی کہ اپنے سفیر انکو بھی اس کمیشن مین شامل ہو کر تحقیقات کرنیکا حکم دین۔ چنانچہ اس کمیشن نے بعد تحقیقات کے اب رپورٹ شایع کر دی ہے اور باب عالی نے ظاہر کر دیا ہے۔ کہ خونیون کو قرار واقعی سزا دیکر مظلومون کی حق رسی کیجائیگی۔ سلطان المعظم نے گذشتہ ماہ مئی مین تحسین پاشا والی بطلس کو موقوف کیا۔ اور حال مین بحری گورنران کو معزول کر دیا ہے۔ اور نیز کوئی چھ ہفتے گذرے۔ کہ آرمینیا کے قیدیون کی رہائی کا اعلان کیا گیا ہے۔ اس ہماری سلطنت مین کوئی صوبہ ایسا نہین ہے۔ کہ جہان اہل آرمینیا گروہ در گروہ یا ایک جم غفیر مین آباد ہون۔ اور کردون اور اہل آرمینیا مین چونکہ سالہا سال سے خصومت چلی آتی ہے۔ لہذا باہمی حملے اور حملون کے جواب۔ قتل و غارت اور اُنکی روک تھام کے منصوبے اور اُن منصوبون کا تدارک ترکی بہ ترکی ہوتا رہتا ہے۔ اور یہ واقعات اسقدر پیچیدہ ہین۔ کہ ہم ساکنان مغربی یورپ اُنکی تہ کو نہین پہنچ سکتے۔ پس جب ہم معاملہ آرمینیا مین چھان بین کرنے لگین۔ تو ان سب متذکرہ بالا امور کو ملحوظ رکھنا لازم ہے۔

اب مین اصلاحات آرمینیا کے بارے مین اپنی رائے کا اظہار ضروری سمجھتا ہون۔ یہ بات تو سب پہ

اظہر من الشمس ہے کہ گذشتہ وزارت نے باب عالی پر دباؤ ڈالنے کی چال اختیار کی تھی اسکی ضمن مین مین اولاً یہ کہنا چاہتا ہون
کہ فی الحقیقت مین سلطنت عثمانیہ مین عملی اصلاحات کا تہ دل سے خواہان ہون - اور مجھے بڑی مسرت ہوئی تھی
جب مین نے سُنا کہ برٹش گورنمنٹ کو عملی اصلاحات کا خیال پیدا ہوا ہے مگر اس امر پر ذرا غوض کرنے سے معلوم
ہوگا کہ دو امور فیصلہ طلب ہین -

(ا) کیا مجوزہ اصلاحات حقیقی اور واقعی عملی اصلاحات کے کہلانیکی مستحق ہین؟

(ب) کیا وزارت سابقہ کے دباؤ ڈالنے کی پولیسی درست ہے؟

مین اس اظہار سے بھی باز نہین رہ سکتا - جو مین افسوس کے ساتھ اس قبیح کاروائی کی نسبت کرتا ہون
کہ اگرچہ روس اور فرانس سلطنت عثمانیہ پر دباؤ ڈالنے کی پولیسی مین سابقہ وزارت انگلشیہ کے ساتھ شامل تھی
مگر سب سے پہلے ہماری ہی سابقہ گورنمنٹ نے اس خطرناک جھگڑے مین قدم بڑھایا - روس ترکون کا موروثی
دشمن ہے اور اس سلطنت کو کوئی حق کسی ایک اصلاح کے لئے سلطنت عثمانیہ پر اخلاقی دباؤ ڈالنے کا نہ تھا -
(دیکھیو) - وہ ظلم و تشدد جو روس مین ہوتے ہین - بہ نسبت سلطنت عثمانیہ کے مفروضہ ترکی جور و جفا کے بدرجہا
زیادہ ہین - جو ظلم و تعدّی صدہا بیکس یہودیون پر روا رکھے گئے تھے - وہ بہ نسبت کسی ایک واقعہ عظیم آرمینیا
کے زیادہ سخت تھی - ۱۸۷۶ و ۱۸۷۷ء مین جو نہایت ہی ہولناک قتل و غارت ترکی شیرخوار بچون اور عفت
مستورات کا ہوا - اُسکے بانی مبانی کون تھے؟ وہی اہل بلگیریا اور اہل روس - مین نے بچشم خود قسطنطنیہ کی شاہی
مسجد مین غضب کی بھوک ہے اور بخار مین تڑپتی ہوئی عورتون اور شیرخوار ننھے بچون کو پناہ گزینون کے گروہ
مین دیکھا ہے جو اپنے آبائی وطن جزیرہ نما بلقان مین ہر طرح کے جور و جفا برداشت کرتے کرتے تنگ آکر اُسکو
الوداع کہنے پر مجبور کئے گئے تھے - کیا ان کارروائیون کے مرتکب ترکی سپاہی تھے یا کون؟ البتہ
وہ لوگ جنہون نے اپنی ماؤن - بہنون - بھائیون کو زار روس کی نصاریٰ فوج کے دست تعدّی سے قتل اور
زار زار ہوتے دیکھا خوب جانتے ہین - اب اس واقعہ کو عرصہ ۲۰ سال کا ہوگیا ہے - یہ امر سلطنت روس اور
فرانس کے لئے از حد مفید ہے کہ وہ سلطنت ترکی اور برطانیہ اعظم مین مٹھ بھیڑ کرا دین - ہم سن رہے ہین کہ
ادہر تو سفیران دربار روس و فرانس ہر مجسٹی کی وزارت کے ساتھ باب عالی پر دباؤ ڈالنے مین اعانت کرتے ہین
اور ادہر انہین ہر دو سلاطین کی خفیہ کارسازی سلطان المعظم کو مقابلہ کی جرأت اور امداد کے وعدے دیتی ہے
صرف بدین شرط کہ باب عالی زار روس کا عہدنامہ تسلیم کرکے روسی جنگی جہازات کو ڈارڈنیلز کی راہ کھولدے
امر متذکرہ بالا کے اظہار سے یہ مراد نہین ہے کہ وہ من وعن درست ہی ہین - مگر اتنا کہنے سے باز نہین رہ سکتا
ہون کہ اغلب ہے کہ وہ صداقت پر ہون - اور مجھے یہ بھی کہنا پڑیگا کہ چونکہ سلطنت برطانیہ کو علم ہے

کر ایسے واقعات کا ہونا ممکنات سے ہے۔ لہذا ہماری عظیم الشان گورمنٹ کو قبل اسکے کہ باب عالی پر دباؤ ڈالے
اس معاملہ کی تہ کو پہنچنا لابدی ہے۔ میری تو یہ آرزو ہے کہ مین تاج برطانیہ کو جو کچھ کہ وہ اس معاملہ مین کرے سب اپنے
ہی زور بازو اور اپنی ہی ہمت پر کرتا دیکھون۔ یہی ایک دیرینہ پولیسی ہے۔ اور یہی اقتضائے وقت ہے۔ دوستو
ہمین اسقدر اختیار و اقتدار حاصل ہے کہ ہم باب عالی پر چند ضروری اصلاحات کے لئے دباؤ ڈال سکتے ہین۔ اور فی الاصل
ہمکو ان ہر دو سلاطین کے مشورے کی چندان ضرورت نہین۔ یہہ ہر دو سلطنتین جو باب عالی کے تسلیم شدہ
یا مسلم الثبوت موروثی دشمن ہین اور اُن کو ہم ہی اپنا قدیمی خیر خواہ نہین کہہ سکتے ہین۔ ایک امر ضروری دریافت
طلب خیال کرتا ہون۔ اور وہ یہہ ہے کہ آیا اصلاحات مجوزہ وزارت سابقہ ہی پیش کرکے باب عالی پر دباؤ ڈالا
جاتا ہے یا کہ اور اصلاحات ہین۔ جنکو وزارت حال نے پیش کیا ہے۔ مجوزہ اصلاحات کی وہ صورت محض بیہودہ
تھی۔ اور یہ ضرور ناممکن تھا کہ باب عالی انکو تسلیم کرے۔ اور یہ اُسی مطلق خیال تھا کہ اسکی قدر و منزلت اور سلطنت کو اسکی تسلیم
کرنے سے صدمہ محسوس ہوگا۔ اصلاحات مجوزہ وزارت سے ایک یہہ ہی تجویز تھی۔ کہ ایشیائی کوچک کے غیر آباد حصون مین سترہ سترہ افسر مقرر ہون در اصل
ان غیر آباد صوبجات کیلئے اگر ضرورت تھی تو ایک ہائی کمشنر کی تہی جو نیک سیرت مصمم ارادہ ہو اور نیز ظن و گمان سے مبرا ہو اور ایک عمدہ اور لائق ماہر
فنون جنگ ہو۔ وزارت سابقہ کی مجوزہ اصلاحات سے ایک امر یہہ بھی تھا۔ کہ ایک ہائی کمشنر مقرر ہو۔ اور ایک کمیٹی اُسپر نگرانی
کے لئے ہو۔ اور ایک اور با اختیار کمیشن قسطنطنیہ مین رہے۔ اور اسی کمیشن کو یہ اختیار بھی تفویض کیا جائے کہ وہ بخط
مستقیم سفیران دول ثلاثہ سے خط و کتابت کرے۔ اور کمیٹی براہ راست باب عالی سے تعلق رکھے۔ وزراء وزارت
سابقہ کو اس امر پر غور و فکر کرنا لابدی تھا کہ اگر دول خارجہ ہم کو اعلی کمشنر اور دوسرے ایک کمیٹی نگران آئرلینڈ کیلئے
اور اُسپر ایک با اختیار کمیشن لنڈن مین مقرر کرنیکے لئے مجبور کرتین اور نیز اسی کمیشن کو اختیار ہوتا۔ کہ وہ سفیران جرمنی
و فرانس اور روس سے خط و کتابت کرے تو کیا ہم اُسکو گوارا کرتے۔ کیا یہ مناسب تھا کہ ہم سلطنت عثمانیہ کی تاخیر پر نوٹس
لین۔ جبکہ اُسپر ابھی بیجا اصلاحات کا دباؤ ڈالا جاتا ہے۔ مجھے اس امر کا یقین ہے کہ باب عالی خود بھی اور ضروری
اصلاحات کے نفاذ و عملدرآمد کا خواہشمند ہے۔ لیکن اگر ہم دو امور مد نظر رکھین۔

(ا) جو کچھ ہمکو گذشتہ اصلاحات کی نسبت علم ہے۔

(ب) یہ کہ اسکا نتیجہ سخت بد انتظامی اور ابتری پھیلانا ہوگا پس ظاہر ہے۔ کہ باب عالی کو سب سے اول اس
امر کی تفتیش کرنیکا حق تھا۔ کہ آیا اصلاحات مجوزہ کہین وہی تو نہین۔ جو وزارت سابقہ نے تجویز کی تہین۔
اب مجھے صرف اس معاملہ پر بحث کرنی ہے۔ کہ آیا ترک طبعی طور پر نکمے ہین۔ یا وہ اپنا انتظام خود کرنیکے
قابل ہین مجھے اس امر کی صداقت مین ذرا بھر بھی کلام نہین۔ کہ سلطنت عثمانیہ اپنے ممالک کے اہتمام کی [illegible]
صوبجات مین رعب داب قائم رکھنے کے پوری پوری قابل ہے۔ بشرطیکہ گورمنٹ ترکی کو خارجیہ حملے آئے

دن دق نہ کرین - اور اسطرح امن خلایق مین رخنہ اندازی نہو - سترہ سال کا عرصہ ہوا ہے - کہ سلطنت عثمانیہ
نے نہایت عمدہ طور سے بغیر کسی سلطنت کی امداد کے - سرویا - مانتی نگرو - اور روس کے حملون کا خوب
دل کہول کر مقابلہ کیا حالانکہ اُسکے ہر سہ متخاصمین کی امداد پر سلطنت روس کی کثیر التعداد فوج تھی - اور سب
پر یہہ امر اظہر من الشمس ہے - کہ عالیشان سلطنت عثمانیہ اُسوقت حملہ آورونکے غضبناک بوچھار کو نیچا دکھانے کے
نہایت ہی قریب تھی - (چیرز باواز بلند) - اور یہہ کوئی اندرونی کمزوری نہ تھی - کہ جس نے گورنمنٹ عثمانیہ
کو تباہی و بربادی کی ایسی سخت دہمکی دی - بلکہ اس تبہری کی بنا ایک عظیم الشان سلطنت پر ایشیا اور یورپ
کے با اقتدار سلاطین کے علی التواتر حملے تھے - پس یہ لڑائی ترکون اور نصاری کا معرکہ تھا - بلکہ انتظام سلطنت اور
بدانتظامی سلطنت کا معرکہ تھا - ساری سلطنت عثمانیہ مین مختلف مذاہب اور اقوام کے اہل نصاری ایک
دوسرے سے ویسے ہی متنفر تھے - کہ شاید وہ اہل سلام سے بھی اسقدر نفرت نہ کرتے ہون سلطنت عثمانیہ کا ہمیشہ
سے یہہ مدعا رہا ہے کہ ان اقوام پر پورا پورا انتظام رکھے - اور ایسے با اعتدال طور پر اُن سے پیش آوے - کہ جس سے
اُنکی آزادی مین بالکل فرق نہ آنے - اور وہ ایک دوسرے کا باہمدگر گلا نہ گھونٹ سکین - مثال کے طور پر اتنا اور
کہنا بے محل نہوگا - کہ مقدونیا مین بہت سے یونانی - سربی - البانوی اور دلاچ قوم کے نصاری آباد ہین - مگر سب
بلگیریا کے نصاری سے اسقدر خصومت و نفرت رکھتے ہین - کہ وہ نفرت اور خصومت ترکی باشندون سے بدرجہا
زیادہ تر ہے - ترک لوگ گو انمین کیسے ہی نقایص کیون نہون ہمیشہ اُنکی مذہبی آزادی کو تسلیم کرتے ہین - اور وہ
ہر حال مین ہر قوم و ملت کو اپنے آبائی و اجدادی عقائد مذہبی کی پابندی کے مجاز تصور کرتے ہین (سنو سنو) اور
سب سے بڑہکر مین ہوس آف کامنز کے عالیجاہ اراکین کی خدمت والا مین اس امر کو یاد رکھنے کی التماس کرتا ہون - کہ
ایشیا مین ہمارے اغراض و مقاصد کی فلاح و بہبودی سلطنت عثمانیہ کے اقتدار و اختیار کے قیام سے بہت
ہی وابستہ ہے -

۲۲ جون ۱۸۹۵ء سے لیکر ۵ ستمبر ۱۸۹۵ء تک کے واقعات

ایہا الناظرین۔ اصل مضمون مین مین اس امر کی وجہ بشرح طور پر بتا آیا ہون۔ کہ سلطنت روم مین عیسائی رعایا آئے
دن کیون نئے فساد کرتی رہتی ہے۔ اسلئے اُسکا اعادہ یہان فضول ہے۔ البتہ یہ بتانے مین کوئی حرج نہین
دیکھتا۔ کہ اس بریجبت فساد کی بنا مسٹر جیر[۱] ہوئی ہے۔ کہ گذشتہ سال کے موسم بہار مین ارمنی لیٹرون کے چند گروہون
نے صوبہ آرمینیا اور متصلہ اضلاع مین تاخت و تاراج شروع کردی۔ جنکا چوتھے آرمی کور (حصہ فوج) کے سپہ سالار ہی
مارشل ذکی پاشا و ادہم پاشا کما حقہ تدارک کرکے اکثر کو قتل اور بہتون کو گرفتار کرلیا۔ اور ملک مین پھر از سرنو
امن قائم کردیا۔ ان معرکون مین کرد اور سرکیشین افواج (بے قاعدہ) مطلقاً شامل نہین ہوئی تھین۔ اور صرف
باقاعدہ افواج سے کام لیا گیا۔ سلطان المعظم نے مارشل ذکی پاشا کو سابقہ خدمات اور اس تازہ کارگذاری کے صلہ
مین تمغہ مرحمت فرمایا۔ اور عساکر حمیدیہ کیواسطے اعزازی علم ارسال فرمائے۔ یہ کون نہین جانتا۔ کہ غدر اور بلوہ کے
فرو کرنے مین لازمی طور پر کچھ نہ کچھ کشت و خون ضرور ہوتا ہے۔ اور حکام وقت مفسدون اور سازشیون کو
گرفتار کرکے حسب اقتضاے وقت جوڈیشل یا سرسری تحقیقات کے بعد اُنکے لئے مناسب حال سزائین تجویز کرتے
ہین۔ چنانچہ صوبہ آرمینیا مین بھی ترکی حکام نے یہی کاروائی کی۔ جو یار لوگون کیلئے ترکون کی مخالفت کرنے اور
اُنکے معاملات مین دست اندازی کرنے کیلئے خاصہ بہانہ بن گئی۔ پہلے تو یہہ مشہور کیا گیا کہ چھہ ہزار ارمنی قتل کئے
گئے ہین۔ پھر ایک ہزار بتائے گئے۔ اور بعد ازان تین سو۔ مگر جس وقت مسٹر گلیڈسٹون نے ارمینیون کے ڈیپوٹیشن
کے جواب مین ترکون اور ترکی گورنمنٹ کے حق مین سخت سست الفاظ مُنہ سے نکالے۔ تو پھر مقتولین کی تعداد
تین سو سے ترقی کرتی ہوئی چھہ ہزار اور رفتہ رفتہ دس ہزار تک پہنچ گئی۔ قصہ مختصر ارمنی مفسدہ انگیز کمیٹیون نے
جو یورپ کے ہر ایک صدر مقام مین موجود ہین۔ اور جن مین سے اتھنز دار الخلافہ یونان اور لنڈن والی بڑی
زبردست ہین۔ اس معاملہ پر خوب جوش پھیلایا۔ انگریزی قوم (نہ کہ انگریزی گورنمنٹ) آزادی کی ایسی
مشتاق و شائق ہے کہ وہ بلا سوچے سمجھے ہر ایک ایسی قوم کی اپنی سادہ لوحی سے معاون اور ہمدرد
بن جاتی ہے۔ جو آزادی کی خواہش یا کوشش کرے۔ اور یہہ سوچنے کیطرف مائل نہین ہوتی۔ کہ آیا جس
بے ہنگم اور نامعقول آزادی کی خواہش کیجاتی ہے۔ وہ اس قوم کے مناسب حال ہوگی؟ اور کیا آزادی
ملنے پر وہ قوم اس آزادی کو سنبھال سکیگی؟ افسوس (اگرچہ اس امر کو بالکل ہی نظرانداز کردیا جاوے۔ کہ اپنے
معاون اور سچے دوست روم کے مختلف صوبون کو آزاد کرانے مین وہ اُسکی طاقت کو کمزور کررہے
ہین)۔ بلغاریا۔ سرویا۔ اور یونان وغیرہ کے آزاد ہوجانے سے جو خرابیان اُن ممالک مین ہو رہی

۱؎ اس روایت کی تصدیق خود ایک انگریز کی تحریر سے حال مین ہوگئی ہے۔ اور جسکی تحریر کا ترجمہ علیحدہ کتاب کی شکل مین شائع کردیا گیا ہے۔
جسکا مطالعہ دلچسپی اور آگاہی مزید کا باعث ہوگا۔ کتاب واقعات روم مین بھی ارمنی مفسدہ کی حقیقت بہت کچھ واضح کیگئی ہے۔

واقع ہوتی رہتی ہین۔ اور اس آزادی کے دن سے لیکر اب تک جو کچھ انکی مٹی پلید ہوتی رہتی ہے۔ اِس سے قوم انگریزی نے کوئی سبق حاصل نہین کیا۔ اور وہ اپنے اس خبط سے باز نہین آئی چنانچہ لنڈن کی دو لون ارمنی کمیٹیون (آرمینین پیٹریاٹیک سوسائٹی وانگلو آرمینین کمیٹی) مین بہت سے انگریز بھی شامل ہین۔ اور انہون نے ارمنی مفسدون کے ساتھ ملکر اس معاملہ کو بڑا ہاچڑ ا کر اپنے ملک اور کل یورپ کے سامنے پیش کیا۔ ادہر وزارت ترکون کے دشمن جان فرقہ لبرل کے ہاتھ مین تھی۔ جسکے سرغنہ لارڈ روزبری وزیر اعظم کو اپنے پولیٹیکل باپ اور امام مسٹر گلیڈسٹون کیطرف سے ارمنی ڈپوٹیشن کے جواب مین ترکون کے برخلاف کارروائی کرنیکا حکم ہوگیا۔ اور نیز اس نے پبلک کا رخ بھی آرمینیون کی حمایت مین دیکھا۔ علاوہ برین سلطان المعظم نے کچھہ عرصہ پہلے نیوبیا کے جنوبی حصہ۔ وادی لائی اور مصر مین انگریزی مداخلت کے برخلاف کارروائی کرنی شروع کی ہوئی تھی۔ پس یہہ سب اسباب ملکر اس بات کے محرک ہوگئے کہ سلطان المعظم کو دق کرنیکے لئے انگریزی گورنمنٹ آرمینیونکی حامی بنی۔ اور ایکہ وعہدنامونکی چند دفعات کی آڑ پکڑ کر دراصل اُسے اپنے گھر کی مصیبتون مین مبتلا کرنے کے لئے ٹرکی گورنمنٹ کو صوبہ آرمینیا مین جا بیجا اصلاحات کے جاری کرنے پر مجبور کرے۔ روسی گورنمنٹ کو چین اور جاپان کے معاملہ مین انگریزونکی امداد یا عدم مخالفت کی احتیاج تھی۔ اور فرانس بروے معاہدہ روس کا ہر حال مین حامی کار ہے۔ اسلئے یہہ دونون سلطنتین بھی اوپرے دل سے اس معاملہ مین انگریزی گورنمنٹ کی معاون ہو گئین۔ جرمنی۔ آسٹریا اور اٹلی کی کوئی ذاتی غرض اس جنونی معاملہ مین دخل دینے سے نہین پوری ہوتی تھی انہون نے یہ کہکر پیچھا چھوڑ الیا۔ کہ جب کمیشن تحقیقات اپنی رپورٹ شایع کریگی۔ تو جیسا مناسب معلوم ہوگا۔ اسپر عملدرآمد کر لیا جاویگا۔

ناظرین کو یہہ یاد رہے کہ ان مظالم آرمینیا کا انگلستان مین شور و غوغا ہوتا دیکھکر شہنشاہ عادل سلطان المعظم نے خود بخود ایک کمیشن اصل واقعات کی تحقیق کرنیکے لئے روانہ کر دی تھی۔ اور جسکا پریسیڈنٹ خود سلطان المعظم کا ایک اعلیٰ ایڈیکانگ یعنی (یاور) جرنیل عبداللہ پاشا بنایا گیا تھا۔ اور دو اور ممبر حمید آفندی اور جرنیل حافظ توفیق پاشا بہی سلطان المعظم کے محل سرا کے جنگی افسر تھے۔

چنانچہ جسوقت دول ثلاثہ کی طرف سے سلطان المعظم سے مفروضہ مظالم آرمینیا کی نسبت باز پرس کیگئی تو ٹرکی گورنمنٹ نے جواب دیا۔ کہ اصل حقیقت منکشف ہونے سے پہلے کسی قسم کی باز پرس کرنا درست نہین۔ ہم نے تحقیقات کے لئے موقع پر کمیشن روانہ کر دی ہے۔ اور دول ثلاثہ کو بھی خوشی سے اجازت دیتے ہین۔ کہ کمیشن کے ساتھ اپنے وکلاء کو بھی شامل کر دین تاکہ انکو اسکی تحقیقات پر کسی قسم کا شک و شبہ نہ رہجائے چنانچہ تینون سلطنتون کی سفارت ہائے متعینہ ارض روم کے تینون ترجمان کمیشن کے ساتھ کر دیئے گئے

لیکن ہمارے عیسائی بہادر ترکون کا ایسی آسانی سے کیسے چھٹکارا ہونے دیتے تھے۔ کب تحقیقات ختم ہو اور کب وہ اپنی رائے ظاہر کرین انہین اتنا توقف کب ہوتا تھا۔ بس تینون مل ملاکر ایک لمبا چوڑا مسودہ اصلاحات کا گھڑ مارا (جسکا خلاصہ مین کسی ضمیمہ مین درج کر چکا ہون) کہ کمیشن پڑی چولھے مین جو فیصلہ وہ صادر کریگی یا تجاویز پیش کریگی۔ انہین پھر دیکھا جاویگا۔ پہلے ان اصلاحات کو منظور کر لیجیئے۔ اور انکو صوبہ آرمینیا اور اُسکے اضلاع متصلہ مین جاری فرما دیجئے۔ یہہ درخواست معہ مسودہ اصلاحات بماہ مئی سنہ رواں دول ثلاثہ کے سفرا نے بابعالی کے حضور پیش کی تہی۔ سلطان المعظم حیران تھے۔ کہ ان خبطیون کو کیا ہو گیا ہے۔ کہ کمیشن نے ابتک اپنی تحقیقات ختم نہین کی معاملہ کی اصل کیفیت اُن کو معلوم نہین ہوئی۔ اور تجویزین بہی آموجود ہوئی ہین انہون نے پہلے بہ خاموشی اور پہر بہ لطائف الحیل بہتیرا ٹالا کہ ان کو اب ہوش آتا ہے۔ اور اپنے جنون سے باز آجاتے ہین مگر وہ بہادر اس نرمی سے اور اینٹھ گئے۔ اور سمجھے کہ اب بازی جیت لی۔ مگر ترک ایسی کچی گولیان نہین کھیلے تھے کہ انکی دہمکی مین آجاتے۔ وہ جانتے تھے کہ ہر روز کی رعائیتون اور مہربانیون سے عیسائی رعایا اور یہہ عیسائی دول سر چڑہ گئے ہین۔ اور اب تو بات بھی دراصل یہانتک پہنچ گئی ہے۔ کہ عیسائیونکی تجاویز کو ماننا گویا پہلے ارمنی ملک اور پہر بتدریج ساری سلطنت کو ہاتھ سے کہونا تھا۔ چنانچہ بابعالی کیطرف سے جواب دیا گیا۔ کہ ہم غیر سلطنتون کی مداخلت کو اپنے ملک مین ہرگز روا نہین رکھ سکتے۔ ہان جو باتین قابل ماننے کے ہین۔ اُنکو تسلیم کرتے ہین باقی کے منظور کرنیسے صاف انکار ہے۔ اور اصلاحات ضروریہ ہم خود تجویز کرکے دول ثلاثہ کے پاس بہیجدینگے

اس خشک جواب ملنے پر روس و فرانس تو کسیقدر ٹھنڈے ہو گئے۔ کیونکہ روس فرانس کی اصلی غرض چین وجاپان والے معاملہ مین اُس وقت تک حاصل ہو چکی تھی۔ اور اُنکو انگلستان کے ساتھ ویسے ہی زور و شور سے شریک رہنے کی کوئی ضرورت نہ تہی۔ مگر بہادر انگلستان جو شائد مفروضہ مظالم کی آڑ مین خدا جانے اپنے دل کی کون کون سی کدورتین اور بخار نکال رہا تھا۔ ویسا ہی اڑا رہا۔ سلطان المعظم نے حسب منشا ئے مسودہ اصلاحات شاکر پاشا کو ہائی کمشنر مقرر فرمایا۔ اور جمیع ارمنی خطاکارون کو ماسوائے قانونی مجرمون کے عام معافی بخشدی اور خود تجویز کردہ اصلاحات کا سکیم دول ثلاثہ کے پاس بہیجدیا۔ معاملہ کی یہہ صورت تھی۔ کہ لبرل وزارت پارلیمنٹ مین کسی اور معاملہ مین زک اُٹھانے کیوجہ سے مستعفی ہو گئی۔ اور عنان حکومت فرقہ کنسرویٹو کے ہاتھ مین آگئی اور لارڈ سالسبری وزیر اعظم ہو گئے۔ ادہر سلطان المعظم نے بھی جواد پاشا صدر اعظم کو یہہ دیکھکر کہ وہ جمیع قوم اور کل مسلمان رعایا کی منشا کے برخلاف انگریزون کی اصلاحات کو قبول کر لینے کی صلاح دیتا ہے۔ صدارت سے الگ کر دیا۔ اور اُسکی جگہ سعید پاشا وزیر صیغہ خارجیہ کو دستور اعظم اور ترخان پاشا گورنر کریٹ کو وزیر صیغہ خارجیہ مقرر کر دیا۔ سلطنت روم کے مسلمانون مین یہہ دیکھکر کہ عیسائی اس معاملہ کو مذہبی معاملہ بنا رہے

ہین - اور اُسکی آڑمین سلطنت اسلام کو ملیامیٹ کرنا چاہتے ہین - بیحد جوش پیدا ہوگیا تھا - (جیسے کہ اب تک
حالت ہے) اور تمام قوم نے متفقہ صداء سے اعلیٰ حضرت سلطان المعظم کے گوش گذار کردیا تھا - کہ اگر وہ عیسائیون
سے دب گئے تو وہ خود کو اسلام کا مددگار ثابت نہ کرینگے -

مسلمانون کی فیلنگ کی ایسی نازک حالت مین دول ثلاثہ کے کونسلون و نایب کونسلون متعینہ بمقام جدہ
سے ایسی سخت غلطی سرزد ہوگئی - کہ وہ معاہدہ کے بخلاف حدود شہر سے چند میل باہر نکل کر ایک باغ مین
نقل و شرب اور رنڈیون کے ناچ مین مصروف ہوگئے - بدو ایک تو قواعد قرنطینہ سے جلے بھُنے بیٹھے تھے -
دوسرے اس آرمینیا کے معاملہ نے اُنکی مذہبی حمیت اور غیرت کو مشتعل کر رکھا تھا تیسرے اس خلاف ورزیٔ
معاہدہ اور بے شرمہ اور خلاف شریعت نظارہ نے بارود پر چنگاری کا کام دیدیا - چنانچہ مسلح بدوُون نے
حملہ کرکے ایک آدہ کو قتل اور باقیون کو مجروح کردیا - اور خود چلتے بنے - اس علاوہ دول ثلاثہ کو ایک اور بہانہ
ہاتھ آگیا - او مسئلہ آرمینیا کے ساتھ ایک دوسری پیچیدگی پیدا ہوگئی - انگریزون نے چند جنگی جہاز بندر جدہ
پر بھیجدیے اور تینون سلطنتون نے سلطان سے علاوہ قصاص خون طلب کرنیکے تحقیقات مجرمان اور جمیع بدوُون سے ہتہیار لیلینے جانیکی بھی درخواست کی
سلطان المعظم نے اگرچہ قصور سراسر کونسلون کا تھا - کہ باوجود صریح ممانعت کے حدود شہر سے باہر چلے گئے - مگر پھر بھی برائے رفع فساد معاوضہ[1] دینا منظور
کرلیا - اور تحقیقات ملزمان کا وعدہ فرمایا مگر ہتہیار لیلینے سے صاف انکار کردیا اس معاملہ مین یہ دوسری زک انگلستان کو پہنچی - اور لبرل گورنمنٹ
جسکے عہد حکومت مین ہی خیر سے کو یہ حادثہ گذرا تھا - اور برافروختہ ہوگئی چنانچہ سلطان المعظم کی گورنمنٹ کے واسطے مزید مشکلات پیدا
کرنیکے لئے یار دوستون نے مقدونیہ مین بھی عیسائی رعایا سے بغاوت کرادی جمین یہی حکومت خود اختیاری مانگے - اور بلغاری بھی باغیون کی حمایت پر
کھڑے ہوکر جوق جوق انکے ساتھ آ شامل ہونے لگے - اور انہون نے بہت سے مسلمانون کے گانو تباہ کردیئے
اور کئی ہزار امن پسند مسلمان مرد اور عورت اور بچے قتل کردیئے - سلطان المعظم نے بڑے استقلال اور سیر مزاجی
سے بغاوت کے فرو کرنے کے واسطے ادہر ایک طرف مقدونیہ مین - اور دوسری طرف حدود بلغیریہ مشرقی
رومیلیا پر (یہہ صوبہ بھی ۱۸۸۵ء مین بغاوت کرکے بلگیریا مین شامل ہوگیا تھا - اور سلطان المعظم یورپ
کا رخ دیکھکر خاموش رہے تھے - جس خاموشی ہی نے یورپ کو سر چڑہا دیا ہوا ہے - مگر یہ خاموشی تا بکے
نہ سکتی تھی - آخر کار منہ توڑنا پڑا) بلگاری مفسدین کی آمد کو روکنے کے واسطے فوج قہار روانہ کردی - یہ
صورت دیکھکر پرنس فرڈیننڈ بہت سٹپٹایا - مگر اُسکی فوراً گوشمالی کردیگئی - کہ اگر اپنی خیریت چاہتا ہے -
تو لوازم عبودیت سے انحراف نہ کرے - ورنہ فوج ظفر موج اُسکی دارالریاست مین داخل ہوکر اُسکو کان سے
پکڑ ملک سے باہر نکالدیگی - پرنس فرڈیننڈ کے دلیر ہوجانے کی وجہ یہہ تھی کہ اُسنے نئے زار کی خدمت مین
ماہ جون مین ایک ڈیپوٹیشن بھیجکر پچھلی تقاصیر کی معافی مانگنی اور آئندہ کے لئے روسی حمایت چاہی

[1] چنانچہ تقریباً ایک سال بعد مقتول انگریزی قونصل کے قصاص مین دو لاکھ فرینک اور روسی و فرانسیسی مجروح قونسلون کے معاوضہ مین نوسو و ایک لاکھ فرینک باب عالی نے ادا کردیئے -

گئے تو سینٹ پیٹرزبرگ روانہ کیا تہا۔ جسکو شہنشاہ روس نے اپنی خدمت مین حاضر ہونے کی اجازت دیکر چند الفاظ ایسے زبان سے نکالے تھے۔ کہ بلغاری اور انکا شہزادہ فرڈینڈ یہہ سمجھا۔ کہ روس اب پھر مہربان ہوگیا۔ اور ہماری ہر طرح سے امداد و اعانت کریگا۔ لیکن جب گورنمنٹ روس نے یہ دیکھا کہ اُن الفاظ کا یہہ مطلب غلط سمجھا گیا ہے۔ تو اُس نے فوراً اعلان دیدیا۔ کہ زار روس صرف قوم بلغاری کو بنظر التفات دیکھتے ہین اور اُس کے حال پر نظر عنایت مبذول رکھینگے نہ کہ بلغاری گورنمنٹ اور شہزادہ فرڈینڈ سے وہ خوش ہوگئے ہین۔ اور اُس کی حمایت کرینگے۔

چنانچہ اس خلاف توقع اعلان اور سلطان المعظم کی قہر توامان تہدید و عتاب نے بیچارے فرڈینڈ کے بڑی جلدی کان ڈھیلے ہوگئے۔ اُسنے اپنے شہنشاہ امیر المومنین سے بمنت معافی کی درخواست کی۔ اور اقرار کیا۔ کہ ریاست بلغاریا سے آئندہ کوئی شخص باغیون کے ساتھ شامل ہونے پائیگا۔ اور پھر تہوڑے دنون کے بعد اپنی خفت و شرمساری کے مٹانے کے لئے ریاست کا انتظام اپنے وزرا کے ہاتھ مین دیکر خود آسٹریا کو چلدیا۔ جہان سے اب وہ تہوڑا ہی عرصہ ہوا ہے واپس بلگیریا مین آیا ہے۔ اور دوسری طرف ملکی فوج کے پہنچنے سے پہلے ہی مقامی فوج اور پولیس نے باغیون اور اُنکے معاونین بلغاریون کو ہزیمت پر ہزیمت دیکر بغاوت کا قلع قمع کردیا۔ اور دشمنون کا یہ وار بہی خالی گیا۔ قصہ مختصر چند دول یورپ اور مفسدین نے سلطان المعظم کو تنگ کرنے مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا مگر انکی حسن تدابیر لیاقت خداداد اور پر عزم استقلال سے دشمنون کی کوئی تدبیر پیش نہ گئی۔ اور کل مشکلات کا سوائے ناگوار مسئلہ آرمینیا کے دفعیہ ہوگیا۔ یہہ کل واقعات یعنی ترکی وزرا کا تغیر وزارت انگلستان کی تبدیلی جدہ کا فساد۔ اسپر دول ثلاثہ کا شور و شغب۔ مقدونیہ کی بغاوت اور اُسکا فرد ہونا بلگیریا کی سرکشی و تنبیہ اور روس کے پاس بلغاری ڈیپوٹیشن کا آنا جانا وغیرہ وغیرہ۔ چند ہی دنون مین ایسے پے در پے ظہور پذیر ہوئے۔ کہ اگر انکے بیان کرنے مین ترتیب کا لحاظ نہ رکہا گیا ہو تو ناظرین مجھے معاف رکھینگے۔

یہ مین پہلے عرض کر آیا ہون۔ کہ جون کے اخیر مین روس و فرانس نے اپنے ہاتھ اس معاملہ کی مدد سے پیچھے کہینچ لئے تھے۔ مگر انگلستان ویسا ہی ضد پر قایم تھا۔ چنانچہ دونون سلطنتون انگلستان و ترکی کے تعلقات بہت کچھہ نازک ہو رہے تھے کہ یکلخت دہر سلطان المعظم نے اپنے وزرا تبدیل فرمادیئے۔ اور ادہر انگلستان مین وزارت دوسرے فریق کے ہاتھ مین آگئی۔ اس سے دونون سلطنتون کے بہی خواہون کو توقع ہوگئی کہ اب معاملہ آسانی طے ہو جاویگا۔ اور فرقہ کنسرویٹو اپنی قدیمی اور تواریخی پولیسی کو نہیں بہولا تھا سے

نہ دیکر انگلستان کی صرف اکیلے سچے دوست و معاون روم سے رشتہ مودت کو پہر قایم کر لیگا - اور اس رنجش خبط کو دوستانہ تعلقات مین مخل نہونے دیگا - بلکہ جو کچھہ بگاڑ اجتک فرقہ لبرل کے بیجا تعصبات اور مسٹر گلیڈسٹون کی فضول اور زہریلی ہزیان سے فیمابین ہو چکا ہے اُسکی تلافی کر دیگا - مگر - ع - خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم - لارڈ سالسبری صاحب تو اور بہی شیر نکلے - لارڈ روزبری صاحب کا تو صرف اتہی زبانی جمع خرچ تھا - مگر ان صاحبون نے الٹی میٹم کی دہمکی دیکر با ختیار خود ایک عیسائی اجنبی گورنر کو باختیارات کامل صوبہ آرمینیا پر تعین کرنے کی تجویز کر دی - اور یہہ بھی انتخاب کر لیا کہ وہ ناظم مسمی ہیران وان کیلئے ہنگرین مدبر ہوگا - روس و فرانس صرف بات کی پیچ اور ظاہری شراکت کو نباہنے کیلئے انگلستان کی تجویزون پر ہان مین ہان ملا دیتے ہین - مگر ساتھہ ہی علانیہ پکارتے رہے اور اب بہی پکارتے ہین کہ ہم اخلاقی اور زبانی صلاح و مشورہ دینے سے بڑھکر اور کسیطرح پر سلطان المعظم کو مجبور نہ کرینگے -

ادہر سلطان المعظم و سعید پاشا نے جب دیکھا - کہ انگریزون کو یون تو ہوش نہین آتا - آہن با ہن توان کوفتن کا معاملہ ہو رہا ہے - تو وہ ایک ایسی عجیب کونٹر (مقابل کی) پولیسی چلے کہ انگریزون کے طوطے اڑگئے یعنے کہ وہی فرانس و روس جو آرمینیا کے معاملہ مین انگلستان کے یار غار بنے ہوئے سلطان المعظم کو بلائے بے درمان کیطرح چمٹے ہوئے تھے - اِس معاملہ کو ویسا ہی چہوڑ سلطان المعظم کے ساتھہ ہو گئے - اور تینون سلطنتون نے ملکر ماہ جولائی اکانوے دن کا نوٹس دیا کہ فرنچ پارلیمنٹ کے افتتاح سے پہلے قبضہ مصر کے چہوڑنے کا قطعی جواب دو ورنہ یہہ معاملہ بعد ازان فرنچ پارلیمنٹ مین پیش کیا جاویگا - اور مصر کو انگریزی دخل و قبضہ سے چھڑانیکا معقول انتظام کیا جاویگا - جرمنی نے بہی اس معاملہ مین سلطان المعظم کی طرفداری کی - اور جب جرمنی سلطنت روم کے حقوق کی حمایت مین ہوا تو آسٹریا اور اٹلی کب اُسکے مخالف چل سکتی ہین - ماسوائے اُسکے سلطان المعظم نے اس معاملہ کو اور زیادہ تقویت دینے کے لئے خدیو کو بلا بہیجا - جو فی الفور بتعمیل فرمان ۲۰ جولائی ۱۸۹۵ء کو حضرت امیر المومنین کے آستانہ پر حاضر ہو گئے - اور پچاس لاکھہ پونڈ (آٹھہ کروڑ روپیہ)[۱] جنگی اخراجات کے واسطے بہ حمیت اسلامی اپنے شہنشاہ کے حضور نذر کئے - جن کو قبول فرما کر حضرت خلیفۃ المومنین نے خدیو موصوف کی ناموری اور عزت کو دو بالا کر دیا - نوجوان اور با حمیت عباس پاشا کچھہ مدت بارگاہ ہمایون مین حاضر باش رہکر کریمیا اور اوڈیسہ کی سیر کو تشریف لیگئے - اور بعد چندے وہان سے واپس لوٹکر پہر اسلامبول مین رونق افروز ہوئے - خدا معلوم شہنشاہ اور اُسکے نائب السلطنت مین کیا کچھہ باتین ہوئین - مگر اس پونے دو مہینہ کے مسلسل قیام مین یہ ظاہر ہے - کہ کل اہم امور کا تصفیہ کر لیا گیا ہوگا - انگلستان کے مل مین اس طویل قیام سے کیا کچھہ خطرے چلوں نہ آ گئے ہونگے -

[۱] غالباً روپیہ کی تعداد مین اخبارات نے مبالغہ سے کام لیا ہے - قرین قیاس پچاس لاکھہ روپیہ معلوم ہوتے ہین -

خدیو مصر ۱۲ ستمبر کو قسطنطنیہ سے اپنے ملک کو نہضت فرما ہو گئے۔ اب ماہ اکتوبر ۹۵ء آیا چاہتا ہے۔ جسمین فرنچ پارلیمنٹ کا افتتاح ہو کر مسئلہ خلوئی مصر پیش ہوتا ہے۔ جوان مصر کے سرگرم نوجوان تعلیم یافتون کا ڈیپوٹیشن یورپ کے کل صدر مقامون مین قبضہ انگریزی کے برخلاف فریاد اور اُس سے مخلصی دلائے جانے کی استدعا کرتا پھرتا ہے۔ دیکھیے اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے۔ اور جو مصیبتین اور مشکلین انگلستان نے سلطان المعظم کے واسطے پیدا کی تھین وہ اُلٹ کر اُسکے اپنے گلے کا ہار تو نہین ہوئین۔

امیر المؤمنین کی اس عجیب حکمت عملی کی کامیابی پر دونہ رائے انگلستان کہیانے تو بہت ہوئے ہونگے اور اپنی جگہ بہت کچھہ ردّ و قدح کر رہے ہونگے۔ مگر بظاہر اُنہون نے اپنا حوصلہ قائم رکھا ہوا ہے۔ چنانچہ پچھلے دنون پارلیمنٹ مین کسی ممبر نے اس بارہ مین سوال کیا تھا۔ تو صیغہ خارجیہ کے انڈر سکرٹری نے جواب دیا کہ "ابتک اس مسئلہ پر سوچنے کا ابھی وقت نہین آیا"۔ اُنہون نے یہہ سمجھکر کہ مسئلہ آرمینیا مین اسقدر زور و شور دکہلانیکے بعد کنارہ کرجانیسے علاوہ تمام دنیا مین خفت و سبکی ہونیکے یہہ خیال کر لیا جائیگا۔ کہ انگلستان دب گیا ہے۔ پس وہ باوجود روس اور فرانس کے بہت کچھہ کنارہ کش ہوجانیکے اپنے ہٹ پر ویسا ہی جما ہوا ہے۔ کبھی سلطان کرکت سے کہتا کہ پاشا کی تقرری منظور نہین ہے۔ کبھی کہتا ہے کہ دول عظام باختیار خود کوئی ناظم صوبہ آرمینیا پر مقرر کرینگی جسکو سلطان المعظم سے کوئی تعلق نہوگا۔ اور اُسکی کارروائیونکی براہ راست دول عظام نگرانی کرینگی۔ اور اسطرح کی اور بہت سی لاطائل باتین کیجاتی ہین۔ تازہ ترین تاربرقیون سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسلمین نے باقی امور سے قطعی انکار کرکے آخری رعائتین یہہ دینی منظور کرلی ہین کہ حسب منشائے دول ثلاثہ کے مسودہ اصلاحات کے صوبہ آرمینیا مین چھوٹے چھوٹے عہدون پر عیسائیون کو بھی مقرر کیا جاویگا۔ اور ممالک غیر کی قونسلون کے ترجمانون کو ریفارم سوپر ویژن کمیٹی (کمیٹی نگران) کے ساتھ جو بابعالی مین اجلاس کریگی۔ براہ راست خط و کتابت کرنیکا اختیار ہوگا۔ دیہاتی پولیس بھی از سر نو بھرتی کیجائیگی۔ اس سے ناظرین کو یہہ خیال نہو جائے کہ روم مین عیسائیون کو کوئی عہدہ ہی نہین ملتا۔ بلکہ برخلاف اسکے علاوہ اجنبی عیسائی افسرون کے خاص دیسی عیسائی کم از کم ستر بڑے بڑے جلیل القدر ملکی اور سو دیسے ہی عالی قدر فوجی عہدون پر ممتاز ہین۔ چھوٹے چھوٹے عہدون کا تو کوئی شمار و حساب ہی نہین۔ اس شرط کا مطلب ہے۔ کہ صوبہ آرمینیا مین آیندہ عیسائی اور مسلمان عہدہ دارون کی تعداد اُن دونون مذاہب کی رعایا کی آبادی کے مطابق ہوا کریگی نہ یہہ کہ اب اسوقت وہان مطلقًا کوئی عیسائی عہدہ داری ہے ہی نہین)۔ ان جدید رعایات پر بھی ہمارا شیر انگلستان خوش نہین ہوا۔ ۱۷ ستمبر کی تاربرقی کا مضمون ہے کہ "طاقتین اور خصوصًا انگلستان اُن رعایات سے جو آرمینیا کی بابت کیگئی ہین۔ مطمئن نہین ہین۔ اور غالبًا بابعالی پر دباؤ ڈالا جاویگا"۔ خدا خیر کرے یہ دباؤ کا تار کب ٹوٹیگا۔ ایام مخلوق کیطرح بیہنگا گوار مسئلہ

ختم ہونے مین نہین آتا۔ اور سب سے بڑھکر حیرانی کا موجب یہہ ہے۔ کہ روس اور فرانس جو روم کے قدیمی دشمن ہین اس مسئلہ مین پرے پرے ہٹے جاتے ہین۔ اور انگلستان جو روم کا پرانا رفیق ہے بذات خود چند ین کروڑ مسلمانون کا مالک اور جسکی عقل اور دور اندیشی مسلّم الثبوت ہے۔ اس مہلک دلدل کیطرف ہر روز قدم آگے ہی بڑھائے جاتا ہے۔ مان لیا کہ شائد کوئی معشوق ہو۔ اس پردہ زنگاری مین۔ انگلستان کو کوئی خاص ملکی اور پولٹیکل ضرورتین اس سلسلہ کو بلائے جانے اور سلطان المعظم کو دق کئے جانے پر مجبور کرتی ہون مگر کیا وہ رعایا کے تالیف قلوب کی سحر تاثیر پولیسی سے منکر ہو گیا ہے۔ یا اُسے حقوق یگانگت اور قدیمی یکجہتی کا کوئی پاس نہین رہا۔ کیا تعصب یا کسی عارضی اور چند روزہ غرض و مفاد نے اُسے ایسا نابینا کر دیا ہے۔ کہ وہ یہہ نہین دیکھہ سکتا کہ جب تقریبا کُل عیسائی چند مٹھی بھر عیسائی باغیون اور مفسدین کیلئے اسقدر جوش ظاہر کر رہے ہین۔ تو کل دُنیا کے مسلمانون کے دلون پر اُس ناجائز جبر و تشدد سے جو اُنکے ہم مذہب ترکون اور اُنکے پیارے خلیفۃ المومنین پر کیا جا رہا ہے۔ کیا کچھہ صدمے نہ گذر رہے ہونگے۔

علیا جناب ملکہ معظمہ قیصرہ ہند خلد اللہ ملکہا کے ظل عاطفت مین قریبًا نو کروڑ مسلمان امن و امان سے بسر اوقات اور شب و روز ممدوحۃ الشان کی سلامتی جان اور ازدیاد اقبال و شان کی دعائین کر رہے ہین۔ مگر ساتھہ ہی ہر ایک سمجھدار مدبر اس امر کو کبھی فراموش نہین کریگا۔ کہ مسلمان جیسے کہ حضرت جلالت مآبہ ملکہ معظمہ دام اقبالہا کے مخلص وفادار بندے ہین۔ ویسے ہی وہ اپنے امیر المومنین کے دلدادہ و شیدا ہین۔ اگر مسلمانون مین یہہ بات نہو۔ اور وہ مذہبی حمیت سے ایسے معرا ہو گئے ہون کہ اپنے مذہبی مقتدا سے اُنکو کوئی ہمدردی رہی ہو تو انگلستان پھر ایسے نکمے شخصون سے یہہ امید کیسے رکھہ سکتا ہے۔ کہ وہ اپنے دُنیاوی شہنشاہ کی کارآمد رعایا ہو سکتے ہین۔ مگر نہین یہ بات نہین ہے۔ اُنمین مذہبی حمیت بھی ہے۔ اور وہ اپنے حاکم وقت کی وفاداری اور خدمتگذاری مین بھی پکے راسخ القدم ہین۔ اسلئے اُنکی ہر وقت یہی تمنا ہے کہ خداوند کریم ان دونون شہنشاہون کی سلطنتون مین اُن فروعی تنازعات کو دور کرکے دوستی و یگانگت کا قدیمی اصل الاصول قائم کر دے۔ اور یہہ دونو ایسی شیر و شکر ہو کر رہین کہ دوست شاد اور دشمنان روسیاہ آتش رشک مین جلتے بھنتے رہین۔

بیشک یہ سخت افسوس کی بات ہے۔ کہ وزرائے انگلستان چند مفسدون کے اغوا سے غمنداری بنام آرمینا کے معاملہ مین خواہ مخواہ دست اندازی کرکے اپنے ملک کے پرانے خیر خواہ اور معاون سے بگاڑ اور اپنے دشمنون کی پیشقدمی کے لئے رستہ صاف کر رہے ہین۔ بقول شخصے ؎

رند خراب حال کو زاہد نہ چھیڑ تو ٭ تجھکو پرائی کیا پڑی اپنی نبیڑ تو

اُنکی خاص اپنی سلطنت مین کیا کچھہ تھوڑے جھگڑے اور مخمصے ہین۔ کہ خواہ مخواہ دوسرونکی بلا اپنے

سر لیتے ہین۔ کہین آئرلینڈ کا جھگڑا ہے۔ تو کہین حدود سیام و تبت۔ چترال و وزیرستان اور حدود پامیر و
بلوچستان کا قضیہ ہے۔ کہین بر اعظم افریقہ کے جمیع اطراف اکناف مین خرخشہ ہے تو کہین ہندوستان مین ہر
مسلمانون کی آئے دن کی خانہ جنگیان دم نہین لینے دیتین۔ آرمینیا کے عیسائی ایسے کہان کے ہمدردی کی مستحق
نکل آئے پہلے خاص ہندوستان کی ریاستون کی رعایا کی داد فریاد تو سن لی ہوتی۔ خیر یہ تو ریاستین ہین خاص
انگریزی ممالک جنوبی افریقہ و آسٹریلیا کے مسلمان مہاجرین کی مظلومی کیطرف تو پہلے توجہ کر لی ہوتی۔ پھر دوسرون
کی بد انتظامیون کے دور کرانیکی کوشش کر لیتے۔ اور اسیطرح کی اور ہزارون امور ہین۔ جو شہنشاہی گورنمنٹ
کی خاص توجہ کے لائق ہین۔ مگر انکی طرف کسی کو خیال نہین۔ اور بیگانون کا فکر پہلے لاحق ہو گیا ہے۔ اور
اگر ہمدردی وغیرہ کا صرف بہانہ اور مطلب سعدی دیگر ست والا معاملہ ہو۔ تو تب بھی بجائے اُس جابرانہ کارروائی
کرنیکے جس سے سلطان المعظم کے انگلستان کے دشمنون کے ساتھ ملجانیکا اندیشہ ہو۔ جیسا کہ علوی مصر کے معاملہ مین اب
ہو گیا ہے۔ انگلستان کو چاہیئے کہ دوستانہ طور پر براہ راست خود سلطان المکرم سے جو کچھ امور متنازعہ ہون انکا
فیصلہ کر لے۔ کیونکہ انگلستان کو یاد رکھنا چاہیے۔ کہ یہ روم ہی کا کام تہا کہ انگریزون سنے یونان آزاد کرا دیا جنگ
کریمیا کے بعد بندرگاہ پوٹی روسیونکو دلوا دیا۔ اور صوبہ جات والیشیا و مالڈیویا نیم آزاد کرا دیئے سرویا سے
سلطانی افواج کا قبضہ اٹھوا دیا۔ اور ۱۸۷۸ء کی جنگ کے بعد اردہان۔ قارص۔ باطوم روس کو بوسنیا اور ہرزیگوینا
آسٹریا کو دلوا دیئے۔ متعدد صوبجات آزاد کرا دیئے۔ قبرس خود لے لیا۔ اور سب سے بڑہکر زیادتی یہ کی کہ خود بخود مصر پر
قابض ہو گئے۔ مگر اُس صادق الوداد ملک نے انگلستان کو دوست ہی سمجہا۔ اور دوستانہ مروتین کرتا رہا۔ اسی
ملک مصر سے سلطان المعظم اگر چاہتے تو مدت کے انگریزی قبضہ کو وہانسے جبرًا اٹھوا دیتے۔ مگر اوہنون نے اپنے
دوست کی شیخی کرکری اور سُبکی کرنی نہ چاہی۔ انگریز تو مصر مین مصر کی بہتری کیلئے گئے تھے۔ نہ کہ اس سرزمین کو آخر کار
زار بنانیکے لئے بس اب جبکہ ملک کا شہنشاہ اور ملک کے باشندگان یہ استدعا کرتے ہین کہ ملک کو خالی کر دیا
جاوے۔ تو بشرطیکہ اسوجہ سے ہی دونون ملکون مین در اصل رنجش اور کشیدگی پیدا ہو رہی ہو۔ کیون نہین
انگلستان اُسکو چھوڑ دیتا۔ یہ جھوٹے عذر کہ (خدانخواستہ بوقت جنگ) نہر سویز کی حفاظت کما حقہ نہین ہو سکیگی
بالکل لغو ہین۔ نہر کے دونون کنارون پر ہزار ہا سپاہیونکی چہاونی ڈالدو۔ کیا وہ کسی غدار دشمن کو اپنا کوئی جہاز
عین نہر کے وسط مین غرق کر دینے سے باز رکھ سکتے ہین ہرگز نہین۔ کیونکہ تجارتی جہازونکی آمدورفت نہر سویز
مین جو کل دنیا کی ملکیت ہے۔ ہرگز مسدود نہین ہو سکتی۔ اور جب کسی دشمن نے اپنا کوئی جہاز اُسمین غرق
کر دیا۔ تو نہر کا راستہ بالکل بند ہو گیا۔ اُدہر کے جہاز اُدہر رہ گئے۔ اور اِدہر کے اِدہر۔ فوجین پڑی کنارون
پہ کودا کرین۔ اور اس غرق شدہ جہاز کا نکالنا ہنسی ٹھٹھا نہین۔ اس کام کیواسطے کچھ عرصہ چاہیئے جسمین اثناء

۱ـ دو تین برسون سے ہر ملک کے جنگی جہاز بھی بلا مزاحمت گذر سکتے ہین۔

مین دشمن کچھہ کا کچھہ کر سکتا ہے ۔

ہان اگر انگلستان یہ دیکھتا ہو کہ سلطان المعظم مین اتنی طاقت نہین ہے، کہ وہ انگریزی قبضے کے اُٹھ جانے پر ملک مصر کو اپنے قبضہ مین رکھہ سکین ۔ بلکہ اندیشہ ہے کہ وہ روس یا فرانس کے پنجہ مین آجائیگا ۔ تو پھر بیشک ہم کبھی صلاح نہین دیسکتے کہ انگریز مصر کو چھوڑ دین لیکن اگر انگلستان روم مین یہ طاقت پاتا ہو ۔ کہ وہ اس ملک کو بخوبی سنبھال سکیگا ۔ تو اوسے چاہیے کہ اپنے ایشیائی راستہ کی حفاظت کو بلا دسواس اپنے دوست کے اعتبار پر چھوڑ دے ۔ اور حق بحقدار سونپکر خود اس بدنامی کے بوجھہ سے الگ ہو جائے ۔ تاریخ ہمین بتاتی ہے کہ روم انگلستان کے دشمن کو کبھی اس ترک قبضے سے فایدہ نہ اُٹھانے دیگا ۔

آخر مین وزرائے انگلستان سے دست بستہ التجا کیجاتی ہے ۔ کہ اور سب باتون کو چھوڑکر وہ صرف اپنی وفادار رعایا کی فیلنگز کی پاسخاطر ہی سے اس معاملہ کو جسقدر جلد ہو سکے بصلاحیت تمام طے فرمادین خواہ اونکو کچھہ ہی شما رہی اوٹھانا پڑے ۔ کیونکہ ہم ایسے عجب مصیبت مین گرفتار ہین ۔ نہ پائے رفتن نہ جائے ماندن ۔ ایک داہین آنکھہ ہے تو دوسرا بایان آنکھہ ۔ اور دوسرا اوہین ہو تو پھلا بایان کہین گے ۔ اور حمایت کرین تو کسکی ۔ اب موقع یہی مصالحت کا ٹھیک ہے ۔ مطالعہ اخبارات انگریزی سے معلوم ہوا ہے ۔ کہ کمیشن نے اپنی رپورٹ شائع [۱] کردی ہے اور سفرائے دول عظام اُنکا مطالعہ کررہے ہین پس سب سے اچھی بات یہی ہے کہ دونون فریق اس کمیشن کے فیصلہ کی بنیاد پر جسمین سرحد کے دکلا شامل تھے ۔ مناسب حال اصلاحات باہم ملکر سوچ لین ۔ اور پھر اسکی کاربند ہونے کو ہمیشہ کے لیے تیار کردین ہماری تو یہ عرض ہے ۔ آگے بھی تم مختار ہو ۔

رموز مملکت خویش خسروان دانند

۲۵ ستمبر ۹۵ء

خاکسار
محمد انشاء اللہ عفی عنہ

مطبوعہ روز بازار امرتسر
جنرل لائبرس ایجنسی

---

[۱] یہ رپورٹ بست سالہ عہد حکومت مین مندرج ہے ۔

فہرست مضامین کتاب ہذا

بست سالہ عہد حکومت خلیفۃ المسلمین اعلیحضرت سلطان عبد الحمید خان ثانی شہنشاہ روم

انگلستان کی ایک شہزادی نے مدت تک قسطنطنیہ مین رہکر اپنے ذاتی تجربہ اور چشمدید واقعات کی بنا پر حضرت سلطان المعظم کی حکومت کے متعلق ایک کتاب لکھی تھی جسکا اُردو ترجمہ مولوی نثار اللہ صاحب پیندار انعام آبادی نے پہلی دفعہ مطبع خادم التعلیم آسٹیم اخبار لاہور مین چھپوایا تھا جو عام پسند ہونے کی وجہ سے ایک ہی سال مین ہاتھون ہاتھ فروخت ہوگیا اور ملک کے مشہور اور قابل آدمیون نے اپنی قیمتی رائین لکھکر نہایت تعریف کی۔ پہلے اڈیشن مین صرف ۱۳ سال کے واقعات تھے۔ لیکن اس دوسرے اڈیشن مین اُس سے بعد کے سات سال کے (یعنی آجتک کے گویا تیرہ اور سات پورے بیس سال کے حالات بڑی وضاحت اور عمدگی سے درج کردئیے گئے ہین اور حسب موقع نہایت خوبصورت اور صاف تصویرین اضافہ کیگئی ہین اور دوبارہ طبع کرائی گئی ہے۔ اِس اڈیشن مین ۵۰۔۴۰ صفحے زیادہ ہوگئے ہین چھپائی نہایت عمدہ اور کاغذ نفیس ڈیمی با اینہمہ قیمت وہی جو پہلے تھی یعنے صرف ڈہائی روپیہ فی جلد ہے۔ جس کتاب کا اشتہار دیا جارہا ہی وہ اُس پہلے اڈیشن کی نقل ہے۔ اسمین

صرف ۱۳ سال کے حالات ہین اور کوئی اضافہ نہین ہوا۔

واقعات روم - یہ کتاب ایک ایماندار امریکن انگریز کی تصنیف ہے جسکو مولوی محمد انشاء اللہ صاحب بیندار
انعام آبادی نے اردو مین ترجمہ کیا ہے۔ اس کتاب مین مجملاً وہ تمام ترقیان درج ہین جو موجودہ سلطان کے عہد مین ہوئی ہین
اسمین لائق مصنف نے کوئی صیغہ بغیر ذکر نہین چھوڑا۔ ریلوے کے حال سے شروع کیا ہے۔ اور تمام ضروری محکمون
کی کیفیت نہایت وضاحت سے سمجھائی ہے۔ اسمین فاضل مترجم کے نوٹ اصل کتاب کے لطف کو دوبالا کئے دیتے
ہین۔ اس کتاب کو دیکھنے کے وقت غور سے پڑھنے والا ایسا محو ہو جاتا ہے کہ وہ خود ترکی مین بیٹھا ہوا ہر صیغہ اور
محکمہ کی پڑتال کر رہا ہے۔ اس کتاب اور ریفورمز مظالم آرمینیا کے دیکھنے کے بعد روم کے متعلق اصولی بہت ہی کم معلوم
کرنا باقی رہجاتا ہے۔ مفصل حالات مندرجہ ذیل کتب سے معلوم ہو سکتے ہیں۔ قیمت ۱۲/

ترکی کی موجودہ حالت اور اسکی باجگذار ریاستین - مرتبہ مولوی محمد انشاء اللہ صاحب
اس رسالہ مین ترکی مصر معہ نہر سویز۔ ٹیونس۔ بلغاریہ۔ بوسنیا ہرزیگونیا ساموس اور قبرص کے تمدن تجارت بری و بحری
طاقت تعلیم۔ ریلوے۔ قومی قرضے۔ صنعت۔ حرفت۔ زراعت۔ مردم شماری و رقبہ۔ طرز و آئین حکومت اور موجودہ
پولٹیکل حالات پر بحث کیگئی ہے نہایت جامع کتاب ہے۔ ڈیمی کاغذ پر بہت خوشخط چھاپی گئی ہے قیمت عه/

تاریخ خاندان عثمانیہ - مصنفہ مولوی محمد انشاء اللہ صاحب جس مین ابتدائے خاندان سے لیکر حضرت سلطان المعظم
کی تخت نشینی تک کے حالات درج کرکے سلطنت عثمانیہ کے عروج اور تنزل کے اسباب اور یورپ و ترکی کے باہمی تعلقات
شرح و بسط کے ساتھ بیان کئے گئے ہین۔ اسکی دو جلدین ہین۔ قیمت جلد اول عه/ - جلد دوم عه/

محاربات پلیونا - یہہ کتاب ایک انگریز نوجوان نے جو ۱۸۷۷ء مین سترہ برس کی عمر مین
بطور والنٹیر عساکر عثمانیہ مین داخل ہوکر غازی عثمان پاشا شیر پلیونا کے ماتحت پلیونا کے قیامت تک یاد رہنے
والے معرکون مین شریک ہوا تھا ۱۸۹۵ء مین زبان انگریزی مین تحریر کی تھی۔ اس کتاب کا ترجمہ مولوی
محمد انشاء اللہ صاحب بیندار انعام آبادی نے اپنے ملک کو ان معرکون کے مفصل حالات سے آگاہ کرنے کے
لئے اردو زبان مین کیا ہے۔ اور حسب ضرورت جابجا مفید حواشی بھی شامل کر دیئے گئے ہین۔ اور پلیونا
کے چارون محاربون کے رنگین نقشے بھی دیدیئے ہین۔ تین حصون میں ہے۔ قیمت فی حصہ
ایک روپیہ ایک آنہ ہے (عه/)

[illegible]

محاکات تھسیلی یعنی تاریخ جنگ روم و یونان ۱۸۹۷ء جس مین ایکسو قریب تصویرین اور نقشے دیئے گئے ہین تین حصون مین

منشی فاضل شیخ غلام محمد مختار عدالت و سپرنٹنڈنٹ مطبع روزبازار [illegible]

امرتسر (پنجاب)

۱ یم

رسالہ مفروضہ مظالم آرمینیا و دول ثلاثہ